

وَالْفِتْنَةُ أَسَدٌ مِنَ الْعِلَلِ

# مکینیت

عصر حاضر کا عظیم فتنہ

تالیف

مولانا حبیب الرحمن قاسمی  
استاذ دارالعلوم دیوبند

بیت التوحید ۱۳۷- ای آصف گاہ لونی کراچی

وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْعِلَلِ

# مکینیت

عصر حاضر کا عظیم فتنہ

تالیف

ہدیہ  
۱۸ روپے

مولانا حبیب الرحمن قاسمی  
استاذ دارالعلوم دیوبند

ناشر: بیت التوحید ۱۳۷/۱ ای آصف کالونی کراچی ۳۳ فون ۲۹۵۷۱۰



# فہرست عنوانات

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۳	خمینی کی تائید	۵	باب (۱)
۲۴	جسارت کی انتہا	۷	پیش لفظ
۲۸	پاداران انقلاب کے جیاسوز جرائم	۱۰	اصلی وطن اور مخالفان
۳۱	ایک انصاف پسند قاضی کا { مایوس کن انجام }	۱۱	اجتماعی کوائف
۳۲	الجمہوریۃ الاسلامیہ ایران { کے تین سالہ کارنامے }	۱۲	معلم فلسفہ سے فقہی مبادل
۳۳	ایران کی تباہی کا ذمہ دار کون؟	۱۳	ایران کی سیاسی جماعتیں
۳۳	خمینی اقتدار تو ہم پرستی کا نتیجہ	۱۵	انقلاب ایران کے قائدین
۳۳	خمینیت اسلام کو ہٹانے کی ایک تحریک {	۱۶	حکومت ایران پر خمینی کا تسلط
۳۴	ثورة اسلامیة لاسنیة ولاشیعة کی حقیقت	۱۷	خمینی نظام اقتدار کے تین شعبے
۴۰	باب (۲)	۱۸	معیار صلاحیت
۴۲	مسئلہ امامت میں خمینی کا غلو	۱۹	المحکمۃ الثوریۃ کا اولین فیصلہ
۴۵	خمینی کے اس عقیدہ پر ایک نظر	۱۹	خمینی کا موقف
۴۶	خمینی عقیدہ میں ائمہ کا مرتبہ	۲۱	ایران کا حال زار
۴۷	ائمہ نوری مخلوق ہیں	۲۱	کیا دنیا کی عدالتیں ان فیصلوں { کی نظیر پیش کر سکتی ہیں {
		۲۲	المحکمۃ الثوریۃ کے تین سالہ { فیصلے پر ایک نظر }

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۹	الصحابۃ فی الحدیث	۴۷	پوری کائنات ان کے زیر تصرف ہے
۹۴	صحابہ پر تنقیص کرنے والا	۴۸	ملائکہ اور انبیاء سے بھی بلند تر
۹۸	علمائے امت کی نظر میں	۴۸	سہو و غفلت سے منزہ
۱۰۰	نظریہ ولایت فقیہ	۴۸	واجب الاتباع
۱۰۱	خمینی کا استدلال	۴۹	خلاصہ کلام
۱۰۱	خمینی کے استدلال کا جائزہ	۴۹	ان عقائد کا قرآنی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ
۱۰۲	ولایت فقیہ شیعہ علماء کی نظر میں	۵۶	شاہ ولی اللہ کی تحقیق
۱۰۵	خمینی مذہب کی کچھ اور	۵۹	انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخی
۱۰۵	بدعات و خرافات	۶۱	ایک اور گمراہ کن خطاب
۱۰۵	اذان میں اپنے نام کا اضافہ	۶۳	خلاصہ خطاب اور اسکے نتائج
۱۰۶	خمینی کے نام پر درود و سلام	۶۵	صحابہ کرام خمینی عقیدہ میں
۱۰۶	خمینی کے نام پر تکبیر	۶۷	حضرت عثمان و امیر معاویہ
۱۰۶	خمینی کی شرک آمیز تعظیم	۶۷	کی شان میں زبان درازی
۱۰۶	حرمین شریفین اور	۶۸	شیخین رضی اللہ عنہما پر بہتان تراشی
۱۰۷	خمینی کے ناپاک عزائم	۶۹	حضرات صحابہ و خلفائے ثلاثہ
۱۱۱	حاصل بحث	۶۹	کی شان میں فحش کلامی
۱۱۳	مراجعہ	۷۷	ایرانی فوج کا جذبہ قربانی
		۷۸	صحابہ سے بڑھا ہوا ہے
		۷۸	خلاصہ کلام
		۸۱	الصحابۃ فی القرآن



# باب ۱

○ خینی کیا ہے اور کیا بن گئے

○ نام نہاد اجمہوریت الاسلامیہ میں کیا ہو رہا ہے

○ خینیوں کے سنسنی خیز جوائنٹ کا انکشاف

○ خینی اقتدار کے بھیانک جرائم  
اور ان کا انجام



## پیش لفظ

الحمد لله حمداً ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شره انفسنا  
ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل الله فلا هادي له  
واشهد ان لا اله الا الله شهادة تكون للنجاح وسيلة ورفع الدرجات كفيلاً  
واشهد ان محمداً رسول الله صلى الله عليه وآله واصحابه اجمعين - اما بعد

انقلاب ایران اور اسکے قائد خمینی آج کل ہمارے ملک میں موضوع بحث بنے ہوئے ہیں، جماعت اسلامی کے مسلمانوں کا جدت پسند اور عصری علوم و فنون سے وابستہ طبقہ اسے اسلامی انقلاب سمجھتا ہے، اور جو لوگ ان کی رائے سے اتفاق نہیں رکھتے انھیں فرسودہ خیال، قدامت پسند، حالات زمانہ سے بے خبر اور اتحاد دشمن جیسے اہانت آمیز خطابات سے نوازتے ہیں یہ گروہ اپنی رائے میں اس درجہ شدت رکھتا ہے کہ قائد انقلاب "خمینی" اور ان کے برپائے ہوئے اس انقلاب کے خلاف ایک حرف بھی سننا اسے گوارہ نہیں دیتا۔

اس کے بالمقابل قدیم تعلیم یافتہ، اور مذاہب عالم پر مبصرانہ نگاہ رکھنے والے حضرات ہیں، جو اس انقلاب کو اسلامی انقلاب کے ماننے کیلئے تیار نہیں، اور بڑی حد تک یہ حضرات بھی اپنی رائے میں جزم اور پختگی رکھتے ہیں۔

جماعت اسلامی اور اس کے ہم خیال گروہ کی تائید خود خمینی اور انکی برق رفتار پریس سے بھی ہو رہی ہے جو ابلاغ و ترسیل کے تمام تر ذرائع کو کام میں لا کر یہ نعرہ بلند کر رہے ہیں کہ "ثورة اسلامية، كاشيعة، ولاسنية" اور ان کا پریس مسلسل اعلان کئے جا رہا ہے کہ پوری دنیا میں یہ واحد اسلامی انقلاب ہے جو اسلام کے



اقتدار اور کتاب و سنت کے نفاذ کیلئے برپا کیا گیا ہے، اب وقت آ گیا ہے کہ ملت اسلامیہ متحد ہو کر قائد انقلاب امام خمینی کی قیادت میں اسلام دشمن طاقتوں کا مقابلہ کرے، اسی کے ساتھ خمینی کے نمائندے اور پوری دنیا میں پھیلے ہوئے مملکت ایران کے سفارت خانے بھی پوری قوت سے دنیا میں یہ بات پھیلا رہے ہیں کہ ایران کا یہ انقلاب درحقیقت اسلامی انقلاب ہے جو اس وقت اتحاد بین المسلمین کی ایک علامت ہے، اس کی تائید اور حمایت دنیا کے تمام یکسوں اور مظلوموں کی حمایت ہے، اسلام اور اقامت دار اسلام کی حمایت ہے، اس لئے تمام مسلمانوں کا رہنما اور مذہبی فریضہ ہے کہ وہ اپنے فردی اور فقہی اختلافات سے بالاتر ہو کر وحدت کلمہ، وحدت قبلہ، وحدت کتاب اور وحدت رسول کی بنیاد پر امام خمینی کے پرچم کے نیچے جمع ہو جائیں۔

خمینی کی اس دعوت عمومی کے بعد ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہو جاتی ہے کہ ہم اسے کتاب و سنت کی کسوٹی پر پرکھیں اگر ان بلند و بانگ دعوؤں کے مطابق واقعی یہ انقلاب اسلام کے معیار پر پورا اتر رہا ہے تو اس کی حمایت و نصرت اور تائید و تقویت ہمارے لئے شرعی حیثیت سے ضروری ہو جائیگی اور اگر وہ اس معیار پر پورا نہیں اترتا تو پھر اس کی تردید و مخالفت بھی اسی طرح لازم ہوگی اس میں کسی قسم کی مسابقت و دباہنت شرعاً درست نہ ہوگی، یہ تحقیق و تفتیش اور جانچ و پڑتال اس وقت اور بھی ضروری ہو جاتی ہے جب ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ دعوت ایک ایسی شخصیت کی جانب سے دی جا رہی ہے جو صرف ایک مذہبی پیشوا ہی نہیں بلکہ ایک عظیم سیاسی لیڈر بھی ہے، کیونکہ اکثر اسلام مخالف سیاسی تحریکیں قرآن و سنت اور اتحاد بین المسلمین ہی کے پر شور نعروں کے ساتھ اٹھیں ہیں، اس بحث و تحقیق کے بغیر

اس انقلاب کے بارے میں رد یا قبول کا کوئی بھی پہلو نہ مناسب ہے اور نہ معقول ہیں  
لئے کسی فیصلہ سے پہلے اس کی واقعیت کو معلوم کر لینا از بس ضروری ہے۔

کسی دعوت و تحریک کے صحیح رخ کو جاننے اور اس کی اصل حقیقت تک  
پہنچنے کا سیدھا اور معقول راستہ یہ ہے کہ اس کے قائد اور رہنما کے افکار و نظریات  
کا جائزہ لیا جائے جس کی قیادت اور سربراہی میں یہ تحریک پروان چڑھا رہی ہے  
کیونکہ ہر تحریک اور ہر انقلاب کا مرکز و محور اس کے اپنے قائد کے افکار و نظریات  
ہی ہوتے ہیں جس کے گرد اس کا سارا نظام گردش کرتا ہے۔

خمینی نے صرف ایک سیاسی لیڈر اور رہنما ہیں بلکہ اپنے نظریہ ولایت فقیہ  
کی روشنی میں امام غائب کے قائم مقام اور نائب بھی ہیں، اور ان کی قیادت میں  
ایران کے اندر جو سیاسی انقلاب آیا ہے اور اس کے نتیجہ میں وہاں جو حکومت قائم  
ہوئی ہے اس کی تنظیم و تشکیل اسی نظریہ ولایت فقیہ کی روشنی میں کی گئی ہے  
چنانچہ دستور ایران کی دفعہ ۵ میں یہ صراحت موجود ہے۔

تكون دلاية الامر والامّة في غيبة الامام  
المهدي عجل الله فوجه في جمهورية ايران  
الاسلامية للفقيل عادل لتقى لعارون بالعصاة  
۱۱۱) مہدی کے غیبت کے زمانہ میں جمہوریہ اسلامیہ ایران  
کا امیر و امام اپنے مہدی کا فقیہ، عادل، پاکباز اور  
عزت با شہر ہوگا۔

دستور کی اس دفعہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ خمینی کا  
برپا کیا ہوا انقلاب ان کے نظریہ ولایت فقیہ کی بنیاد پر قائم ہے، یہی انکشاف خود  
خمینی کی تحریروں سے بھی ہوتا ہے جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا، لہذا اب ضرورت  
ہے کہ خمینی کے اعمال و عقائد اور نظریہ ولایت فقیہ کا قرآن و سنت کی روشنی  
میں جائزہ لیا جائے تاکہ ان کے برپا کئے ہوئے انقلاب کے بارے میں صحیح فیصلہ تک  
پہنچا جاسکے کہ وہ اسلامی انقلاب ہے یا غیر اسلامی اور خود خمینی کے بارے میں بھی  
فیصلہ آسان ہو جائے کہ وہ اسلام کے حامی و بہرہ ور ہیں یا اسلام کے دشمن اور بدخواہ ہیں



## اصلی وطن اور خاندان

خمینی ایرانی نژاد نہیں ہیں، بلکہ وہ اصلاً ہندوستانی ہیں، ان کے دادا "احمد" آج سے تقریباً سو سال قبل ہندوستان کی سکونت ترک کر کے ایران آکر "خمین" نامی ایک بستی میں آباد ہو گئے تھے، یہیں ان کے والد مصطفیٰ پیدا ہوئے اور۔۔۔ جو اس سالی میں مقتول ہو گئے، خمینی کے باپ دادا کی تاریخ کا بس اسی قدر حصہ معلوم ہے اور عام طور پر تمام ایرانی اس سے واقف ہیں۔ اس سے آگے کی ان کی خاندانی تاریخ پر لا علمی کا دبیز پردہ پڑا ہوا ہے، اور کسی کو معلوم نہیں کہ ان کا صحیح سلسلہ نسب کیا ہے، ہندوستان کے کس خطے اور شہر سے ان کی خاندان کا وطنی تعلق تھا، وہاں اس کی کیا حیثیت تھی اور اس ترک سکونت کا سبب کیا تھا، یہ اور اس طرح کے بے شمار سوالات ایک متجسس ذہن میں بھرتے ہیں مگر جواب نادر ہے، اور خود خمینی بھی تاریخ کے ان مخفی گوشوں کو مخفی ہی رکھنا چاہتے ہیں اسی بنا پر وہ اس سلسلے میں بالکل ساکت اور خاموش ہیں، اور اس موضوع پر گفتگو کو خلاف مصلحت سمجھتے ہیں۔

علم و تحقیق کی میزان میں اس عذر خواہی یا بالفاظ دیگر سخن سازی کا کوئی بھی وزن نہیں ہے کہ "خمینی اپنے خاندانی احوال سے واقف نہیں ہیں اس لئے اس کے متعلق کچھ کہنے سے معذور ہیں" کیونکہ محقق طور پر یہ معلوم ہے کہ ان کے دادا نے اب سے ایک صدی قبل ہندوستان کو خیر باد کہہ کر ایران کا وطن اختیار کر لیا تھا، اور تاریخ عمرانی میں ایک صدی کے اندر تین نسلوں کا وجود طے لگایا ہے، اس لئے یہ کیسے باور کیا جاسکتا ہے کہ صرف تین نسلوں کے وقفے سے کسی شخص کا اپنے خاندان سے اس طرح انقطاع ہو گیا کہ اب اسے یہ بھی نہیں پتہ کہ ہمارے اباؤ اجداد کا اصلی وطن کہاں تھا اور ان کا سلسلہ نسب کیا ہے؟



الامام البروجردیؒ ۱۹۶۱ء میں وفات پا گئے تو شیعہ جماعت کی مذہبی قیادت کیلئے ان کے قائم مقام کی حیثیت سے "الامام کاظم شریعت مداری، الکلبایکانی اور الخفی المرعشی" تین علماء کے ناموں کا چرچا دینی حلقوں میں ہوا اور اس موقع پر بھی خمینی کا نام زعمائے دین کی فہرست میں نہ آسکا، کسی کو اس کا گمان بھی نہیں تھا کہ خمینی کبھی زعمائے دین اور قائدین ملت کی صف میں شمار ہو سکتے ہیں کیوں کہ علمی و دینی حلقوں یہ محکم فلسفہ کی حیثیت سے متعارف تھے، فقیہ و مجتہد جو شیعہ نقطہ نظر کے مطابق فتویٰ صادر کرنے کا حق رکھتا ہے، کی حیثیت سے انھیں کوئی نہیں جانتا تھا جب کہ دینی سربراہ کیلئے یہ شرط اولین ہے۔

معلم فلسفہ سے فقیہ عادل | تاریخی حوادث کبھی کبھی حیرت انگیز نتائج کے حامل ہوتے ہیں اور فرد و جماعت کی زندگی میں ایسا محیر العقول انقلاب پیدا کر دیتے ہیں جس کا پہلے سے تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا خمینی کی شہرت و قیادت بھی اسی قسم کے ایک حادثہ کی راسخ منت ہے۔

خمینی اپنی نامرادی پر صبر کئے جامعہ قم میں جہاں ایسی خدمت میں مشغول تھے اسی زمانہ میں شاہ ایران نے یہ اعلان کر دیا کہ زراعتی اور قابل کاشت اراضی ان کے مالکوں سے لے کر کاشتکاروں میں تقسیم کر دی جائے۔

اس اعلان کے ہوتے ہی رضا شاہ کے خلاف ایران میں ایک طوفان امنڈ پڑا اور بہت سی علمی شخصیتیں بھی اس قانون کے خلاف میدان میں آ گئیں، خمینی جو ایک مدت سے شہرت و ناموری کی آتش ہوس میں جلیں بجھ رہے تھے بھلا اس نادر موقع کو کیسے ہاتھ سے جانے دیتے، چنانچہ ایک شاعر کھلاڑی کی طرح وہ بھی میدان میں کود پڑے، شاہ کی مخالفت میں انھوں نے اس قوت و شدت اور انتہا پسندی کا مظاہرہ کیا کہ ان تمام دینی قائدین کو جو اس قانون کے خلاف جدوجہد



اس لئے اپنے آباؤ اجداد کی تاریخ کے بارے میں خمینی کی یہ احتیاط اور اس موضوع سے وابستہ گریز کسی راز سر بستہ کی غمازی کرتا ہے جس کے تحفظ کیلئے یہ ساری پردہ داریاں کیا اپنے خاندانی حالات کے سلسلے میں طبع انسانی کے برخلاف خمینی کے اس رویے کی بنیاد پر سوچنے والا سوچ سکتا ہے کہ ہونہ ہو خمینی کے جبہ و دستار کا بھرم اسی ستر و قول اور راز سر بستہ کی پراسرار بنیاد پر قائم ہو اور ان کی قائدانہ مصلحت کا تقاضا یہی ہو کہ اس بارے میں بحث و تمحیص اور کھود کرید کو راہ نہ دی جائے

لَا تَسْتَلْوا عَنْ أَشْيَاءٍ أَنْ تَبْدُلُوهَا كُفْرًا تَسْوَدُّكُمْ (الآیہ)

ایسی چیزوں کے متعلق سوال نہ کرو کہ اگر وہ ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔

## ابستدائی کو واقف

اس کی پچاس بہاریں دیکھ لینے کے باوجود خمینی گوشتہ گمان سے باہر نہیں نکل سکے تھے اور جامعہ قم ایران میں فلسفہ اسلامی کے معلم کی حیثیت سے زندگی کے ایام گزارتے رہے لیکن شہرت و ناموری کی ہوس اس زمانہ میں بھی ان کے اندر جنون کی حد تک پہنچی ہوئی تھی چنانچہ اس وقت کے ایران کے سب سے بڑے شیعہ عالم الامام البروجردی کے علم و فضل کا تذکرہ جب ان کے پاس کیا جاتا تو دامن ضبط ان کے ہاتھوں سے پھوٹ جاتا اور اس طرح البروجردی پر پھٹ پڑتے تھے کہ خمینی کی اس کیفیت کو دیکھنے والا یہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتا تھا کہ الامام البروجردی نے خمینی کی حق تلفی کر کے ان کے مقام و مرتبہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

خمینی کے اس جذبہ شہرت طلبی سے "البروجردی" بھی اچھی طرح واقف تھے اس لئے کہا کرتے تھے: "ان هذا الرجل سيهدم الحوزة الدينية وسيكون على الاسلام وبالاً"۔ یہ شخص (خمینی) عنقریب دینی حدود کو پا مال کرے گا اور اسلام پر ایک وبال بنے گا۔ (زبانِ خلق کو تقارہ خدا سمجھو)

کر رہے تھے اپنے اس جذباتی طرز عمل سے پیچھے ڈال دیا۔

ہر جگہ کے عوام کا عام طور پر یہی شیوہ ہے کہ وہ سنجیدہ اور تعمیری پروگراموں کے مقابلہ میں جذباتی تقریروں کو زیادہ پسند کرتے ہیں ایرانی عوام نے بھی اسی ذہنیت کا مظاہرہ کیا، اس لئے تھوڑے ہی دنوں میں خمینی کے گرد عوام کا اچھا خاصا حلقہ اکٹھا ہو گیا اور دیکھتے دیکھتے وہ ایک ابھرتے ہوئے دینی قائد کی حیثیت سے ملک میں مشہور ہو گئے، خمینی کا تیرنشانہ پر بیٹھ گیا تھا، اور ایک کامیاب نسخہ ان کے ہاتھ آ گیا تھا، اس لئے ہوا خواہوں اور عقیدت مندوں کو بھیڑ اکٹھا کرنے کی غرض سے اپنی تقریروں کو مزید تلخ اور جذباتی بنا دیا، اس دو آتشہ نسخے سے انھیں غیر معمولی فائدہ ہوا اور ان کی شہرت کا آفتاب نصف النہار کو چھونے لگا، رضا شاہ کو ان کی بیجا تلخ نوائیاں اور اسکے ذریعہ کسے سستی شہرت کھٹکنے لگی، بالآخر انھیں قید کر کے جیل میں ڈال دیا، جس سے انھیں مظلومیت کی ہمدردی بھی حاصل ہو گئی، اور وہ پورے ملک میں معلم فلسفہ کی بجائے رہبر قوم اور فقیہ ماذل کی حیثیت سے جانے پہچانے جانے لگے۔ یہ ہے خمینی کی رہبر اور فقیہ عادل بننے کی داستان۔

ۛ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا ۛ

ایران کی سیاسی جماعتیں | شہنشاہیت کے خلاف اور ملک میں جمہوری نظام حکومت کے قیام کے لئے تنہا خمینی اور ان کے حاشیہ نشینوں ہی نے جدوجہد نہیں کی ہے بلکہ اس میدان میں درج ذیل جماعتیں خمینی کے دوش بدوش ہر قسم کی قربانیاں دے رہی تھیں، ان میں بعض پارٹیاں ایسی بھی ہیں جن کی خدمات کے مقابلے میں.....



خمینی پارٹی کی خدمت عشر عشر کا درجہ بھی نہیں رکھتی، ذیل میں ان جماعتوں کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) ڈاکٹر۔ مصدق۔ کی قائم کردہ پارٹی (الجبهة الوطنية) تعلیمی اور تجارتی مراکز میں اس پارٹی کا بہت زیادہ رسوخ تھا

(۲) الامام زنجانی اور بزرگان مہندس کی پارٹی یہ دراصل الجبهة الوطنية کی ایک شاخ تھی جو بعد میں اس سے الگ ہو کر مستقل پارٹی بن گئی تھی اور النہضہ کے مختصراً سے مشہور تھی اسکے اثرات بھی تعلیم گاہوں اور تجارتی منڈیوں میں بہت وسیع تھے۔

(۳) مجاہدین خلق۔ موسیٰ خیابانی اور مسعود رجوی اسکے مؤسس تھے اور روحانی طور پر اسکے اصل بانی آیت اللہ الطالقانی تھے، اس پارٹی میں مدارس و جامعات کے طلبہ و طالبات کثرت سے داخل تھے، انقلاب ایران کو کامیاب کرنے میں اس پارٹی کا بہت دخل ہے، ایران کی تمام سیاسی جماعتوں میں یہ جماعت سب سے زیادہ مضبوط، فعال، اور موثر تھی، ایرانی قیادت پر خمینی کے تسلط کے بعد خمینیوں کے جو روستم کا تختہ شق سب سے زیادہ ہی پارٹی بنی ہے۔

(۴) زعمائے شیعہ کی جماعت پر جیسے آیت اللہ الطالقانی، الامام السید حسین القمی، الامام الشیخ بہار الدین المحلاتی الامام زنجانی

الامام الخاقانی وغیرہ ان کے اثرات ایرانی قوم میں بہت زیادہ تھے۔ یہ سب علماء شہنشاہیت کے مخالف اور انقلاب پسند تھے، ان علمائے شیعہ کو خمینی اور ان کی جماعت سے بہت سے امور میں اختلاف بھی تھا، لیکن انقلاب کو نقطہ اتحاد بنا کر انقلابی جدوجہد میں یہ حضرات بھی پورے طور پر شریک تھے۔

(۵) شریعت مداری کی پارٹی۔ اس پارٹی میں بھی جامعات اور یونیورسٹیوں

گھر میں ایک تیدی کی طرح زندگی کے دن کاٹ رہے ہیں، امام خاتانی کو تو باضابطہ ان کے گھر میں نظر بند کر دیا ہے، اور امام قمی جیسا مجاہد جلیل جس کے پائے ثبات کو شاہ کئی چودہ سالہ انتہائی اذیت ناک سزائیں بھی لغزش نہ دے سکیں آج نہایت کس پرسی کی حالت میں حیات کے ایام گن رہا ہے، امام زنجانی جنہوں نے جمہوریت کی خاطر سات سال کی جیل کاٹی انجمہوریۃ الاسلامیہ ایران سے مایوس ہو کر عزت نشین ہو گئے تھے اور اسی حالت میں دنیا سے رخصت ہو گئے۔

یہ بے انصاف علمائے شیعوں کے ساتھ خمینی کا برتاؤ جو انقلاب کی جنگ میں ان کے دوست بددش بلکہ ان سے آگے تھے۔

حکومت ایران پر خمینی کا تسلط | خمینی نے اپنی مشہور کتاب "کشف الاسرار" میں علمائے دین کے مشاغل کے متعلق عہد و میثاق کے خلاف ہے لکھا ہے کہ علمائے دین پر لازم ہے کہ توحید تقویٰ، علوم سماویہ اور تہذیب اخلاق کی تعلیم و اشاعت کے علاوہ کسی اور کام میں مشغول نہ ہوں۔

اسی طرح فرانس کے زائر قیام میں ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو ایک بیان دیتے ہوئے یہ کہا تھا۔

ان رجال الدین الشيعة لا يريدون ان يحلوا ايران  
اذ مسينحصر عمل رجال الدين في ارشاد ومراقبة اعمال و  
افعال الحكماء. وانا لا اريد ان اكون زعيما للجمهورية  
الاسلامية ولا اريد تولي السلطنة بل ابقى فقط لارشاد الناس



کے طلبہ کثرت سے تھے اور ایک موثر جماعت سمجھی جاتی تھی۔

(۶) خمینی اور ان کے حامیوں کی جماعت یہ پارٹی بھی دیگر پارٹیوں کی طرح انقلاب کیلئے کوشاں تھی۔

(۷) تو وہ پارٹی یہ روس نواز پارٹی تھی، دیگر جماعتوں کے مقابلے میں اس جماعت سے خمینی کے تعلقات بہت بہتر تھے، یہ تمام سیاسی اور دینی جماعتیں منہاج و عمل میں اختلاف رکھنے کے باوجود شاہی نظام کی شکست و ریخت اور جمہوری نظام کے تمام استحکام کے نظریہ میں متحد تھیں اور انقلاب کے برپا کرنے میں اپنی اپنی بساط کے مطابق سب کی خدمات ہیں۔

انقلاب ایران کے میدان جہد و عمل میں انقلاب کے قائدین اور ان کا مقام

جمہوریہ ایران میں ان کا مقام نہیں تھے، اس راہ میں ان کے ہم سفر نہیں بلکہ پیشرو السید کاظم شریعت مداری، آیت اللہ الطالقانی، السید حسین البقمی، الامام الخاقانی، الامام زنجانی وغیرہ اعظم علمائے شیعہ تھے، امام قمی نے تو اس سلسلہ میں ۳۱ سال کی طویل مدت تک قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں جبکہ خمینی اس مدت میں ایران سے باہر ترکی، عراق اور پیرس وغیرہ کی سیر اور راحت و آرام کی زندگی بسر کر رہے تھے، لیکن یہ سب علمائے دین انقلاب کے بعد ایران کی حکومت جمہور کے حوالے کر کے اپنے اپنے علمی و دینی زاویوں میں واپس لوٹ کر اپنے مشاغل میں لگ گئے، خمینی کے ساتھ حکومت سازی میں بالکل شریک نہیں ہوئے، مگر خمینی کی تنگ نظری کا یہ عالم ہے کہ ان علماء کی قربانیوں کے صلے میں کم از کم ان کی توقیر و تعظیم ہی کا حق ادا کرتے اٹھیں ان کے ساتھ آج تشدد اور ظلم و زیادتی کا معاملہ کر رہے ہیں، چنانچہ شریعت مداری آج بھی اپنے

شیعہ علماء ایران پر حکومت کرنا نہیں چاہتے، کیونکہ علماء کے کام کا دائرہ حکام کے کاموں کی نگرانی اور ان کی اصلاح میں محدود ہے اور میں خود جمہوریہ اسلامیہ کی ریاست نہیں چاہتا اور نہ ایران کی حکومت پر قبضہ کا میرا ارادہ ہے، انقلاب کے بعد میرا کام صرف قوم کی رہنمائی ہوگا۔

ایرانی عوام اور جماعتوں کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ ایک دینی رہنما اپنی ان واضح تصریحات کو پس پشت ڈال کر حکومت ایران پر مسلط ہو جائیگا لیکن خمینی نے اپنے قول و قرار اور جمہور کے وہم و گمان کے برخلاف اس ڈرامائی انداز سے جمہوریہ ایران کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے کہ ناطقہ سرگرمیاں ہے اسے کیا کہئے؟ اور آج یہ عالم ہے کہ الجمہوریۃ الاسلامیہ کے نام سے الجمہوریۃ الخمیۃ کا سکہ ایران میں چل رہا ہے اور اگر کوئی اس جبر و استبداد کے خلاف ایک لفظ بھی کہے تو وہ خمینی مذہب میں مرتد و منافق اور قابلِ گزند قرار دیا جائے گا۔

**خمینی نظام اقتدار کے تین شعبے** | الجمہوریۃ الاسلامیہ ایران کے دستور اساسی میں نظام حکومت کو برپا کرنے کے لئے بہت ساری مجلسوں اور محکموں کا ذکر کیا گیا ہے مگر یہ ہاتھی کے دانت محض دکھانے کے لئے ہیں عملی طور پر ایران میں درج ذیل تین شعبے متحرک ہیں اور انہیں کے گرد پورا نظام حکومت گردش کرتا ہے۔ اور ان تینوں شعبوں پر صرف خمینی کے افراد قابض ہیں۔

(۱) المحرس الثوری (پاسداران انقلاب) (۲) اللجان الثوریۃ (مجلس عاملان انقلاب) (۳) المحاکم الثوریۃ (مجلس عادلان انقلاب)



## معیار صلاحیت

ان تینوں مذکورہ شعبوں کے رئیس اور ذمہ داران اگرچہ صاحب جہد و دستار ہیں اور اپنی وضع قطع سے دیندار نظر آتے ہیں مگر حقیقت میں دین سے ان کا دور کا بھی تعلق نہیں، ان ذمہ داروں کے انتخاب میں علم، دیانت، اخلاق وغیرہ ضروری صلاحیتوں کی بجائے خمینی کی مطلق وفاداری اور بے چون و چرا پیروی کو معیار ٹھہرایا جاتا ہے، خمینی کی اسی فضیلت کی رعایت میں ایران کی نام نہاد "الجمہوریۃ الاسلامیۃ" کے دستور اساسی میں یہ دفعہ رکھی گئی ہے۔ حب خمینی حسنة لا تضر معہ، سبیۃ خمینی کی محبت نیکی ہے اس کے ہوتے ہوئے کوئی جرم اور گناہ نقصان رساں نہیں ہے۔

اسی دفعہ کے محور پر کل ایران کے اندر تمام احکام و قوانین گردش کرتے ہیں اور الجمہوریۃ الخمينیۃ میں خمینی کے معمول درجہ کا بھی اختلاف رکھنے والا مفسد منافق، مرتد و مستحق قتل ہے جب کہ خمینی سے عقیدت و محبت کا دم بھرنے والا، بڑے سے بڑے جرم کے بعد بھی لائق تبریک و تکریم ہے۔

چنانچہ خمینی کے ابتدائی تین سالہ دور اقتدار میں ایک ہزار چار سو افراد میر و زمین وغیرہ منشیات کی تجارت کرنے کے الزام میں قتل کئے گئے جنہیں صفائی کا وقت تک نہیں دیا گیا، کیونکہ یہ سب کے سب اس گروہ سے تعلق رکھتے تھے جو خمینی کی نظام حکومت کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ لیکن ۱۹۸۳ء میں خمینی کے داماد صادق الطباطبائی کو المانیہ کے سفر میں وہاں کے سپاہیوں نے گرفتار کر کے ان کے بریف کیس سے ایک کلو چھ سو گرام افیون برآمد کر لی، اس جرم میں المانیہ کی حکومت نے انہیں جیل میں ڈال دیا، بالآخر خمینی حکومت کی غیر معمولی کوششوں کے نتیجے میں انہیں رہائی ملی اور جب المانیہ سے بذریعہ ہوائی جہاز

طہران واپس لوٹے تو خود خمینی نے ان کا استقبال کرتے ہوئے ان کی رہائی پر انھیں مبارکباد دی، کیونکہ یہ خمینی کے عزیز و قریب تھے اور ان کی محبت کا دم بھرتے تھے اس لئے اس مجرم کے باوجود جس کی بنا پر ایران کو رسوائی اٹھانی پڑی یہ لائق تبریک و تکریم ہی رہے۔ اس باعث مجرم صادق الطباطبائی کی واپسی کے دو سکر ہی دن الجہوریہ الخینیہ نے نہایت جسارت کے ساتھ یہ اعلان کیا کہ کل صبح کے وقت گیارہ افراد کو منشیات کی خرید و فروخت کے الزام میں پھانسی دی جائے گی۔ شاید یہ بد نصیب خمینی کی محبت سے محروم تھے اس لئے حیات سے محروم کر دئے گئے۔

**المحكمة الثورية کا اولین فیصلہ** | انقلاب کے پہلے ہی ہفتہ میں محکمہ ثوریہ نے پانچ افراد کے قتل کا فیصلہ صادر کیا جس میں شاہی دور کے جنرل نصیری جیسے افراد شامل تھے، لیکن اسلام ترین فیصلہ کی خبر اس وقت کے الجہوریہ الاسلامیہ کے صدر "بزرگان ہندس تک کو نہیں تھی، صدر مملکت بزرگان کو جب اس کی اطلاع ملی تو اس فیصلے سے انہار برأت کرتے ہوئے انھوں نے یہ بیان جاری کیا کہ "میں نے نزدیک صرف وہی فیصلہ درست ہے جو شرعی اور قانونی ضوابط کے مطابق ہوگا۔ چونکہ یہ فیصلہ امام غائب کے نائب، ایران کے رہبر خداوندی اقتدار کے حامل فقیہ عادل خمینی کے چشم و ابرو کے اشارے پر کیا گیا تھا اس لئے اس کے مقابلے میں بیچارے شو بوائے بزرگان کے بیان کی کیا حیثیت تھی، فیصلہ اپنی جگہ اٹل رہا اور پانچوں افراد اس کے مطابق قتل کر دئے گئے۔

**خمینی کا موقف** | یہ اہم ترین اور انتہائی غیر متوقع فیصلہ چونکہ الجہوریہ الاسلامیہ کا اولین فیصلہ تھا، عوام اور خود مجلس تنفیذی اس بارے میں اپنے رہبر کے موقف سے بھی واقف نہیں تھی، اس لئے



اس فیصلہ پر عملدرآمد کے لئے کوئی تیار نہیں تھا، خمینی کو جب اس صورت حال کی اطلاع دی گئی تو غضبناک ہو کر فرمایا "ایتونی بر شاشہ حتی اذہب بنفسی و انفذ فی خلوات المجاہدین الموت" مجھے گن دو مار میں خود مار کر اس فیصلہ کی تنفیذ کر کے ان مجرمین کو موت کے گھاٹ اتار دوں۔ خمینی کا یہ جنگیزی فرمان سن کر وہاں موجود حاضرین کو یقین ہو گیا کہ امام مطلق کا ناطق فیصلہ یہی ہے جس کے بعد ان کے قتل سے احتراز کرنا ایک واجب دینی سے گریز کرنے کے مرادف ہوگا، چنانچہ اسی وقت خمینی کی اقامت گاہ - مسجد الرفاعہ طہران - کے صحن میں انھیں گولیوں سے اڑا دیا گیا۔

ایک دن وہ تھا کہ اس ظالمانہ حکم کے نفاذ کے لئے کوئی قاضی اور جلا د بھی تیار نہیں تھا، لیکن خمینی کے اس خون ریز رویہ کی بنا پر آج الجہوریۃ الاسلامیہ ایران کا یہ عالم ہے کہ وہاں سب، ارزاں و سستی کوئی چیز ہے تو وہ بندگان خدا کی جہن بنے۔ چشم دید شہرین کا بیان ہے کہ پاسداران انقلاب کے سپاہی بیگناہوں کے قتل کے بعد مرشد انقلاب خمینی کے بارگاہ میں حاضر ہو کر اس سفاکانہ عمل کی داد لیتے ہیں اور اس مجرمانہ حرکت پر اظہار مسترت کرتے ہیں۔

المحکمۃ الثوریہ کے رئیس محمد الکیلانی نے جس کے فیصلے سے صرف تین ماہ کے اندر ہزاروں بچے، جوان، بوڑھے، مرد اور عورت موت کے غار میں پہنچا دیئے گئے، اس خون ریزی سے تنگ آ کر خمینی کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ کمسن اور نابالغ قیدیوں کو جنھیں قتل کر دیا جاتا ہے، انھیں قتل کرنے کے بجائے دارالتربیت میں رکھ کر ان کی اس طرح تربیت کی جائے کہ وہ مخالف رہنے کے بجائے ہمارے موافق ہو جائیں تو زیادہ مناسب ہوگا اور بوڑھوں کے متعلق یہ تجویز پیش کی کہ انھیں قتل کے بجائے جیل میں پٹا رہنے دیا جائے، کچھ دنوں میں یہ خود اپنی موت مر جائیں گے۔

لیکن خمینی نے ان دونوں تجویزوں کو "قاتلوا ائمة الکفر" کہتے ہوئے رد کر دیا۔

ایران کا حال تزار | اس دور خمینیت میں مطلق العنانی اور شورش پسندی

کا یہ عالم ہے کہ ایران کا ہر باشندہ اس خوف سے ہر وقت ترساں و لرزاں رہتا ہے کہ خمینی کی غولی بیابانی نہ جانے کب اس کے گھر پر دھاوا بول دے اور مال و اسباب کے ساتھ عزت و آبرو بھی لوٹ لے جائے۔

اللمحان الثوریہ (نفاذ شریعت کی مجلس) کے سپاہی راتوں کو بغیر کسی اطلاع کے شہریوں کے گھروں میں گھس جاتے ہیں اور ایک ایک کمرے کی تلاشی لیتے ہیں۔ اگر ان کے ہاتھ مطلب کی کوئی چیز نہیں آتی تو گھر والوں کو مجبور کرتے ہیں کہ ان کے سامنے نماز ادا کریں۔ اگر ان میں سے کوئی ان کی مرضی کے مطابق نماز ادا نہیں کر پاتا تو اسے گرفتار کر کے اللمحان الثوریہ کے دفتر میں پہنچا دیتے ہیں جہاں انھیں فاسق قرار دیکر اس طرح کی سزائیں دی جاتی ہیں کہ ان کے تصور ہی سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

کیا دنیا کی عدالتیں ان فیصلوں کی نقیہ پیش کر سکتی ہیں؟ | خمینی کے پوتے حسین کا بیان ہے کہ بنو عباس (ایران کا ایک شہر) کے قاضی نے خمینی کے مخالفوں کو "مفسدین فی الارض" قرار دیکر ان کے بارے میں یہ فیصلہ صادر کیا جسے بلا تاخیر نافذ بھی کر دیا گیا۔

(۱) یہ "مفسدین فی الارض" ملک کے امن و امان کو تباہ کرنا چاہتے ہیں، لہذا (الف) انھیں گرفتار کر کے قتل کر دیا جائے۔ (ب) ان کے تمام اموال منقولہ و غیر منقولہ ضبط کر لئے جائیں (ج) ان کے اقربا اور رشتہ داروں کے بھی جملہ اموال ضبط کر لئے جائیں (د) جو لوگ ان سے رابطہ اور تعلق رکھتے ہیں ان کی بھی تادیب



بھی ضبط کر لی جائے۔

(۲) یہی حسین خمینیؒ راوی ہیں کہ کردیوں کی تحریک کا قلع قمع کرنے کی غرض سے المملکت الشوریہ کے صدر انقلابی کی معیت میں ہم کردستان گئے، انقلابی نے وہاں سینچے ہی یہ فیصلہ صادر کیا کہ جیل میں بند قیدیوں میں سے تیس کو فوراً قتل کر دیا جائے حسین خمینی کا بیان ہے کہ اس فیصلہ کو سنکر میں نے انقلابی سے کہا: اتق اللہ، یا رجل کیف تقتل اناساً لم تعرف اسمائهم؟ کیف باعمالہم؟ انقلابی خدا سے ڈرو تم ان لوگوں کو جو بیکر قتل کر رہے ہو جن کا نام بھی تمہیں معلوم نہیں، ان کے جرائم سے واقفیت تو دور کی بات ہے، یہ سنکر جلاوطنی نے جواب دیا: عام لوگوں کو مرعوب کرنے کیلئے یہ اقدام ضروری ہے، پھر ہزارالحاج وزاری کے بعد سٹے تیس کی تعداد گھٹا کر دس کر دی اور یہ دس بے گناہ اپنے جرم بیگناہی کی سزا میں اسی وقت قتل کر دئے گئے۔ ان مقتولین میں بعض کتب میں پڑھانے والی بچوں کی کتابیں اور بعض تیرہ سال سے بھی کم عمر کے بچے شامل تھے۔

المحکمۃ الشوریہ کے تین سالہ فیصلے ایک نظر میں (۱) انقلابی انقلاب سے ۱۹۸۳ء تک اس محکمہ ۳۰ ہزار افراد کو قتل

کی سزا دی، ان مقتولین میں جوان، بوڑھے مرد اور عورت کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے بچے اور بچیاں بھی ہیں جو سن بلوغ کو بھی نہیں پہنچے تھے۔

(۲) تقریباً ۳۰ ہزار ایرانیوں کو قید و بند کی سزا سنائی۔

(۳) اس محکمہ نے مشکوک افراد کے قتل، حاملہ عورتوں کے رحم اور مریضوں کی بچوں تک کی پچاس کا حکم جاری کیا۔

(۴) ۵۵ ہزار افراد کے مال و اسباب اور جائداد کو بحق سرکار ضبط کر لئے جانے کا

کا حکم صادر کیا۔

(۵) یہ محکمہ جسے مجرم قرار دیتا ہے اسے صفائی کا موقع بھی نہیں دیا جاتا۔

(۶) اس محکمہ نے جن بدقسمتوں کی پھانسی کا حکم صادر کر دیا اس میں سے کسی ایک کو بھی اب تک معاف نہیں کیا گیا بلکہ

**خمینی کی تائید** | اور حد تو یہ ہے کہ ان خلاف شرع اور خلاف انسانیت ساز فیصلوں کو فقیہ عادل، مرشد قوم، خمینی کی تصویب و تائید

حاصل ہے، اس سلسلے میں ایک انٹرویو کا اقتباس صورت حال کی وضاحت کے لئے کافی ہوگا یہ اٹلی کے اخبار نے خمینی سے ۲۶/۹/۱۹۷۹ء میں لیا تھا۔

صحابی۔ امام محترم اب تک آپ کی عدالت اسلامیہ کے سایہ میں چند گفتگوں کے اندر ہزاروں افراد قتل کر دیئے جاتے ہیں اور مجرمین کو اپنی صفائی کا موقع بھی نہیں دیا جاتا، کیا قتل و پھانسی کا یہ طریقہ درست ہے؟  
خمینی۔ یہ فیصلہ بالکل درست ہے، آپ مسافر لوگ ان کی حقیقت کو سمجھ نہیں پاتے، ہم نے انہیں پہلے سے گفتگو کی مہلت دے رکھی تھی لیکن فیصلہ کے بعد مزید گفتگو کی مہلت دینا بے فائدہ ہے اس لئے کہ اس صفائی کے نتیجے میں اگر ہم ان مجرمین کو چھوڑ دیں تو عوام انہیں قتل کر دیں گے۔

صحابی۔ چند ہفتہ پہلے ایک ۱۸ سالہ حاملہ عورت پر زنا کے الزام میں رجم کی سزا جاری کی گئی، کیا یہ فیصلہ شریعت اسلامیہ کے مطابق ہے۔

خمینی۔ یہ ہمارے محکمہ عدالت پر جھوٹا الزام ہے، بھلا اندوئے شریعت حاملہ کو کیسے رجم کیا جاسکتا ہے۔



صحافی۔ امام محترم اس واقعہ کو ایران سے شائع ہونے والے تمام اخباروں نے لکھا ہے اور ٹیلیویشن پر بھی اس عورت کے سنگ سار کرنے کے منظر کو دکھایا گیا ہے۔

خمینی۔ اگر واقعی ایسا ہوا ہے تو یہ عالمہ عورت اسی سزا کی مستحق تھی۔

**جسارت کی انتہا** | اس جسارت کو کیا کہا جائے کہ یہ ظالمین اپنے ابنِ سفاکا حرکتوں کو درست اور صحیح بتانے کی غرض سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے عمل کو بطور استدلال و استشہاد پیش کرتے ہیں اور پوری جسارت کے ساتھ کہتے ہیں، جس طرح ہمارے امام اول و صی رسول حضرت علی علیہ السلام نے اپنے مخالفین کو قتل کیا تھا ہم بھی انہیں کی پیروی میں یہ اقدام کر رہے ہیں (نحوذ باللہ من ذلک المذنبۃ)

حقیقت تو یہ ہے کہ چنگیز، ہلاکو، تیمور، ابن مقفع، ہٹلر، موسولینی اور سٹالین کے پیرو یہ ظالمین اپنی عاقبت برباد کرنے کے ساتھ اسلام اور تاریخ کی صورت مسخ کرنے کے درپے ہیں بالخصوص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عادلانہ طرز عمل کو جن کا اسوہ خود شیعہ روایت کے مطابق یہ ہے کہ جنگِ صفین کے موقع پر مقابلہ سے پہلے اپنے لشکر کو یہ ہدایات دیتے ہیں۔

(۱) جب تک وہ ابتداء نہ کریں تم انہیں ہرگز قتل نہ کرنا، بھدا اللہ تمہارے پاس حق پر ہونے کی حجت موجود ہے۔

(۲) تمہارا ان سے اپنے ہاتھ کو روکے رکھنا اور ان کی طرف سے جنگ کی ابتداء نہ ہونا تمہارے حق پر ہونے کی مزید دلیل بنے گا۔

(۳) جب حکمِ خدا سے تم غالب آ جاؤ تو پشت پھیر کر جنگ سے بھاگنے والوں

کو قتل نہ کرنا۔

(۴) لاچاروں کو قتل نہ کرنا

(۵) زخمیوں کو قتل نہ کرنا

(۶) عورتوں کو اذیت نہ پہنچانا اگرچہ وہ تمہیں یا تمہارے بزرگوں و سرداروں کو گالی دیں۔

نخیمینی اور نخیمینی عدالت کے حکمران اپنے امام اول کی ان ہدایات سے اپنے ظالمانہ فیصلوں کو موافق نہ کریں جن کی زد سے پردہ نشین عورتیں، زخموں سے نڈھال مجروحین اور نابالغ معصوم بچے بچیاں تک محفوظ و مامون نہیں ہیں۔

ہم نخیمینی اور ان کے حاشیہ برداروں سے پوچھتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا وہ "المحکمۃ الثوریہ" کہاں قائم تھا جس نے تین ماہ کی قلیل مدت میں تیس ہزار بے گناہوں کو زندگی کے حق سے محروم اور تین سال میں ۴۰ ہزار انسانوں کے خون ناحق سے اپنے جبہ و دستار کو رنگین کیا ہو، حضرت علی کا وہ جیل خاز کس مقام پر تھا جس میں تیس ہزار سیاسی قیدی موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا تھے، حضرت علی کے وہ پاسداران کون لوگ تھے جو ان کی روشنی میں لوگوں کے مال و اسباب کو لوٹ لیا کرتے تھے، حضرت علی نے قتل مسلمین کے لئے یہودیوں کی امداد و اعانت کس زمانہ میں کی تھی، ان سوالوں کے جوابات کے بغیر یہ استدلال محض ایک مغالطہ اور فریب ہو گا جو جاہل عوام کو گمراہ کرنے کیلئے پیش کیا گیا ہے

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گاکشتوں کا خون کیونکر  
جو چپ رہے گی زبان خنجر ہو پکارے گا آستیں کا





(۲) وَلَا تَكُونَنَّ عَلَيْهِمْ سَبْعًا زَا تَغْتَنُوا كُلَّهُمُ الرَّاسُ  
 صَنفَانِ أَمَّا خَلْقُكَ فِي الدِّينِ أَوْ نَظِيرُكَ فِي الْخَلْقِ يَفْرُطُ مِنْهُمْ  
 الزَّلَلُ وَتَعْرِضُ لَهُمُ الْعُلَلُ وَيُوقِي عَلَى أَيْدِيهِمْ فِي الْعَمَلِ وَالْخَطَا  
 قَاعُطُهُمْ مِنْ عَفْوِكَ وَصَفْحِكَ مِثْلَ الَّذِي تَحِبُّ أَنْ يُعْطِيَكَ  
 اللَّهُ مِنْ عَفْوِهِ وَصَفْحِهِ (۴) وَلَا تَتَّبِعْ مَنْ عَلَى عَفْوٍ لَا يَتَّحَنُّ  
 بِعَقُوبِهِ (۵) الْأَوَّلُ مِنْ ظُلْمِ عِبَادِ اللَّهِ كَانَ اللَّهُ خَصَمَهُ دُونَ  
 عِبَادِهِ (۶) فَإِنْ فِي النَّاسِ عَيُوبًا الْوَالِي أَحَقُّ مِنْ سِتْرِهَا  
 فَاسْتِرْ الْعُورَةَ مَا اسْتَطَعْتَ يَسْتِرْ اللَّهُ مِنْكَ مَا تَحِبُّ سِتْرًا  
 مِنْ رَعِيَّتِكَ (۷) وَأَطْلِقْ عَنِ النَّاسِ عَقْدَةَ كُلِّ حَقْدٍ .

(۱) اپنے قلب کو رعایا کی محبت و رحمت سے معمور رکھو اور ان کے ساتھ نرمی کا  
 معاملہ کرو (۲) رعایا کے لئے خونخوار و زندہ نہ بنو کہ ان کی خوراک کو قیمتی سمجھنے  
 لگو (۳) انسان دو طرح کے ہیں ایک تمھارے دینی بھائی اور دوسرے انسان ہونے  
 میں تمھارے شریک ان سے لغزشیں، خطائیں اور جان بوجھ کر غلطیاں سرزد ہونگی  
 تم ان کے ساتھ عفو اور درگزر کا معاملہ اسی طرح کرو جس طرح تم اپنی خطاؤں پر  
 اللہ کے عفو اور درگزر کو پسند کرتے ہو (۴) عفو پر ندامت اور سزا پر فخر نہ کرو (۵)  
 غور سے سنو جو شخص اللہ کے بندوں پر ظلم کرتا ہے اللہ اپنے بندوں کے مقابلہ میں  
 اس کا دشمن ہو جاتا ہے (۶) لوگوں میں عیوب ہوتے ہیں حاکم ان عیوب کی پردہ پوشی  
 کا زیادہ مستحق ہے، لہذا لوگوں کی پردہ پوشی کرو، اللہ تمھارے ان عیوب کو  
 چھپائے گا جنہیں تم اپنی رعایا سے پوشیدہ رکھنا چاہتے ہو (۷) لوگوں سے کینہ  
 کیٹ ... بالکل نہ رکھو۔

نخینی اور نخینی نواز اپنے امام اولین، وصی رسول، ولی بلا فصل کی ان



وصیتوں کو سامنے رکھ کر اپنے اعمال و احکام کا جائزہ لیں، کیا رحمت و محبت کے بجائے خمینی ایرانی قوم کے ساتھ جبر و تشدد کا سلوک نہیں کرتے، کیا خمینی کی غول بیابانی ریاستداران انقلاب (وحشی درندوں کی طرح لوگوں پر حملہ آور ہو کر ان کی زندگی بھڑکی کمانی کو غنیمت سمجھ کر لوٹ نہیں لے جاتی، کیا ایک مثال بھی پنیش کی جاسکتی ہے کہ خمینی نے کسی مجرم کو معاف کیا ہو وہ انسانیت کا پاس کیسا رکھیں گے خونی و دینی رشتہ کی بھی ان کے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہے، کیا خمینی اللہ کے بندوں پر ظلم کر کے اپنے آپ کو اللہ کی دشمنی کا مستحق نہیں بنارہے ہیں، کیا لوگوں کے خفیہ عیوب کو طشت الزام کرنے کے لئے خمینی نے والدین کو اولاد کے اور اولاد کو والدین کے خلاف، شوہر کو بیوی اور بیوی کو شوہر کے خلاف اور پڑوسی کو پڑوسی کے خلاف جبری جاسوس نہیں بنارکھا ہے، کیا خمینی کے سینے میں اپنے سیاسی و مذہبی مخالفین کے خلاف بغض و عداوت اور کینہ کی بجلی دھک نہیں رہی ہے، غرضیکہ خمینی کا سارے کا سارا عمل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ان وصیتوں کے خلاف ہے پھر وہ کس منہ سے اپنے ان اعمال بد اور جرائم کی تصویب و تائید کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام لیتے ہیں

فواللہ لقد جاء شیعنا دا -

پاسداران انقلاب کے حیا سوز  
و انسانیت کش جرائم

الحکمتہ الثوریہ والایمان الثوریہ کے مظالم اور  
چہرہ دستیوں کے چند نمونے گذشتہ سطور  
میں آپ کی نظر سے گذر چکے ہیں اب مناسب  
معلوم ہوتا ہے کہ خمینی کے میسرے اور سب سے فعال و متحرک محکمہ یعنی پاسداران  
انقلاب کی وحشت ناک اور رسوائے عالم حرکتوں کا بھی مختصر طور پر تذکرہ کر دیا جائے  
تا کہ قارئین کے سامنے انجمنیہ کا اصل چہرہ کھل کر آجائے جسے خمینی اور ان کے  
آلہ کار اپنے پر فریب پروپیگنڈوں کے ذریعہ بزم غم خود چھپائے ہوئے ہیں۔



وحشیوں کا یہ گروہ جسے خمینی نے پاسداران انقلاب کے موقر خطاب سے نواز رکھا ہے، واقعہ یہ ہے کہ آج اس غول بیابانی کی طاغوتی حرکتوں سے ایران کا سنجیدہ طبقہ بلبلا اٹھا ہے اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ پاسداران انقلاب کی ہوسناکیوں سے ایران کی باعزت بیٹیوں کی عصمت و آبرو تک محفوظ نہیں ہے چنانچہ خود شیعہ مذہب کے الامام المجاہد البیر السید رضا الزنجانی نے ایک موقع پر روتے ہوئے بیان کیا کہ۔ آج کل ایران کی جیلوں میں جو اتار کی اور ورنڈگی پھیلی ہوئی ہے تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے، ان جیلوں کے نگراں پاسداران انقلاب مسلمان عورتوں کی جان لینے کے ساتھ ان کی عزت و عصمت لوٹنے سے بھی گریز نہیں کرتے، اور مصیبت یہ ہے کہ خمینی اس حیا سوز، انسانیت کش حرکت سے پوری طرح واقف ہیں مگر اسکے خلاف ایک حرف بھی زبان پر نہیں لاتے۔

(۱) ایک مقتول و مظلوم دوشیزہ کی داستان ام سے تو ایران کا بچہ بچہ واقف ہے جسے پاسداران انقلاب نے گرفتار کر کے جیل میں ڈال رکھا تھا، اس ستم رسیدہ کے قتل کے بعد اس کا متروک سامان اسکے والدین کو واپس کیا گیا اس سامان میں ایک ایسی قمیص بھی تھی جس پر مقتول نے یہ لکھ رکھا تھا۔

یا ابتاه ان حرم الشریعہ تجاد و اداعلی شرفی سبع مرات

دھانا اساق الی الموت بلا جرم

اے ابا جان! پاسداران انقلاب کے سپاہیوں نے سات مرتبہ میری عزت

و عصمت کا خون کیا اور اب میں بغیر کسی جرم کے قتل گام میں لے جاتی جا رہی ہوں۔

(۲) اس قسوت قلبی اور بے حیائی کو کیا نام دیا جائے کہ یہ پاسداران انقلاب ایران کی باعزت و عصمت آب بیٹیوں کی آبرو لوٹنے اور ان کے رشتہ رعیات



کو منقطع کرنے کے بعد ان کے غمزہ والدین کے پاس آتے ہیں اور معمولی سی رقم جو سو ہوا  
روپے سے زائد نہیں ہوتی یہ کہتے ہوئے ان کی طرف پھینک دیتے ہیں کہ یہ تمہاری  
مقتولہ بیٹی کی اجرت ہے، ہم نے جیل میں اس کے ساتھ متعہ کیا تھا کیونکہ اپنے  
بزرگوں سے ہم نے سن رکھا ہے کہ کنواری لڑکیاں جہنم میں نہیں جائیں گی، متعہ  
کر کے ہم نے اسے جہنم میں جانے کے قابل بنا دیا ہے۔

(۳) خجینیت کے پیروکاروں کی یہ حیا سوز و انسانیت کش حرکتیں جیلوں تک  
محدود نہیں ہیں بلکہ یہ انسان نما عفریتوں کا گروہ ایران کی بہو بیٹیوں کو ان کے  
والدین اور رشتہ داروں کے پاس سے دن دھاڑے اچک لے جاتا ہے۔

اسی قسم کی ایک ستمیہ دوشیزہ کی لڑہ خیز داستانِ غلامیت ایران  
میں اس قدر مشہور ہے کہ ایران کی مجلس آج تک اس کی یاد سے اٹک رہی ہے،  
تاریخ جو رستم کے اس انتہائی سستنی خیز واقعہ کی تفصیل دے گی بیان کی جاتی ہے  
کہ پاسداران انقلاب کے چار سپاہی ایک شخص کو گرفتار کرنے کی غرض سے اس  
کے گھر پہنچے، وہ شخص تو انھیں گھر میں نہیں ملا البتہ اس کی نوجوان بیٹی اور بیوی  
ان کے ہاتھ لگ گئیں ان بچاروں ہوس پرست وحشیوں نے ان کے رو برو بیٹی  
کی اجتماعی عصمت دری کی (انسانیت کی مظلومیت کا اس طرح کا دل گداز و  
روح فرسا منظر چشم فلک نے کیا دیکھا ہوگا؟) یہ عزت آب دوشیزہ اپنی اس  
غیر معمولی بھیمتی کو برداشت نہ کر سکی اور اس صدمہ سے پاگل ہو گئی، جس کا علاج  
ایران کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی کرایا گیا مگر اس کے دل و دماغ اس وحشتناک  
بے آبروی سے مآف ہو چکے تھے علاج معالجہ سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا، بالآخر اس  
جنوبی کیفیت میں ایک دن اس نے ایک بلند مکان کی چھت سے اپنے آپ کو

نیچے گرایا، تاکہ اس کے دل و دماغ سے خمینی جہنم کی اذیت نائیوں کی یاد ہمیشہ کیلے محو ہو جائے جس نے اسے پاگل بنا دیا تھا۔

**ایک انصاف پسند قاضی کا یوس کرانچا** | ایران کے شہر یزد کے ایک معزول

جس راز میں وہ یزد میں منصب قضا پر فائز تھے ان کی عدالت میں پاسداران انقلاب کے ایک سپاہی کے خلاف یہ مقدمہ پیش ہوا کہ اس سپاہی نے فلاں شخص کے گھر پر جانک حملہ کر کے مال و اسباب کے ساتھ مالک مکان کی بیوی کی عصمت بھی لوٹ لی۔ جرم ثابت ہو جانے پر قاضی نے اس مجرم سپاہی کو پچاسی دیدی، اس فیصلہ کے خلاف پاسداران انقلاب نے زبردست مظاہرہ کیا۔ یہ مظاہرین اس مجرم سپاہی کے مابوت کو کاندھے پر اٹھائے یہ نعرہ لگا رہے تھے "اے برادر شہید! ہمراہ شہاندا! اے شہید بھائی ہم بھی تیرے ساتھ جان دیدینگے بالآخر قاضی کو اپنے فیصلہ کی سزا سے دوچار ہونا پڑا اور مظاہرہ کے دوسرے ہی دن خمینی نے منصب قضا سے انھیں معزول کر دیا کیونکہ خمینی کے خیال کے مطابق قاضی نے ایک محافظ اسلام سپاہی کی پچاسی کا حکم دے کر اسلام دشمنی کا ارتکاب کیا تھا اس عظیم جرم کی سزا معزولی سے کم کیا ہو سکتی تھی۔

یہ ہے نام نہاد "الجمہوریۃ الاسلامیہ" کے نظام حکومت اور اس کی مجلس شوریٰ مجلس عدلیہ، اور مجلس تنفیذ کا مختصر تعارف جسے مرشد انقلاب، فقیہ عادل نائب امام الزماں خمینی رہبر کی سرپرستی و سربراہی کا شرف حاصل ہے اس حکومت کے بارے میں انقلاب سے پہلے خمینی لوگوں سے کہا کرتے تھے۔

ان الحكومة التي ندعو اليها حكومة لجمهورية اسلامية

قائمة على الديمقراطية والحرية والعدالة، وعندما



نقیم هذه الحكومة، سيشهد العالم ما هي۔ ہم جس حکومت کی دعوت دے رہے ہیں وہ جمہوری اسلامی حکومت ہے جو جمہوریت، آزادی اور عدالت کی بنیاد پر قائم ہوگی جس وقت اس حکومت کا نظام ہم قائم کریں گے دنیا دیکھ لے گی یہ کیسی حکومت ہے یہ۔

خمینی نے اس نظام حکومت کو قائم کر لیا اور دنیا ان کے بلند بانگ دعوؤں کی حقیقت کو کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے اور ایک صاحب جبہ و دستار بقول خود فقیہ عادل کے قول و عمل کے تضاد پر انگشت بدندان ہے خاندان انگشت بدندان ہے اسے کیا لکھے۔

## الجمهورية الإسلامية الإيرانية کے تین سالہ کارنامے

- ۱۔ مطلق العنانی، لاقانونیت، غارتگری اور حرام کاری کی گرم بازاری
- ۲۔ نابالغ بچوں، بچیوں اور اسی سال سے متجاوز قابل رحم بوڑھوں کا قتل
- ۳۔ سیاسی جماعتوں کا قتل وغیرہ کے ذریعہ صفایا۔
- ۴۔ مسلم اقلیت رستی مسلمان، کابے دریغ قتل۔
- ۵۔ ایران کی اقتصادیات کی تباہی
- ۶۔ المحاکم الشوریہ کا قیام جس نے سو منٹ میں سو افراد کو قتل کیا
- ۷۔ پانچ قسم کے جیلوں کا قیام جس میں قیدیوں کے بدن کو سگریٹ وغیرہ سے جلانا، ہاتھ پیر کے ناخن کھینچ لینا، انہیں بھوکا اور پیاسا رکھنا معمولی سزائیں ہیں۔

۸۔ اپنی خونیں پالیسی کے ذریعہ چالیس لاکھ ایرانیوں کو بالکل بیکار اور

معدور بنادینا جو اپنے خاندان پر ایک بوجھ بنے اور دولت کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔

- ۹۔ چار لاکھ ایرانیوں کا قتل، (اس میں ۳۰ ہزار المحکمۃ الثوریہ کے ہاتھوں ۲۰ ہزار کردستان کی تحریک حقوق طلبی میں اور تین لاکھ ایران عراق جنگ میں مار گئے)
- ۱۰۔ خیمات اور یونیورسٹیوں کو غیر متعین مدت کے لئے مقفل کر کے ایران کی نئی نسل کو تعلیم و تربیت سے محروم کر دینا۔
- (تک مشرق کاٹہ، آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا)

ایران کی اس تباہی کا ذمہ دار کون | واقعہ یہ ہے کہ آج ایران جس کرب و بلا میں مبتلا ہے اس کی تمام ترقی داری صرف اور صرف خمینی پر ہے، انھیں کی انسانیت، خود پسندی، جب اقتدار، جذباتی شغف اور انسانیت کش ذہنیت کے یہ لازمی نتائج ہیں جو ایران کی تباہی و بربادی کی صورت میں ظاہر ہو رہے ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ایران کے ایک فرد کو بھی یہ گمان نہیں تھا ایک ایسا شخص جو عمر کی آٹھ دہائیوں پوری کر چکا ہے، جبہ و دستار جس کا شعار ہے، زہد و تقویٰ جس کی مجلسوں کا موضوع سخن ہے، تفقہ فی الدین و اجتہاد کا مدعی عدل و قانون اور آزادی و جمہوریت کے قیام کا دعویدار ہے جب وہی کرسی اقتدار پر بیٹھے گا تو دین و اسلام کے نام سے ایسے ایسے ناقابل تصور جرائم کا مرتکب ہوگا، ظلم و زیادتی اور جبر و تشدد کا اس طرح بازار گرم کرے گا کہ روح انسانیت چیخ اٹھے گی اور ملک تباہی و بربادی کی آخری حدوں میں پہنچ جائے گا۔

خمینی اقتدار تو ہم پرستی کا نتیجہ | یہ انسان عجیب جامع تضاد مخلوق ہے عروج و کمال کی فضاؤں میں جست





ہیں دین کا نام لے کر دین کو بدنام کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔  
 (۱) خمینی اسلام کو بدنام کرنے کی غرض سے اسلام کا تعارف دنیا کے سامنے ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔

ان الاسلام بدأ بالدم ولا یصلح امره الا بالمزید من اراق الدماء  
 اسلام کی ابتدا خون ریزی سے ہوئی تھی اور کثرت خون ریزی کے بغیر اسلام کا نظام کار  
 درست نہیں ہو سکتا۔

جب کہ اسلام دین رحمت و رأفت اور قرآن کی تصریح کے مطابق ایک شخص  
 کے قتل ناحق کے جرم کو بڑے عالم کے قتل کے برابر قرار دیا گیا ہے اور قاتل کو ہمیشہ  
 کی جہنم کی وعید سنائی گئی ہے۔

(۲) خمینی اسلام کو بدنام کرنے کے لئے اپنے ہر جبر و استبداد کی نسبت اسلام کی  
 جانب کر دیتے ہیں جبکہ اسلام استبداد کے برخلاف حکمت و موعظت کی تعلیم دیتا  
 ہے: ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة، وجادلہوا بالتي هی احسن۔

(۳) خمینی اپنے مخالفین کے بارے میں کہتے ہیں ان ظلم لاء المجرمین لا یحتاجون  
 الی المحاکمة وینبغی ان ینالوا عقابہم فی الشارع والمکان الذی یلقی فیہ، ان  
 مجرمین کے قتل کیلئے کسی فیصلہ کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ جہاں بھی مل جائیں خواہ  
 راستے میں یا گھر میں، انہیں قتل کر دیا جائے اور اس خالص ظالمانہ حکم کو اسلامی  
 حکم قرار دیتے ہیں جبکہ کتاب الہی میں ہے (۱) ان الله یامر بالعدل والاحسان  
 (۲) واذ احکمتم بین الناس فاحکموا بالعدل۔ جب لوگوں کے درمیان فیصلہ  
 کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔

(۴) خمینی کذب بیانی اور جھوٹ براء صرا کرتے ہیں اور اسے اسلامی تعلیمات



کے عین مطابق قرار دیتے ہیں جبکہ رسول خدا نے کذب کو ہلاکت خیز قرار دیا ہے،  
والکذب یہلک (الحديث)۔

(۵) خمینی تجسس اور جاسوسی کو اسلام کی سیاست بتاتے ہیں جب کہ خدا کا حکم ہے ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا۔ جاسوسی نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو۔

(۶) خمینی سب و شتم اور الزام تراشی کو اسلام کے منافی نہیں سمجھتے جبکہ قرآن میں ہے (۱) ولا تباذوا بالالقباب ایک دوسرے کا نام نہ بگاڑو (۲) ولا یغتب بعضکم بعضا۔ ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

غرضیکہ خمینی اپنے ہر ایمان اور کتاب و سنت کے خلاف عمل کو اسلامی عمل قرار دے کر دنیا کے سامنے اسلام کو بھام کرنے کی کوشش میں لگے ہیں، صیہونیت کی ہزار خمینیت کی تحریک کا یہی اصلی مقصد ہے اور اسی مقصد کو بروئے کار لانے کیلئے ایران میں یہ انقلاب برپا کیا گیا ہے۔ اس تحریک کا ایک حد تک اثر ایران میں تھا برہونے لگا ہے کہ اسلام کے نام پر خمینی کے ان جرائم اور مظالم کو دیکھ کر بہت سے وہ لوگ جو اس انقلاب سے پہلے اپنے مذہب و مسلک کے مطابق نماز روزہ کے پابند اور صلاح و تقویٰ سے مزین تھے نماز روزہ ہی نہیں دین کے تمام شعائر کو چھوڑ بیٹھے ہیں اور کچھ لوگ تو خمینیت کے اس اسلام کو دیکھ کر اصل اسلام ہی سے مرتد ہو گئے ہیں (العیاذ باللہ)



# ثورة اسلامیة لا شیعہ ولا سنیة

## کی حقیقت

نخینی اور ان کے ہمواثوۃ اسلامیة لا شیعہ ولا سنیة (اسلامی انقلاب  
 زستی نہ شیعہ) کا نعرہ جس قوت و شدت کے ساتھ بلند کر رہے ہیں اس سے عام طور  
 پر مسلمانوں کا ہر طبقہ واقف ہے، لیکن ایران کے واقعات و حالات یہ بتا رہے  
 ہیں کہ اسلامی انقلاب کا نعرہ فریب محض ہے، اور فی الواقع یہ ایک طاغوتی انقلاب  
 ہے جس کے اگلے خدا کے دین کی کوئی وقعت ہے نہ خدا کے بندوں کے جان و مال  
 کی کوئی قیمت، گذشتہ مسلمانوں میں قائد انقلاب اور پاسداران انقلاب کے  
 وحشت ناک انسانیت کش جرائم اور اسلام دشمن اقدامات کی جو ہلکی سی تصویر  
 پیش کی گئی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس طاغوتی انقلاب کی زد سے ایران کے  
 شیعہ محفوظ ہیں نہ سنی بلکہ جو بھی سامنے آئے ہیں انقلاب کی سرکشیں موجبیں اسے  
 بہا لے جاتی ہیں، لیکن اسی کے ساتھ بعض شواہد ایسے بھی ہیں جن سے یہ انداز ہوتا  
 ہے کہ سنی مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے ایرانی مسلمان اس انقلاب کے بطور  
 خاص نشانہ بنے ہوئے ہیں، ذیل میں ایک رپورٹ پیش کی جا رہی ہے جس سے اس  
 اندازہ کی تائید و تصویب ہوتی ہے۔

تہران کی عالمی کانفرنس منعقدہ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۲ء کی دعوت پر ورلڈ  
 اسلامک مشن کا ایک وفد کانفرنس میں شرکت کے لئے ایران گیا تھا اس وفد  
 نے ایران کے سفر سے واپسی کے بعد ایران میں کیا دیکھا کے عنوان سے  
 ایک رپورٹ اخبارات میں شائع کرائی تھی، ہفت روزہ نئی دنیا دہلی کے حوالہ



سے یہ رپورٹ ملاحظہ کیجئے۔

(۱) تہران میں پانچ لاکھ سنی مسلمان آباد ہیں مگر انہیں اپنی مسجد تعمیر کرنے کا اب تک اجازت نہیں مل رہی ہے، جب کہ عیسائیوں کے ۱۲ گرجے، ہندوؤں کے دھرمدر، یہودیوں کے دھومکبے اور مجوسیوں کے دھومکبے موجود ہیں مگر سنی مسلمان کی ایک مسجد بھی نہیں ہے۔

(۲) شاہ کے زمانے میں عیدین کی نماز سنی مسلمان ایک پارک میں پڑھتے تھے، مگر اب عید کے دن مسلح افواج کا پہرہ بٹھا کر انہیں نماز عید سے بھی حکومت نے روک دیا ہے۔

(۳) جمعہ کی نماز سنی مسلمان مجبوراً تہران یونیورسٹی کے میدان میں شیعہ امام کے پیچھے پڑھتے ہیں، صرف پاکستانی سفارت خانہ میں جمعہ پڑھتے ہیں۔

(۴) سنی مسلمان اپنی مذہبی تبلیغ و اشاعت کے لئے نہ جلسہ کر سکتے ہیں نہ تنظیم بنا سکتے ہیں، پچھلے دنوں شوریٰ مولانا اہل سنت کے نام پر ان کی تنظیم قائم ہوئی تھی، جس کے لیڈر مولانا عبدالعزیز فاضل دیوبند تھے مگر خمینی حکومت نے اسے خلاف قانون قرار دے دیا۔

(۵) مسلمانان اہل سنت اپنی مذہبی کتابیں نہیں چھاپ سکتے، شاہ کے زمانے میں پاکستان سے منگواتے تھے مگر خمینی حکومت نے اس پر بھی پابندی لگا دی ہے۔

(۶) ایران میں اہل سنت کی ۲۵ فیصد آبادی ہے لیکن نام نہاد جمہوری حکومت میں نہ ۲۰ ممبران پارلیمنٹ میں اہل سنت کی تعداد صرف

۱۰ تقریباً ڈیڑھ ماہ پہلے مولانا عبدالعزیز اللہ کو پیارے ہو گئے

اور بنے جب کہ آبادی کے تناسب سے تہائی سے زائد ۱۴۴ رہونی  
چاہئے۔

(۷) انتظامیہ اور عدلیہ میں اہل سنت کا وجود بالکل صفر کے برابر ہے  
اہل سنت کا ایک نمائندہ بھی نہیں ہے۔

(۸) زاہدان کے صوبہ میں ۹۵ فیصد سنی مسلمان ہیں مگر سرکاری  
اسکولوں میں ۵۰۰ سو اساتذہ میں سے صرف ۳۴ سنی ہیں باقی سب  
شیعہ جتنی ہوتے تاکہ سنی بچوں کو شیعہ مذہب میں آسانی سے تبدیل  
کیا جائے۔ سابق نصاب تعلیم بدل کر شیعہ عقائد پر نصاب  
مقرر کیا گیا ہے۔





# بَاب ۲

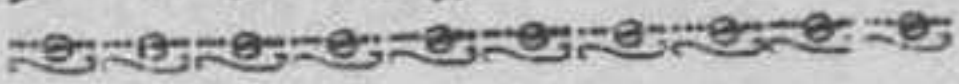
○ خمینی کا دینی ضلال

○ تو، سین رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سب صحابہ کی قبیح حرکت

○ ولایت فقیہ کے عنوان کے اسلامی بنیاد پر راسخ کر نیکی ماروا سہی

○ اسلامی شعائر و عبادات میں تبدیلی اور ان کی اہانت

# مسئلہ امامت میں خمینی کا غلو



امامت کے متعلق جمہور مسلمین، سلف و خلف کی رائے کا حاصل یہ ہے کہ نصب امیر رسول خدا کی ذمہ داریوں میں شامل نہیں ہے۔ بلکہ اس کا تعلق مصالح عامہ سے ہے اور خود مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی جماعت میں شرعی ضابطہ کے مطابق کسی یا حجت شخص کو اپنا امیر و امام منتخب کر لیں اور شریعت کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق اس کی اتباع اور پیروی کریں، اسی شرعی دستور کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے انتخاب سے حضرت صدیق اکبر خلیفہ رسول مقرر ہوئے اور مع حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے تمام صحابہ امور شرعیہ میں ان کی اطاعت اور فرماں برداری کو اپنے اوپر لازم سمجھتے رہے ان کی وفات کے بعد اسی دستور کے مطابق حضرت فاروق اعظم، عثمان غنی اور علی رضی اللہ عنہم اجمعین علی الترتیب خلیفہ و امیر منتخب ہوئے، یہ چاروں اصحاب رسول خلیفہ راشد ہیں اور ان کی خلافت، خلافت راشدہ ہے۔ ایک مخصوص طبقہ کے علاوہ جمہور امت کا یہی مذہب ہے، قرآن و سنت اور عمل صحابہ اسی مذہب کے مؤید ہیں تفصیل کے لئے ازالۃ التحفۃ عن خلافت الخلفاء، تحفۃ اثنا عشریہ، اور کتب عقائد کا مطالعہ کیا جائے۔

عقل و نقل سے مؤید جمہور مسلمین کے نظریہ کے برخلاف خمینی اس باب میں اپنا عقیدہ یہ بیان کرتے ہیں۔



(۱) نحن نعتقد بالولاية و  
نعتقد ضرورة ان يعين  
النبي خليفة من بعده  
وفعل

ہم امامت ولایت کا عقیدہ رکھتے ہیں ،  
ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)  
کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے بعد کیلئے  
خليفة متعين کریں اور آپ نے متعين کیا۔

خمینی اسی پر بس نہیں کرتے بلکہ ایک قدم اور آگے بڑھ کر یہ لکھتے ہیں کہ  
فریضہ رسالت کی تکمیل امام و خلیفہ کے متعین کرنے پر موقوف تھی اگر بالفرض رسول  
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنا خلیفہ مقرر نہ کر جاتے تو فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کمی  
رہ جاتی۔

(۲) وكان تعيين خليفة  
من بعده عاملا متصلا ومكملا  
لورسالته۔ اور اپنے بعد کیلئے خلیفہ کا متعین کر جانا  
وہ عمل ہے جو آپ کے فریضہ رسالت کو مکمل  
اور پورا کرنے والا ہے۔

چند سطر کے بعد اسی بات کی وضاحت ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

بحیث يعتبر الرسول لو كان  
تعيين الخليفة من بعده  
غير مبلغ رسالته۔ اگر اپنے بعد کے لئے خلیفہ مقرر نہ کر جاتے  
تو سمجھا جائے کہ رسول نے فریضہ رسالت  
کی تبلیغ نہیں کی۔

خمینی کو اپنے اس غلط اور خلاف توارث عقیدہ کے صرف بیان و اظہار  
پر اکتفا پسند نہیں ہے بلکہ اس عقیدہ کی دوسروں تک دعوت و تبلیغ کو بھی وہ ضروری  
سمجھتے ہیں، اس لئے اپنے ہم خیالوں کو ہدایت کرتے ہیں لوگوں پر ولایت کی حقیقت  
واضح کر دو اور ان سے کہہ دو کہ ہم ولایت و امامت پر اعتقاد رکھتے ہیں اور ہمارا  
نظریہ ہے کہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اللہ کے حکم سے اپنا خلیفہ نامزد فرمایا تھا۔

چنانچہ لکھتے ہیں۔

تمام لوگوں کو امامت کی حقیقت سمجھا دو  
اور ان سے کہہ دو کہ ہم امامت پر اعتقاد  
رکھتے ہیں اور اس بات پر بھی ہمارا عقیدہ  
ہے کہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اللہ  
کے حکم سے اپنا خلیفہ نامزد کیا تھا۔

(۳) عرفوا الولاية  
للناس كما هي قولوا  
لهو اننا نعتقد بالولاية  
وبان الرسول استخلف  
بامر الله به

خمینی کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امر خداوندی کی مطابقت  
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں پر حاکم و امیر مقرر فرمایا تھا، پھر امامت و ولایت کا  
یہ منصب ایک امام سے دوسرے امام تک منتقل ہوتا رہا، تا آنکہ بارہویں امام  
”مہدی غیظہ“ پر جا کر یہ سلسلہ ختم ہو گیا (یہ بارہویں امام یا نچ برس کی عمر میں غار  
سرمن رای میں جا کر چھپ گئے تھے اور گیارہ صدیاں بیت گئیں مگر وہ چھپے کے  
چھپے ہیں)

خمینی کی اپنی عبارت یہ ہے۔

رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے  
بعد کے لئے امیر المؤمنین علیؑ کو لوگوں پر  
والی نامزد کیا اور امامت کا یہ منصب  
ایک امام سے دوسرے امام کو سپرد ہوتا  
رہا یہاں تک کہ یہ سلسلہ الحجۃ القائم  
و امام غائب پر آ کر رک گیا۔

(۴) قد عين من بعده  
واليا على الناس من المؤمنين  
واسلوا الولاية من امام  
الى امام الى ان انتهي  
الامر الى الحجة القاتمة

بغرض اختصار اس موقع پر انہیں چار حوالوں پر اکتفا کیا جا رہا ہے ورنہ



خمینی نے اس مسئلہ میں اپنی دوسری اور کتابوں میں بھی کلام کیا ہے بالخصوص کشف الاسرار میں۔ گفتار دوم، در امامت کے عنوان سے اس موضوع پر طویل بحث کی ہے، اور خاصاً زور صرف کیا ہے جس سے اس باب میں خمینی کے بیجا غلو کا اندازہ ہوتا ہے۔

**خمینی کے اس عقیدہ پر ایک نظر** | آئیے خمینی کے اس عقیدہ پر ایک اجمالی نظر ڈالتے ہیں اور دیکھیں کہ ان کا یہ عقیدہ کتاب و سنت کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

قرآن مجید اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کے جتنے اہم اور بنیادی عقائد ہیں مثلاً توحید، رسالت، آخرت وغیرہ انھیں کتاب و سنت میں بغیر کسی تعقید اور پیچیدگی کے صاف صاف، صریح اور واضح الفاظ میں اس قطعیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ ان میں نہ کوئی اشتباہ ہے اور نہ کسی تاویل کی گنجائش اس کے برخلاف خمینی کے بیان کردہ مسئلہ امامت کو دیکھئے پورے قرآن اور سارے ذخیرہ حدیث میں آپ کو ایک آیت اور ایک صحیح حدیث بھی ایسی نہیں ملے گی جس میں صراحت و وضاحت کے ساتھ خمینی کی بیان کردہ تفصیلات کے مطابق اس عقیدہ کو بیان کیا گیا ہو، اس مسئلہ کی جانب کتاب و سنت کی یہ بے اعتنائی اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ خمینی کا یہ عقیدہ (جس پر بقول ان کے فریضہ رسالت کی تکمیل موقوف تھی) خاتمہ ساز اور من گھڑت ہے، دین اسلام سے اس کا کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔

علاوہ ازیں خمینی کا یہ نظریہ اس پہلو سے بھی یکسر اور قطعی باطل ہے کہ اسے تسلیم کر لینے کے بعد خلفائے ثلاثہ (صدیق اکبر فاروق اعظم عثمان غنی رضی اللہ عنہم اجمعین) کی وہ حیثیت بالکل مسخ ہو جاتی ہے جو خدا اور رسول کی بارگاہ سے

انہیں عطا کی گئی ہے اور یہ حضرات بجائے خلیفہ راشد کے امیر غاصب و نعوذ باللہ  
 اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیع اور فرمانبردار ہونے کے برخلاف انتہائی مخالف  
 اور نافرمان ٹھہرتے ہیں کہ آپ کے دنیا سے پردہ فرماتے ہیں آپ کے نامزد اور مقرر  
 کردہ خلیفہ کو نظر انداز کر کے خود امام و خلیفہ بن بیٹھتے، پھر دیگر تمام صحابہ کرام اور  
 خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر بھی یہ الزام آئیگا کہ یہ حضرات متفقہ طور پر غیر مستحق  
 اشخاص کی خلافت و امامت پر کوٹھک راضی ہو گئے اور زندگی بھر ان کی اطاعت و  
 اعانت اور تعالیٰ و توصیف کیسے کرتے رہے، اور بات یہیں پر آ کر ختم نہیں ہو جاتی  
 بلکہ اس صورت میں لڑائی طور پر یہ ماننا پڑے گا کہ جس معلم اخلاق و بادی اعظم کو اللہ  
 تعالیٰ نے دنیا میں اپنے بندوں کی ہدایت، تعلیم، تربیت اور تزکیہ کے لئے بھیجا  
 تھا وہ اپنی تیس سال تمام تراویح و شششوں کے باوجود چند افراد بھی  
 ایسے تیار نہ کر سکا جو اس کے دنیا کیلش، دنیا پر فرمانبردار ہوتے اور اس کے ہماری  
 کئے ہوئے نظام کو برقرار رکھتے، کیا اویان و ملی کی تاریخ میں کسی مسلح اور رہنما  
 کی ناکامی کی ایسی مثال مل سکتی ہے؟ وہ بات کتنی ہی ہے لہذا تک یہ سمجھ لیں کہ یہ کیا معلوم۔

## خمینی عقیدہ میں ائمہ کا مرتبہ

مسئلہ امامت کی تفصیل و تشریح میں جس طرح خمینی غلو کا شکار ہو کر  
 کتاب و سنت کے جادہ مستقیم اور سواد اعظم کی شاہراہ سے الگ ہو کر  
 بدعت و ضلالت کی بھول بھلیوں میں پھنس گئے، اسی طرح ان مذکورہ بارہ  
 اماموں کے مقام و مرتبہ کی تعیین میں اوہام و ساطر کو اپنا رہنا بنا کر توحید و  
 رسالت کے متعارف بنیاد ہی سے ہاتھ دھو بیٹھے اس زین و ضلال سے اللہ



ہم سب کی حفاظت فرمائے)

آئندہ سطور میں اپنے ائمہ کے مقام و مرتبہ کے بارے میں خمینی کی تصریحات ملاحظہ کیجئے۔

**ائمہ نوری مخلوق ہیں** | خمینی اعتقاد میں یہ ائمہ خاکی نہیں بلکہ نوری مخلوق ہیں اور مقام و مرتبہ کے لحاظ سے

اس درجہ کے ہیں کہ ان کی علو شان انسانی علم کی گرفت سے باہر ہے۔ بس اللہ ہی کو معلوم ہے کہ وہ کس مقام و مرتبہ کے مالک ہیں نیز اپنی پیدائش سے پہلے عرش کا احاطہ کرتے تھے۔

۱) — و بموجباً لدنسیا من  
الروایات و الاحادیث فان  
الرسول الاعظم (ص) و الائمة  
رع) كانوا قبل هذا العالم  
انواراً فجعلهم الله بعرضه  
محدثین و جعل لهم من  
المنزلة و الزلفی ما لا یطهر الا الله به

ہمارے پاس موجود روایات و احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اعظم اور ائمہ عالم دنیا میں آنے سے پہلے انوار تھے چنانچہ اللہ نے انہیں اپنے عرش کے گرد گرد کر دیا اور انہیں ایسا بلند مقام عطا فرمایا کہ اس کا علم بجز خدا کے کسی کو بھی نہیں ہے۔

**پوری کائنات ان کے زیر تصرف ہے** | خمینی کے نزدیک یہ ائمہ کائنات کے ذرہ ذرہ کے مالک ہیں اور عالم کا

ذرہ ذرہ ان کے اقتدار کے آگے سرنگوں ہے، خمینی کی اصل عبارت کے الفاظ یہ ہیں فان للامام مقاماً محمداً و درجۃ سامیۃ و خلافة

امام کو وہ اعلیٰ مقام، بلند درجہ اور تمکونی حکومت حاصل ہوتی ہے کہ کائنات کا ذرہ

تکوینیۃ تخضع لولاۃ ایتما و سیئرتا  
 جمیع ذرات ہذا لکون لہ  
 فزہ، ان کی سلطنت اور ممدار کے آگے  
 سرنگوں ہر۔

ملائکہ اور انبیاء سے بھی بلند تر  
 یعنی بیان کرتے ہیں ہر مذہب  
 کا بنیادی یہ ہے کہ امر کا (۱۳)  
 ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین سے بھی بلند و بالا تر ہے۔

(۳) — ومن ضروریات  
 مذہبنا ان لا یمتننا مقاما  
 لا یبلغہ ملک مقرب  
 ولا نبی مرسل  
 ہمارے مذہب کے بنیادی ضروریات  
 ہے کہ ہمارے ائمہ مقام و مرتبہ کی جس  
 بلندی پر فائز ہیں وہاں تک مقرب  
 فرشتوں اور حضرات مرسلین کی بھی  
 رسائی نہیں ہے

سہو و غفلت سے منزہ ہیں  
 خمینی عقیدہ کے مطابق یہ ائمہ عصمت  
 کے اس مقام پر ہیں کہ سہو و غفلت  
 کا بھی گزر ان کے پاس نہیں ہوتا، چہ جائیکہ اشم و عصیان ان کے دامن عصمت  
 کو داغدار بنادے۔

(۴) — والائمة الذین  
 لا تتصور فیہم السہو والغفلة  
 ائمہ وہ (افوق الغفرت) ہستیاں  
 میں کہ ان کے بارے میں سہو و غفلت  
 کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

مثل قرآن ائمہ کے فرمان بھی واجب الاتباع ہیں  
 خمینی کا نظریہ ہے کہ کتاب الہی  
 کی طرح ان کے ائمہ کے فرمان  
 بھی واجب الاتباع ہیں یعنی ان کے ائمہ مفروض الطاعت ہیں ان کے حکم سے سرتابی



کسی بشر کیلئے جائز نہیں ہے، چنانچہ لکھتے ہیں۔

۵۵۔ ان تعالیم الاثمة  
کتعالیم القرآن لا تخص جمیلاً  
خاصاً وامنہم تعالیم  
للجمیع فی کل عصر و مصر فی یوم  
القیمة و یجب تنفیذہا و اتباعہا  
ائمہ کی تعلیمات قرآنی تعلیمات کی طرح  
ہیں، وہ کسی خاص طبقہ کے ساتھ خاص نہیں  
ہیں بلکہ وہ ہر زمانہ اور ہر علاقہ کے لوگوں  
کیلئے ہیں اور تا قیامت ان کی تنفیذ اور  
ان کی اتباع واجب ہے۔

## خلاصہ کلام

اس محکمہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حاصل کلام کے طور پر ائمہ سے متعلق  
خمینی عقائد کا خلاصہ تحریر کیا جائے تاکہ ناظرین ایک نظر میں اسے سمجھ لیں اور  
پھر علی الترتیب ہر عقیدہ کا کتاب و سنت کی روشنی میں جائزہ لیا جائے۔

- ① ائمہ اس دنیا میں آنے سے پہلے نور تھے۔
- ② ائمہ کا اقتدار کائنات کے ذرہ قدر ہے۔
- ③ ائمہ کا درجہ ملائکہ و انبیاء سے بھی بلند تر ہے۔
- ④ ائمہ بھول چوک اور غفلت و نسیان سے بھی بری ہیں۔
- ⑤ ائمہ کی اطاعت خدا و رسول کی اطاعت کی طرح فرض ہے۔

ان عقائد کا قرآنی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ | اب ترتیب وار ہر عقیدے  
پر اجمالی نظر ڈالنے چلے تاکہ

معلوم ہو جائے کہ قرآن و سنت اور اسلامی تعلیمات سے یہ عقائد کس حد تک

مطابقت رکھتے ہیں۔

عقیدہ ۱۔ یہ عقیدہ قرآن مبین کی ان آیات کے صریح خلاف ہے۔

(۱) وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ وَالْجِبَانِ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلِ مِنْ نَارِ السُّمُومِ (الحجر)  
اور بنایا ہم نے آدمی کو کھنکھاتے سے ہوئے گارے سے اور جنوں کو بنایا ہم نے اس سے پہلے آگ کی گرم ہوا سے۔

خالق کائنات نے ان دونوں آیتوں میں انسان اور جن کے مادہ خلقت کو بیان فرمایا ہے کہ انسان تو شرے ہوئے بدبودار گارے سے جو خشک ہو کر کھنکھاتا لگا تھا بنایا اور جن کو آگ کی گرم ہوا سے جسے ہمارے یہاں ٹوکیتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ یہ ائمہ بھی انسان اور آدمی ہی ہیں اس لئے اپنے باپ آدم کی طرح ان کا مادہ خلقت بھی ترابی ہے نہ کہ لوری۔

(۲) وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلْةٍ مِنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُقْطَةً فِي نَرَارٍ مَكِينٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْقَةَ عِلْقَةً فَخَلَقْنَا الْعِلْقَةَ مَضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمَضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ  
اور ہم نے بنایا آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے پھر ہم نے رکھا اس کو پانی کی بوند کے ایک بچے ہوئے ٹھکانے میں پھر بنایا اس بوند سے خون جما ہوا پھر بنائی اس جمے ہوئے خون سے گوشت کی بوٹی پھر بنائیں اس بوٹی سے ہڈیاں پھر پہنایا ان ہڈیوں پر گوشت پھر اٹھا کر کھڑا کیا اس کو ایک نئی صورت میں ہو بڑی برکت اللہ کی ہے جو سب سے بہتر

بنانے والا ہے

(المومنون)

ان آیات میں آدمی کی ابتدائے خلقت سے لیکر رحم مادر سے نکلنے تک



کے تمام اطوار اور کیفیات کو بیان کر دیا گیا ہے جس سے مراحات کے ساتھ ثابت ہوتا ہے کہ انسان کا اصل مادہ ترابی ہے نوری نہیں ہے۔

(۳) الذی احسن کل شیء خلقه وابدأ خلق الانسان من طین شو ج جعل نسله من سلالة من ماء صہین (سجدہ)

جس نے خوب بنائی جو چیز بنائی اور شروع کی انسان کی پیدائش ایک گارے سے پھر بنائی اس کی اولاد پختے ہوئے بے قدر پانی سے۔

اس آیت سے بھی یہی ثابت ہو رہا ہے کہ انسان کا اصل مادہ مٹی ہے اس کے بعد قطرہ مٹی ہے جو نیک پورے قرآن میں جہاں جہاں بھی انسان کی تخلیق کا بیان ہے وہاں یہی کیا گیا ہے کہ آدمی کو مٹی سے بنایا۔ اس لئے خمینی کا یہ کہنا کہ ان الائمة کا نوا قبل هذا العر انوارا۔ ائمہ اس دنیا میں پیدا ہونے سے پہلے نور تھے، کتاب الہی کے باطل خلاف ہے۔ اس لئے ان کا یہ عقیدہ اسلامی عقیدہ نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ کا یہ اس عقیدہ کے ذریعہ خمینی نے اپنے اماموں کو خدائی کے مقابل میں پہنچا دیا ہے، کیونکہ کائنات کے ذرے ذرے پر اقتدار صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، اس عمومی اور مطلق اقتدار میں نہ کوئی فرشتہ شریک ہے اور نہ رسول اور نہ کوئی بشر خواہ اسے کوئی بھی نام دیدیا جائے۔ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لہ ملکت السموات والارض (الایۃ)

زمین و آسمان کی حکومت صرف اسی کی ہے۔

ایک دوسری جگہ ہے۔

الام الخلق والامر (الایۃ)

پھر سے سن لو تمام مخلوقات اور سارے معاملات اسی کے قبضہ اختیار میں ہیں

ایک جگہ یوں فرمایا گیا

اللهم ملك الملك توتى الملك  
من تشاء وتنزع الملك متن  
تشاء تعز من تشاء  
وتذل من تشاء بيدك  
الخير ابتك على كل  
شيء قدیر۔

اے مجبور، اے سارے ملک کے مالک  
آپ جسے چاہتے ہیں ملک عطا کرتے  
ہیں، اور جسکو چاہتے ہیں ملک چھین لیتے  
ہیں، جسے چاہتے ہیں عزت سے نوازتے  
ہیں اور جسے چاہتے ہیں ذلیل کر دیتے ہیں  
آپ ہی کے قبضہ تصرف میں تمام بھلائیاں  
لاور برائیاں، ہیں یقیناً آپ ہر چیز پر قدرت  
رکھتے ہیں۔

ان آیات اور ان جیسی دوسری بہت سی آیات سے صاف طور پر ظاہر ہے  
کہ صرف خدا تعالیٰ ہی کا اقتدار اور سلطنت پوری کائنات میں ہے، خدا اے  
بندہ لاشریک لہ کی قدرت کاملہ اور تصرف عامہ میں، کوئی شریک اور ساجھی نہیں ہے  
ان صریح آیات کے بالمقابل خمینی کا اپنے اماموں کے بارے میں یہ  
عقیدہ کائنات کا ذرہ ذرہ ان کے تابع فرمان اور ان کے اقتدار کے آگے سرنگوں  
ہے، خالص شریک عقیدہ ہے جس کی اسلام میں قطعاً گنجائش نہیں ہے۔

عقیدہ ۵۔۔۔ خمینی کا یہ عقیدہ کتاب الہی احادیث رسول، اجماع امت اور  
خود ان کے ائمہ مثلاً حضرت علی، حسن، حسین رضی اللہ عنہم، کے ارشادات کے صریح  
خلاف ہے۔

(الف) خمینی کے اس عقیدے کا قرآن مبین کے مخالف ہونا روز روشن  
کی طرح آشکارا ہے کیونکہ پورا قرآن اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ حضرات  
انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین پورے عالم میں اللہ تعالیٰ کے منتخب  
اور برگزیدہ بندے ہیں۔



(ب) حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن ہے۔ انا سید الناس بیوم  
القیامۃ رواہ مسلم فی صحیحہ۔ میں قیامت کے دن تمام انسان کا سردار  
ہوں گا، ایک دوسری حدیث ہے۔ انا احکم الاولین والآخرین ولا فخر  
رواہ الترمذی والداری میں اللہ کے نزدیک تمام اولین و آخرین سے معزز ہوں۔  
(ج) کتاب اللہ و سنت رسول کے پیش نظر تمام اسلامی فرقوں کا اس  
پر اجماع ہے کہ حضرات انبیاء تمام مخلوقات سے افضل ہیں بالخصوص نبی آخر الزماں  
کو تمام انبیاء پر بھی فضیلت حاصل ہے۔ البتہ فرقہ امامیہ اس اجماع کے خلاف  
حضرت علی کو انبیاء غیر اولوالعزم سے بہتر مانتا ہے، لیکن یہ فرقہ بھی نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم پر حضرت علیؑ کو فضیلت نہیں دیتا، جبکہ خمینی عقیدہ کے مطابق ان  
کا ہر امام، ہر نبی سے (خواہ وہ نبی آخر الزماں ہی کیوں نہ ہو) افضل ہے

(۵) پھر خمینی کا یہ اختراعی اور من گھڑت عقیدہ حضرت علی، حسن اور حسین  
رضی اللہ عنہم کے ارشادات کے بالکل مخالف ہے، کیونکہ ان تینوں محترم بزرگوں کا  
یہ ارشاد تو اتر کے ساتھ (خود خمینی کے نزدیک مستند ترین کتابوں) میں منقول ہے  
۔ من قال ان اماما من الاثمة افضل من الانبياء فهو هالك۔ جو شخص یہ  
کہے کہ اماموں میں سے کوئی ایک امام بھی حضرات انبیاء سے افضل ہے وہ ہلاک  
ہو گیا۔

اس تفصیل سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ خمینی کے اس عقیدے کا بھی اسلامی  
عقائد سے ادنیٰ بھی تعلق نہیں ہے، بلکہ یہ خمینی کا من گھڑت عقیدہ ہے جس کے  
بغیر وہ اپنے ائمہ کو نبوت و رسالت کے مرتبہ پر پہنچانا چاہتے ہیں، اور  
تم نبوت کے اجماعی و قطعی عقیدے کو بزم خویش باطل ٹھہرانے کے درپے ہیں  
عقیدہ امامی کا یہ عقیدہ بھی کتاب و سنت سے ثابت شدہ حقیقت

کے قطعی خلاف ہے، سہو اور غفلت سے تو انبیاء علیہم السلام بھی محفوظ نہیں ہیں، خدا کے عظیم و قدیر کارِ شاد ہے، "وَنَسِيَ آدَمُ وَلَوْ جَدُّهُ عَصَا" الایہ، اور آدم بھول گئے اور ہم نے ان کے اندر (عصیان) کا عزم و ارادہ نہیں پایا۔ اسی طرح دیگر انبیاء کے سہو و نسیان کا تذکرہ قرآن و سنت میں موجود ہے، اور تو اور خود سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم بھی سہو و نسیان سے بری نہیں تھے، کتب حدیث میں آپ کے سہو کا یہ واقعہ مذکور ہے کہ ایک مرتبہ آپ نماز کی امامت کر رہے تھے اور چار رکعت کی نماز میں آپ نے بھول کر دو ہی پر سلام پھیر دیا، ذوالبیرین نامی ایک صحابی نے عرض کیا، اقصرت الصلوۃ ارنسیت، کیا نماز میں کمی کر دی گئی یا آپ بھول گئے؟ آپ پر سہو کا اس وقت اس قدر غلبہ تھا کہ اس یاد دہانی پر بھی آپ کو یاد نہیں آیا کہ میں نے صرف دو ہی رکعت پڑھی ہے۔ اس لئے آپ نے حضرت ذوالبیرینؓ کی دونوں باتوں کی نفی فرمادی کہ "نماز میں نہ تو منجانب اللہ کمی کی گئی ہے اور نہ بھولا ہی ہوں اس پر نماز میں شریک دیگر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالبیرینؓ کی تصدیق کی۔"

اس حدیث میں صاف طور پر ایک صحابی نسیان کی نسبت آپ کی جانب کر رہے ہیں، اور آپ اس نسبت پر انھیں یہ تنبیہ نہیں فرماتے کہ میں نسیان سے بری ہوں لہذا میری طرف اس کی نسبت صحیح نہیں، بلکہ غلبہ نسیان کی بنا پر ان کے قول کی تردید فرما رہے ہیں۔

اس واقعہ سے یہ بات بالکل کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی سہو و نسیان سے بری نہیں تھے، تلاش و تتبع کے بعد اس قبسم کے دیگر واقعات بھی کتب حدیث میں مل سکتے ہیں بغرض اختصار اس موقع پر اسی پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔ درحقیقت سہو و غفلت سے بری ہونا اللہ رب العزت کی صفت



ہے جس میں کوئی مخلوق اللہ کی شریک نہیں، اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ خمینی کا یہ عقیدہ شرک فی الصفت کو مستلزم ہے جس سے اسلام کا دامن قطعی طور پر پاک ہے، عقیدہ ۵۴۔ خمینی کا یہ عقیدہ بھی کتاب و سنت کی تصریحات کے منافی ہے، ملاحظہ ہوں درج ذیل آیات کریمہ۔

۱۱۔ اطیعوا اللہ والرسول اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی تاکہ لعلکم وترحمون۔ تم پر رحم کیا جائے۔

اس آیت میں صرف اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور اسی اطاعت کو حصول رحمت کا سبب ٹھہرایا گیا ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ مفروضات لطاعت صرف اللہ اور اس کے رسول ہی ہیں اور رسول کی اطاعت فی الحقیقت اللہ ہی کی اطاعت ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔ من اطاع الرسول فقد اطاع اللہ اس لئے اصالتاً تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت فرض ہے اور اللہ کے حکم سے رسول خدا کی اطاعت بھی فرض ہوئی ہے

۱۲۔ تلک حدود اللہ ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا۔ یہ حدیں باللہ ہی ہوئی اللہ کی ہیں اور جو کوئی حکم پر چلے اللہ کے اور رسول کے اس کو داخل کرے گا جنتوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے اس میں۔

اس آیت میں دخول جنت کو صرف اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت پر مشروط کیا گیا ہے، اگر بقول خمینی ان کے ائمہ بھی مفروض الطاعت ہوتے تو ان کی اطاعت کے بغیر جنت کیسے ملتی۔

۱۳۔ وان تطیعوا اللہ و اگر تم لوگ اللہ اور اس کے رسول کی

رسولہ لا یلتکم من اعمالکم شیئا۔ اطاعت کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے عمل (کے ثواب) میں کمی نہیں کریگا۔

اس آیت سے بھی صراحت کے ساتھ یہی ثابت ہوتا ہے کہ بندوں پر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بعد کسی دوسرے کی اطاعت فرض نہیں ہے کیونکہ ترک فرض کی صورت میں ثواب میں کمی ضروری ہے۔

الحاصل قرآن و سنت میں اس مسئلہ کو اس کثرت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اسلام میں یہ امر بدیہیات کی طرح ثابت اور مسلم ہے اس لئے اس پر مزید گفتگو کی ضرورت نہیں ہے۔

ان تفصیلات سے ابھی طرح معلوم ہو گیا کہ اپنے ائمہ کے بارے میں خمینی کے یہ عقائد کتاب و سنت کی تصریحات اور جمہور امت کے توارث کے خلاف ہیں علاوہ ازیں خمینی کے ان عقائد سے ان کے ائمہ کی جو صورت تشکیلیں پاتی ہیں وہ امامت، رسالت اور الوہیت کے مجموعے سے مرکب معلوم ہوتی ہیں، کیا اسلام میں کسی ایسی مہر العقول اور مافوق الفطرت مخلوق کی گنجائش ہے جو بیک وقت ولایت، رسالت، الوہیت کے صفات سے متصف ہو، حقیقت یہ ہے کہ اپنے ائمہ کے بارے میں خمینی کے یہ عقائد مسیحیت کے عقیدہ تثلیث سے کشید ہیں جس کا ابطال کتاب الہی کے مقاصد میں سے ایک اہم ترین مقصد ہے، اس لئے یہ عقائد نہ صرف باطل ہیں بلکہ ان کا قائل شریعت کی اصطلاح میں زندیق ہے، چنانچہ امام ولی اللہ محدث دہلوی کا فرامنائق اور زندیق میں فرق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ کی تحقیق

ان المخالف الدین الحق ان لو دین حق کا مخالف اگر دین کا معترف نہیں اور نہ ظاہر و باطن اس پر یقین رکھتا ہے



لا ظاهراً ولا باطناً فهو كافر  
وان اعترف بلسانه وقلبه  
على الكفر فهو المنافق وان  
اعترف به ظاهراً لكن  
يفسر بعض ما ثبت من  
الدين ضرورة بخلاف  
ما فسر الصحابة و  
التابعون واجتمع عليه  
الامة فهو الزنديق كما اذا  
اعترف بان القرآن حق وما  
فيه من ذكر الجنة والنار  
حق والمراد بالجنة الابتهاج  
الذي يحصل بسبب الملكات  
المحمودة والمراد بالنار هي السزامة  
التي تحصل بسبب الملكات  
المذمومة وليس في الخارج جنة  
ولانار فهو الزنديق وكذلك من  
قال الشيخين ابى بكر وعمر مثلاً  
ليسا من اهل الجنة مع توان  
الحديث في بشارتهما او قال ان  
النبي صلى الله عليه وسلم خاتو

تو وہ کافر ہے اور اگر زبان سے تو اقرار  
کرے لیکن اس کا دل منکر ہو تو وہ منافق  
ہے اور اگر ظاہری طور پر دین کا اقرار و  
اعتراف کرتا ہے لیکن ضروریات دین کی  
ایسی تفسیر کرتا ہے جو صحابہ کرام تابعین  
اور اجماع امت کی تفسیر کے خلاف  
ہے تو وہ زندقہ ہے، مثلاً معترف ہے کہ  
قرآن برحق ہے اور اس میں مذکور جنت  
وجہنم برحق ہیں لیکن جنت اس مسرت  
و خوشی کا نام ہے جو اخلاق حسنہ کے  
سبب حاصل ہوتی ہے اور جہنم وہ  
توامت و شرمندگی ہے جو بری عادتوں  
کی بنا پر حاصل ہوتی ہے خارج میں  
جنت و جہنم کا وجود نہیں ہے تو اس  
تفسیر کا کرنے والا زندقہ ہوگا، اسی طرح  
اگر کوئی کہے کہ حضرت ابوبکر و عمر جنتی  
نہیں ہیں باوجودیکہ ان دونوں حضرات  
کے جنتی ہونے کی بشارت میں احادیث  
تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں یا اقرار کرے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین  
ہیں لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ

النبوة ولكن معنى هذا الكلام انه  
لا يجوز ان يثبت بعدة احد نبى  
واما معنى النبوة وهو يكون  
الانسان مبعوثا من الله الى الخلق  
مقتضى لاطاعة معصوما من الذنوب  
فهو موجود فى الائمة بعد ذلك  
وهو الزيدى وقد اتفق جماهير  
المتأخرين من الحنفية والشافعية  
على قتل من يجزى هذه  
المجوزى -

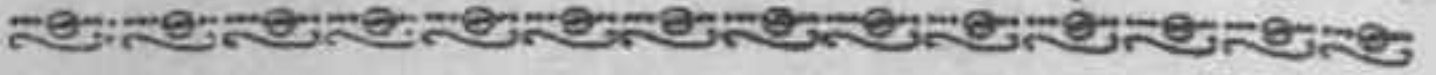
ان کے بعد کسی کو بنی کہنا جائز نہیں ہے  
النبوة حقیقت نبوت یعنی کسی انسان  
کا اللہ کی جانب سے مخلوق کی طرف  
بھیجا جانا مسخر من لاطاعة ہونا گناہوں  
سے معصوم ہونا تو یہ صفات و خصوصیات  
بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اماموں کے  
اندر موجود ہیں تو یہ کہنے والا زیدی ہوگا  
اور متأخرین علمائے اخاف و شوافع  
نے باتفاق اس طرح کے عقائد رکھنے  
والے کے قتل کا فتویٰ دیا ہے۔

(المسوی ج ۲ ص ۱۳۰ مطبوعہ کتب خانہ رحیمہ منہری مسجد دہلی)





# انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخی



خمینی کے وہ عقائد جو اپنے ائمہ کے بارے میں وہ کہتے ہیں ان کا لازمی نتیجہ ہے کہ خمینی اور ان کی اتباع اور پیروی کرنے والے حضرات انبیاء کے مقابلے میں ان ائمہ کو ترجیح و تفصیلات دیں، نیز دین کی تبلیغ و اشاعت اور انسانیت کی اصلاح و تربیت کے سلسلے میں اللہ کے ان منتخب اور فرستادہ بندوں نے جو محیر العقول انقلاب اُتھیز کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں، انہیں (نعوذ باللہ بے حیثیت اور کم کر کے دکھائیں تاکہ ان کے ائمہ کی ضرورت و اہمیت کا جو اثر باقی رہے، چنانچہ خمینی نے اپنے امام غائب، مہدی موعود، قائم الزمان کے جشن ولادت کے موقع پر ۱۵ ارشعیاں سن کر لو اپنے بیروکاروں کو خطاب کرتے ہوئے کہا

لقد جاء الانبياء جميعا من اجل ايجاد قواعد العدالة  
في العالم لكنهم لم ينجحوا حتى النبي محمد خاتم  
الانبياء الذي جاء لاصلاح البشرية وتنفيذ العدالة  
وتربية البشر لونيحج، في ذلك واذ الشخص الذي  
سينجح في ذلك ويرمى قواعد العدالة في جميع  
انحاء العالم في جميع مراتب الانسانية. الانسان  
وتقويم الانحرفات هو المهدي المنتظر، فالامام  
المهدي الذي ابقاه الله سبحانه وتعالى ذخرا من

اجل البشریة سيعمل على نشر العدالة في جميع  
 انحاء العالم وسينجح فيما اخفق في تحقيقه الانبياء...  
 انحنى كما امكن من تسميته بالزعيم لانه اكبر و  
 ارفع من ذلك ولا امكن من تسميته بالرجل الاول  
 لانه لا يوجد احد بعده وليس له ثاب ولا الله  
 كما استطع وصفه باحلام سوى المهدي المنتظر  
 الموعود ان يله

(ترجمہ) تمام انبیاء دنیا میں عدالت کے اصول کو ثابت و قائم کرنے کے لئے  
 آئے لیکن یہ حضرات اپنے مقصدِ بعثت میں کامیاب نہ ہو سکے یہاں تک کہ تمام انبیاء  
 بھی جو انسانیت کی اصلاح، عدالت کے نفاذ اور انسانوں کی تربیت کی غرض  
 سے دنیا میں آئے وہ بھی اس مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے یقیناً جو شخص اس  
 مقصد میں منقریب لایا ہو گا وہ ہمدی موعود میں پورے عالم میں عدالت کی  
 بنیاد کو قائم اور انسان کی انسانیت و خصوصیات کو ثابت کر دیں گے نیز ساری  
 دنیا کی کچی اور ٹیڑھی پن کو راست اور سیدھا کر دیں گے، امام ہمدی جنہیں  
 اللہ تعالیٰ نے بشریت کے واسطے ذخیرہ بنا کر باقی رکھا ہے، پورے عالم میں عدالت  
 کی اشاعت اور اسے زندہ کرنے کی خدمت انجام دیں گے اور یقیناً اس کام میں  
 کامیاب ہوں گے جس کو قائم و ثابت کرنے میں انبیاء ناما کام رہے تھے، ہم  
 انہیں رئیس اور سردار نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ اس سے بالاتر ہیں، ہم انہیں  
 رجل اول اور پہلا آدمی بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ ان کے بعد کوئی نہیں پایا جائیگا

لے ٹیلی گراف تقریر ریڈیو تہران نے نشر کی تھی اور اسی کے حوالے سے اخبار الراہ العالم کویت  
 نے ۶/۲۱/۱۹۸۰ء کو پوری تقریر شائع کر دی تھی۔



اور نہ ہی کوئی ان کا ثانی و متشیع انہیں جو سے یہودی منتظر موجود کے علاوہ کسی اور  
نقطہ سے ہم ان کی تعریف و توصیف بیان کرنے کی قدرت نہیں رکھتے۔

حضرات انبیاء بالخصوص سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس و معظّم شان میں  
خمینی کا یہ گستاخانہ ادعا کہ ہادی اعظم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بشریت کی اصلاح  
عدل و انصاف کے قیام، اور انسانوں کی تربیت میں ناکام رہے، خدائے علیم و خبیر  
کے اس قول کے صریح معارض و مخالف ہے۔

اليوم اكملت لكم دينكم  
و اتممت عليكم نعمتي  
ورضيت لكم الاسلام  
دينا  
آج میں نے کامل کر دیا تمہارے لئے تمہارا  
دین کو اور پوری کر دی تم پر اپنی نعمت  
اور پسند کیا میں نے تمہارے لئے دین  
اسلام کو۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشاد بعثت لا تتم مکارم  
الاخلاق، مجھے بھیجا گیا ہے تاکہ میں اخلاق حسنہ اور عمدہ مادّوں کی تکمیل کروں  
۔ نیز قبور اہل قبلہ کے متواتر عقیدہ کے بھی خلاف ہے۔

پھر جس فرضی شخصیت کی اہمیت اور بالاتری کو ثابت کرنے کے لئے خمینی تمام  
انبیاء کرام کی شان میں یہ گستاخی کر رہے ہیں گیارہ سو سال کی طویل مدت گزر جانے  
کے باوجود اب تک اس کے وجود کو مستند اور قابل اعتماد تاریخی دلائل و شواہد  
سے ثابت بھی نہیں کیا جاسکا ہے اور نہ قیامت تک ثابت کیا جاسکے گا، ایسی مہموم  
و معدوم و مفروض شخصیت کو اللہ تعالیٰ کے ان منتخب، مختار، مبارک بندوں  
برفیلست دینے کا جرم آج تک کسی یہودی اور نصرانی نے بھی نہیں کیا ہے اور خمینی یاں  
جبہ و دستار و ربایں ادعائے اسلام اس قبیح اور کفر خیز حرکت کا ارتکاب کر رہے ہیں  
انہیں نے خمینی خود اپنے قول، ایں کلام یا وہ کہ از اصل کفر و زندہ ظاہر شدہ است

مخالف بیااتے از قرآن کریم۔ کے حرف بحرف مصداق ہیں رجاہ کن را پناہ در پیش  
 ایک اور گمراہ کن خطاب | خمینی نے اپنے امام الرضا کے جشن میلاد کے  
 موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔

« انی متأسف لأمري، أحد ههنا ان نظام الحكم الاسلامي لو

ينجح منذ فجر الاسلام اني يومنا هذا ..... وحشي

في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يستقر»

مجھے دعا توں کا افسوس ہے، ایک یہ کہ اسلامی نظام حکومت اسلام کے ابتدائی

دور سے اب تک مکمل طور پر کامیاب نہیں ہو سکا حتیٰ کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے

نیلے میں بھی حکومت اسلامی کا نظام پورے طور پر برپا نہ ہو سکا۔

اس کے بعد کہتے ہیں۔

« فوجد عصر سيدنا علي عليه السلام مليًا بالخراب والحروب والجحdan

والاضطرابات الداخلية وموتقات المنافقين لذلك لو ينجح

على عليه السلام في اقامة نظام الحكم الذي كان يقصده»

اور ہم سید علی علیہ السلام کے دور کو جنگ و جدال، داخلی انتشار و منافقین کی سازش

بھسوں سے گھور پاتے ہیں اسی وجہ سے حضرت علی علیہ السلام اپنے مقصد کے مطابق

نظام حکومت کو استوار نہ کر سکے

پھر کچھ آگے چل کر کہتے ہیں۔

« ان القرآن اليوم مستور وملغوف وان العلماء والمفكرين قد شرحوا

القرآن الى حد ما. ومع ذلك لو يكن ما كان ينبغي ان يكون»

و تفاسیر القرآن الموجودة من البداية الى وقتنا هذا ليست تفاسیر

بل هي تراجم نجد فيها المسا للقرآن ولكنها لا تستحق ان تعتبر تفسيراً



کاملاً مقررآن :

قرآن آج بھی مسترد اور چھپا ہوا ہے، علماء و مفکرین نے قرآن کی کسی قدر شرح کی ہے لیکن جیسی تفسیر و تشریح ہوتی چاہئے تھی وہ نہ ہو سکی، ابتدا سے لے کر آخر زمانے تک قرآن کی قسبی تفسیریں پائی جاتی ہیں وہ سب کی سب تفسیر نہیں بلکہ ترجمہ ہیں جن کا قرآن سے کسی حد تک تعلق ہے لیکن یہ تفسیریں قرآن کی مکمل تفسیر کہلانے کی مستحق نہیں ہیں آخر میں خمینی نے دوسری افسوس ناک بات کا ذکر ان الفاظ میں کیا۔

«الذی لعنہ اللہ الی الآن هو الانصاف الالہی۔ والذی لہ یحصل الیہ الی یومنا هذا والآن وقد ہبنا اللہ النجاس بفضله وکرمہ نری بالاعیننا ان الحکومتہ الایرانیہ الالہیہ صغیر تحاک المومرات صدھا»

آج تک جس چیز کو ہم نہیں پارے ہیں وہ اپنی انصاف ہے یہی چیز ہمارے آج کے زمانے تک حاصل نہیں ہوئی اور اب جبکہ اللہ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں کامیابی نصیب فرمائی ہے تو ہم نہایت غور سے دیکھ رہے ہیں کہ کیا ان کی حکومت ایسے اسکے خلاف سازشوں کو کس حد تک متاثر کرتی ہے۔

## خلاصہ خطاب اور اسکے نتائج

- ① نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خود خمینی کے ائمہ عظام حکومت اسلامی کی تشکیل میں ناکام رہے۔

۱۔ خمینی کی یہ تقریر مجلہ اسپاکیٹ انٹرنیشنل لندن مورخہ ۲۴/۸/۱۹۸۴ء میں شائع ہوئی تھی اور اسی کے حوالہ سے ہندوستان میں ۱۹۸۴ء کو پوری تقریر پڑھنے کے بعد نقل کی گئی ہے۔

(۲) آغاز اسلام سے لیکر آج تک قرآن کی تعلیمات مستور اور مخفی چلی آرہی ہیں  
(۳) انسانیت انصاف الہی سے اب تک محروم چلی آرہی ہے۔

خمینی کی تقریر یا اسکے غلامہ کو بغور پڑھ جائیے، پھر فیصلہ کیجئے؛ کیا یہ اسلام اور تاریخ اسلام کا یکسر انکار نہیں ہے؟ کیا خمینی نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد رسالت کو ناکام اور اور آپ کی تعلیمات کو ناقص نہیں بتا رہے ہیں؟ کیا قرآنی تعلیمات کو وہ مستور و مخفی نہیں کہہ رہے ہیں؟ کیا خمینی کی ان باتوں کو تسلیم کر لینے کے بعد اسلام اور اس کی چودہ سو سالہ تعلیمات قابل اعتماد و لائق استناد سمجھتی ہیں؟ کیا خمینی کے ان اقوال سے یہ لازم نہیں آ رہا ہے کہ آغاز اسلام سے آج تک کے تمام طہار امت قرآنی علوم سے ناواقف ہیں؟ کیونکہ وہ علم تو ان پر مستور ہے۔ اسلام، باوی اسلام، تاریخ اسلام اور علمائے اسلام کے متعلق یہ رائے رکھنے والا اسلام کا دشمن اور بدخواہ ہے یا دوست اور ہمدرد اس کا فیصلہ خمینی کے ہم نوا اور انھیں اسلام کا قاتل اور رہبر کہنے والے ہی کریں ہم تو اس موقع پر درج ذیل آیت کریمہ پر اپنی گفتگو ختم کر رہے ہیں۔

هو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ و دین الحق

لیظہرہ علی الدین صلا لؤکرہ المشرکون

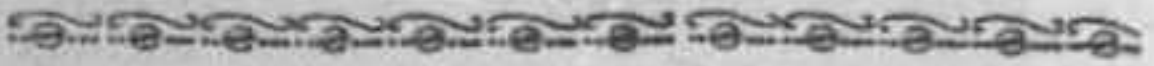
اسی نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر تاکر

اس کو غلبہ دے ہر دین پر اگرچہ مشرکوں کو برا لگے،





# صحابہ کرام خمینی عقیدہ میں



امامت کی بحث میں وضاحت کے ساتھ یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ خمینی کے عقیدہ کے مطابق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے بعد کے لئے امام و خلیفہ کا مقرر کرنا واجب اور فرائض نبوت میں سے ہے اور اگر آپ اپنا خلیفہ نامزد کر جاتے تو (معاذ اللہ) آپ فریضہ رسالت میں کوتاہی کرنے والے ہوتے خمینی نے اپنی کتاب کشف الاستہدار کے صفحہ ۱۳۰ پر یہ بھی لکھا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے ستر یوم قبل حجۃ الوداع سے واپس لوٹتے ہوئے غدیر خم پر اس فریضہ کی تکمیل فرمائی اور اپنے بعد کے لئے اس موقع پر حاضر تمام صحابہ سے حضرت علیؑ کی ولایت و امامت پر بیعت لی، غدیر خم کی اس موضوع، خانہ ساز اور من گھڑت روایت کے پیش نظر حضرت علیؑ کی امامت و ولایت پر بیعت، کو تسلیم کر لینے کے بعد اس کے لازمی نتیجہ کے طور پر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد جب تمام صحابہ نے حضرت علیؑ کی امامت کے بارے میں آپ کے عہد و پیمان کو پس پشت ڈال کر حضرت صدیق اکبرؓ کو آپ کا خلیفہ و جانشین منتخب کر لیا تو (خاکم بدہن) سب نے رسول خدا کے ساتھ بے وفائی اور غداری کی بالخصوص خلفائے ثلاثہ یعنی صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے تو

بدعہدی کی انتہا کر دی کہ حضرت علیؑ کو اس منصب سے بیدخل کر کے خود مسند خلافت پر قبضہ جمایا۔

تختی کا یہی وہ تباہ کن نظریہ امامت ہے جس نے انھیں اصحاب رسول کی مقدس اور پاکیزہ جماعت کی تفسیق و تکفیر میں مبتلا کر کے خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بنا دیا ہے۔

سخت اول چوں نہ بد مختار کج  
تاثریامی رود دیوار کج

اس مختصر سی تمہید کے بعد تھوڑی دیر کے لئے دل پر پتھر رکھ کر قدسی صفات اصحاب رسول کی شان میں بزرگم خویش نائب امام الزماں قائد انقلاب ایران تختی کی ہرزہ سرائیوں کو بھلی من لیجے اور پھر اس تناظر میں ان کے نعشہ ثورۃ اسلامیۃ لاسنیۃ ولاشیعۃ کا جائزہ لیجے۔

تختی نے اپنی مشہور تصنیف "کشف الاسترار" میں "گفتار دوم۔ در امامت" کے عنوان سے مسئلہ امامت پر طویل بحث کی ہے، یہ ساری بحث درج ذیل سوال کے جواب میں ہے۔

۱۔ اگر امامت اصل چہارم از اصول مذہب است و اگر چنانچہ مفسرین گفتہ اند بیشتر آیات قرآن ناظر بامامت است چرا خدا چہیں اصل ہمہ رایک بار در قرآن صریح نگفت کہ ایں ہمہ نزاع و خونریزی بر سر ایں کار پیدا نہ شود؟

اگر اصول مذہب میں سے چوتھی اصل امامت ہے اور مفسرین کے کہنے کے مطابق اگر قرآن کی اکثر آیات سے امامت کا ثبوت ہوتا ہے تو اس اہم ترین اصل کا خدا نے قرآن میں ایک بار ہی سہی راحت کے ساتھ کیوں نہیں ذکر کر دیا تاکہ اس مسئلہ کو لے کر جو جھگڑے اور خونریزیاں



ہو رہی ہیں پیش نہ آئیں؟

تخمینی نے اس سوال کے جوابات سے پہلے ایک طویل تمہید ذکر کی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ: خدائے جہاں نے جس کا ہر کام عقل کی مضبوط بنیاد پر قائم ہے اپنے رسول کو بھیج کر دین توحید اور بعد ازاں آہستہ آہستہ قانون خداوندی کے مطابق ایک حکومت عادلہ کی تعمیر و تکمیل کرائی، اور یہ عمارت مکمل ہو گئی تو عقل کا تقاضا یہی ہے کہ جس خدائے دین کی اس عمارت کی تعمیر و تکمیل کرائی وہی اس کی بقا کا بھی انتظام کرے اور اپنے پیغمبر کے ذریعہ اس کے بارے میں ہدایت دے، بالفرض اگر خدا ایسا نہ کرتا تو یہ تقاضائے عقل کے خلاف ہوتا اور وہ اس کا مستحق نہ ہوتا کہ ہم اسے معبود مان کر اس کی طاعت و عبادت کریں۔

اس خلاصہ کے بعد اب تخمینی کے اپنے الفاظ ملاحظہ کیجئے۔

حضرت عثمان غنیؓ اور معاویہؓ کی شان میں زبان درازی

کہ بنائے مرفیع از خدا پرستی و عدالت و دینداری بنا کند و خود بخود ہی آں بکوشد و نرید و معاویہ و عثمان و ازیں قبیل چپا دلچی ہائے دیگر را بمر دم امارت و ہدایت۔

ہم ایسے خدا کو جانتے اور اس کی پرستش کرتے ہیں جس کے سارے کام عقل کی بنیاد پر قائم ہیں اور عقل کے خلاف وہ کوئی کام نہیں کرتا نہ کہ ایسے خدا کی جو خدا پرستی عدالت اور دینداری کی بلند عمارت تیار کر کے خود اس کی دیوانی کے درپے ہو جائے اور یزید معاویہ اور عثمان جیسے بدتماشوں کو امارت و حکومت سپرد کر دے۔

خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جن کے نکاح میں یکے بعد دیگرے رسول

خدا مصلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آئیں جن کے بارے میں اللہ کے پاک رسول نے غزوہ تبوک کے موقع پر ان کی مالی نصرت سے خوش ہو کر فرمایا تھا۔ ماضی عثمان ماضی بعد لیوٹہ: آج کے بعد عثمان جو کام بھی کریں گے ان کے لئے ضرور سہا نہ ہوگا۔ اس معظّم و مغفور شخصیت کی شان میں خمینی کی یہ تبریازی (الحفیظ والا مان) **شیخین رضی اللہ عنہما پر بہتان تراشی** | اسی تمہید میں آگے چل کر لکھتے ہیں

مخالفتہائے آیتہا باقرآن و باز یحیٰ قرار دادن احکام خدا و حلال و حرام کردن از پیش خود و دستہا کے کہ بغافلہ دختر پیغمبر و اولاد او کردند و جعل آنها بدستورات خدا و احکام دین ۱۶۔

ابھی ہم شیخین سے کوئی سروکار نہیں رکھتے دیکھتے متعلق گفتگو آگے ہوگی ورنہ انکی قرآن پاک سے مخالفت، احکام خدا و مذک کے ساتھ کھلوا کر کرنا اور اپنی جانب سے حلال و حرام ٹھہرانا، دختر پیغمبر فاطمہ اور ان کی اولاد پر ان کے ظلم و ستم اور احکام خدا سے ان کی نادانیت (۱۶) وغیرہ ایسے خلاف شرع امور کے ارتکاب کے باوجود کیا ازدی عقل و شرع انھیں اولوالہر میں شامل کرنا اور اللہ کی طرف سے ان کی اطاعت واجب ہونا کسی طرح سے صحیح ہو سکتا ہے؟

اس طویل اور دل خراش تمہید کے بعد خمینی نے مذکورہ بالا سوال کے پانچ جوابات لکھے ہیں۔ جن میں سے تین آخر کے جوابوں میں صحابہ کرام بالخصوص خلفائے ثلاثہ (صدیق اکبر فاروق اعظم عثمان غنی رضی اللہ عنہم اجمعین) کو دل کھول کر اپنے لعن و طعن کا نشانہ بنایا ہے۔



## حضرات صحابہ و خلفائے ثلاثہ کی شان میں فحش کلامی | خمینی اپنے میسجے

بالفرض اگر قرآن میں مراحتاً امام کا نام ذکر کر دیا جاتا تو اس سے یہ کیونکر سمجھ لیا گیا کہ مسئلہ امامت میں مسلمانوں میں باہمی اختلاف واقع نہ ہوتا، کیونکہ جن لوگوں نے ریاست کی طبع میں برسوں سے اپنے آپ کو دین پیغمبر سے چکار رکھا تھا اور اسی مقصد کیلئے پارٹی بازی میں لگے تھے ان سے ممکن نہیں تھا کہ قرآن کے فرمان پر اپنے منصوبے سے دست بردار ہو جاتے (بلکہ ہر ممکن تدبیر کو کام میں لاکر اپنے مقصد کو حاصل کرتے بلکہ قرآن میں امام کی تعیین کی صورت میں شاید مسلمانوں میں ایسا خطرناک اختلاف رونما ہو جاتا جو اسلام کی بنیاد کے انہدام ہی پر ختم ہوتا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جو لوگ حصول ریاست کے درپے تھے جب یہ دیکھتے کہ اسلام کے نام سے وہ مقصد تک نہیں پہنچ سکتے تو علانیہ اسلام کے خلاف پارٹی بنالیتے۔

آں کہ فرضت در قرآن اسم امام را ہم تعین می کرد از کجا کہ خلاف بین مسلمانہا واقع نمی باشد، انہا کہ سب اہل در طبع ریاست خود را بدین پیغمبر چنانکہ بودند و بیستہ ندیدہا می کردند ممکن نہ بود بگفتہ قرآن از کار خود دست بردارند باہر حیل بود کار خود انتخاب نام می دادند بلکہ شاید در این صورت خلاف بین مسلمانہا طورے می شد کہ بانہدام اصل اسلام مبتنی می شد زیرا ممکن بود انہا کہ در قصد ریاست بودند چوں دیدند کہ با اسم اسلامی شود بہ مقصود برسند بکہرہ حزبے بر ضد اسلام تشکیل می دادند و یہ

اور چوتھے جواب میں تحریر کرتے ہیں

امام کا نام قرآن میں ذکر کر دینے کی صورت  
میں عین ممکن تھا کہ وہ لوگ جو دنیا  
اور اقتدار کے علاوہ اسلام و قرآن سے  
کوئی سروکار نہیں رکھتے تھے اور قرآن کو اپنے  
اغراض فاسدہ کے حصول کا ذریعہ بنا رکھا  
تھا، ان آیات کو (جن میں امام کا نام  
مذکور ہوتا) قرآن سے نکال دیتے اور کلام  
الہی میں تحریف کر دیتے۔

اس کے بعد پانچواں جواب دیتے ہوئے یہ لکھتے ہیں

بالفرض اوپر مذکور امور میں سے اگر  
ایک بھی پیش نہ آتا جب بھی اس  
مسئلہ میں مسلمانوں کے باہمی نزاع کا  
تصفیہ نہ ہو پاتا تو کیونکہ یہ اقتدار پسند  
پارٹی جس کیلئے اپنے منصوبے سے  
دست بردار ہو جانا ممکن نہ تھا فوراً ان  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب  
کرتے ہوئے ایک حدیث گھڑ کر پیش کر دیتی  
کہ آنحضرتؐ نے رحلت کے وقت فرمایا  
تھا کہ تمہاری امارت کا مسئلہ باہمی

آن کہ ممکن ہو در صورتیکہ امام را در  
قرآن ثبت می کردند آنها را  
کہ جز برای دنیا و ریاست  
با اسلام و قرآن سروکار نداشتند  
و قرآن را وسیلہ اجرای نیات  
فاسدہ خود کرده بودند آن آیات  
را از قرآن بردارند و کتاب  
آسمانی را تحریف کنند

فرشتہ کہ بیچ یک ازین امور نمی  
شد باز خلاف ازین مسلمانہا  
برقی خواست زیرا کہ ممکن بود آن  
حزب ریاست خواہ کہ از کار  
خود ممکن نہ بود دست بردار نہ  
فورا یک حدیث ز پیغمبر اسلام  
نسبت دہند کہ نزدیک  
رحلت گفت امر شما با مشورہ  
باشد، علی ابن ابی  
طالب را خدای ازین



متعصب خلق کر دینے

مشورہ سے طے ہوگا علی ابن ابی طالب

کو خدا نے منصب امت سے معزول کر دیا ہے

اس کے بعد خمینی جی نے: مخالفت ہائے ابوبکر بانص قرآن: اور مخالفت  
عمر باقرآن: دو عنوان قائم کر کے صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا نام  
لے کر انھیں اپنے قلم کے تیر و نشتر کا ہدف بنایا ہے اور خوف آخرت سے  
بے نیاز ہو کر اپنے دل کی بھڑاس نکالی ہے، پھر آخر میں حدیث قرطاس کا ذکر  
کرتے ہوئے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہاں تک لکھ گئے ہیں  
: ایں کلام یادہ کہ اصل کفر و زندقہ ظاہر شدہ مخالفت است بآیات قرآن کریم:

یہ مہودہ کلام جو کفر و زندقہ کی بنا پر ظاہر ہوا ہے آیات کلام الہی کے مخالف ہے:

آگے چل کر اسی بات کو یوں لکھا ہے

:" وچنانچہ از مراجعہ بکتاہائے حدیث و تفسیر معلوم می شود گوئندہ این سخن کفر

آئیز عمر بن الخطاب بود یعنی دیگر از تابعین گردیدہ

پھر اپنی یہاں تک کی بحث کا خلاصہ نتیجہ سخن ماوریں بارہ کا عنوان

قائم کرنے کے لکھا ہے

ان تمام حوالوں سے یہ بات معلوم ہو گئی

کہ مسلمانوں کے سامنے شیخین کا قرآن

کی مخالفت کوئی اہم بات نہیں تھی۔

کیونکہ مسلمان بھلہ صحابہ یا تو خود ان کی

پارٹی میں شامل تھے اور حصول اقتدار

کے مقصد میں ان کے شریک کار تھے

از مجموعہ ایں مادہ ہا معلوم شد

مخالفت کردن شیخین از قرآن در حضور

مسلمانان یک امر خیلے مهم نبود، و

مسلمانان نیز با داخل در حزب خود

انہا بودہ و در مقصود یا آئینہا

ہمراہ بودند و یا اگر ہمراہ نبودند

جرات حرف زد و در مقابل  
 آنہا کہ با پیغمبر خدا و دختر  
 ادایں سلوک می کردند داشتند  
 و یا اگر گاہے یکے از آنہا  
 یک حرف میزد و سخن او ارجح  
 نمی گذاشتند و بعد کلام  
 آنہا را قطع می کردند و آن ہم این  
 امر با صراحت لہجہ ذکر می شد  
 باز آن ہا دست از مقصود  
 خود بر نمی داشتند و ترک  
 ریاست برائے گفتہ  
 خدا نمی کردند منتہا چون  
 ابو بکر ظاہر سازیش پیشتر بود  
 بایک حدیث ساختگی  
 کار را تمام می کرد چنانچہ  
 راجع بآیات ارث دیدہ  
 و از عمر استبعادے  
 نداشت کہ آخر امر بگوید خدا  
 یا جبرئیل یا پیغمبر در فرستادن  
 یا آوردن این آیت اشتباہ  
 کردند و مجبور شدند آن گاہ

یا اگر ان کے شریک اور ہم نوا نہیں تھے  
 تو ایسے ستم پیشہ افراد کے مقابلہ میں جو  
 خود رسول خدا اور آپ کی نحت جگر فاطمہ  
 کے ساتھ ظالمانہ سلوک کر چکے تھے ایک  
 حرف بھی زبان پر لانے کی جرات نہیں  
 رکھتے تھے یا اگر کبھی ہمت کر کے کسی نے  
 کچھ کہہ بھی دیا تو یہ (شیخین) اس کی بالکل  
 پرواہ نہیں کرتے تھے۔ حاصل کلام یہ کہ  
 اگر قرآن میں بحیثیت امام کے حضرت  
 علی کے نام کی صراحت کر دی گئی ہوتی جب  
 بھی یہ لوگ اپنے منصوبہ سے دست بردار  
 نہ ہوتے اور خدا کے کہنے سے ریاست طلبی  
 سے باز نہ آتے اور ابو بکر جنہوں نے پہلے ہی  
 سے خفیہ منصوبہ کیا کر رکھا تھا ایک حدیث  
 گھڑ کے پیش کر دیتے اور معاملے کو ختم  
 کر دیتے جیسا کہ آیت وراثت کے بارے  
 میں انہوں نے کیا اور عمر سے بھی یہ بعید  
 نہ تھا کہ وہ یہ کہہ کر معاملہ ختم کر دیتے کہ یا تو  
 خدا سے اس آیت کے نازل کرنے میں یا  
 جبرئیل یا رسول خدا سے اسکی تبلیغ میں  
 غلطی ہو گئی، اس وقت سنی لوگ بھی



ان کی تائید میں کھڑے ہو جاتے اور خدا کے مقابلے میں انہیں کی بات مانتے جیسا کہ عمر کی ان ساری تبدیلیوں کے بارے میں جو انہوں نے قرآن و سنت میں کی ہیں سنیوں کا یہی رویہ ہے۔

سنیاں نیز از جائے برمی خاستند  
و متابعت اورا می کردند، چنانچہ  
در این ہمنہ تغیرات کہ در دین اسلام  
و متابعت ازو کردند و قول اورا  
بآیات قرآنی و کفہہ پائینبر اسلام مقدم داشتند

اس طویل عبارت کا حاصل یہ ہے کہ حضرت ابو بکر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما صحابہ کرام کی موجودگی میں دین اسلام کو مسخ کرتے رہے مگر کسی صحابی نے ان کے اس عمل پر نیکیر نہیں کیا کیونکہ یہ تمام صحابہ یا تو حضرات شیخین کے ہم نوا تھے یا ان کے ظلم و تشدد سے خائف تھے اور اگر کبھی کسی نے جرأت و ہمت کر کے کوئی بات کہہ بھی دی تو شیخین نے اسے درودِ لعنتنا نہیں سمجھا اس لئے اگر حضرت علی کا نام بحیثیت امام و وصی رسول کے قرآن میں صراحت کے ساتھ ذکر کر دیا جاتا تو یہ لوگ اسے ضرور حذف کر دیتے، اور اگر حذف نہ بھی کرتے تو اس کے مقابلے میں کوئی حدیث گھڑ کر پیش کر دیتے، یا یہ کہہ دیتے کہ اس آیت کے نازل کرنے میں خدا سے غلطی ہو گئی ہے یا اس کی تبلیغ میں جبریل یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھول چوک ہو گئی ہے ان وجوہ سے حضرت علی کی امامت کا تذکرہ صراحت کے ساتھ قرآن میں نہیں کیا گیا، یہ ہے خمینی کے نزدیک حضرات شیخین اور تمام اصحاب رسول کی سیرت اور کردار کی خمینی کی ان ہفوات کو تسلیم کر لینے کے بعد قرآن و حدیث پر امامت کا جو اعتماد ہے وہ برقرار رہ سکتا ہے؟

خمینی اسی بحثِ امامت میں آگے چل کر امام کے تقرر اور اسکے اوصاف پر گفتگو کرتے ہوئے حضرات شیخین اور دیگر صحابہ کی پاکیزہ سیرت پر ان الفاظ

میں کیچڑ اچھا لایا ہے۔

ہر قانون گزار، قانون کو دنیا میں جاری  
کرنے اور عمل کرنے کے لئے چھوڑ کر جاتا  
ہے نہ کہ صرف لکھنے اور پڑھنے کے لئے  
اور لازمی طور پر معلوم ہے کہ دینی قوانین  
اور خدائی احکامات صرف رسول خدا کے  
زمانے ہی کے لئے نہیں تھے بلکہ آپ کے  
بعد بھی ان قوانین کا اجراء مطلوب رہا  
جیسا کہ واضح ہے اور ہم بعد میں اسے  
ثابت بھی کریں گے ایسی صورت میں  
ضروری ہے کہ رسول خدا کے بعد کے لئے  
خدا کے دو جہاں ان قوانین کو جاری و نازل  
کرنے والے ایسے شخص کو متعین کرے جو  
جو خدا اور رسول خدا کے ایک ایک فرمان  
کو بلا کم و کاست جانتا ہو اور خدا کے قانون  
کے جاری کرنے میں خطا کار، خائن، جھوٹا  
ظلم پیشہ، مفاد پرست، لالچی، اقتدار پرست  
نہ ہو اور نہ خود احکام خداوندی کی مخالفت  
کرے اور نہ کسی کو مخالفت کرنے دے،  
خدا اور دین کے راستے میں اپنے مفاد  
اور اپنی ذات کو ترجیح نہ دے، اور ان

ہر قانون گزار کے در عالم قانون را  
برائے جریانی و عمل کردن می  
گذارند و نه برائے نوشتن و گفتن،  
ناچار جریانی قانون با و احکام  
خدائی فقط منحصر بزمان خود  
پسندیده نه بوده پس از و ہم  
بایستی آن قانونها جریانی  
داشته باشد چنانکه در انصاف  
و ما پس از میں ثابت می کنیم  
دریں صورت با کسی را خدائے عالم  
تعیین کند که گفتہ او و پیرو او را  
یکایکها بے کم و کاست بدانند  
و در جریانی انداختن قانونها  
خدائی نه خطا کار و غلط انداز باشد  
و نه خیانت کار و دروغ پرداز و ستمکار  
و نفع طلب و طماع و نه ریاست  
خواه و جاه پرست باشد و نه  
خود از قوانین تخلف کند و  
و مرد را بتخلف روا دارد  
و نه در راه دین و خدا از خود



و منافع خود در پینج کند و این معنی  
 امامت و دارای این اوصاف امام و در تمام  
 امت بشہادت تاریخ معتبر و اخبار متواترہ از  
 سنی و شیعہ غیر از علی بن ابی طالب بعد از پیغمبر  
 کسی چنین اوصاف را نداشت ۔

خمینی نے "غیر از علی بن ابی طالب" پر حسب ذیل حاشیہ بھی لکھا ہے ۔

پیش ازین محمد از منی لفظائے ابو بکر و عمر را با قرآن آوردیم بر کس بیشتر می خواہد

بفصول المہمہ رجوع فرماید

اس سے قبل ابو بکر و عمر کی مخالفت قرآن کا مختصر تذکرہ میں کر چکا ہوں جو شخص

اس سلسلے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہے ۔ وہ فصول المہمہ کی طرف مراجعت فرمائیے

خمینی اپنی اس طویل عبارت میں بتا رہے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے علاوہ

پوری جماعت صحابہ خدا و رسول خدا کی تعلیمات سے نا آشنا خطا کار غلط افکار

خائن، دروغ گو، ظلم پیشہ، مفاد پرست، لالچی، اعتبار پسند، بجاہ پرست،

خدا اور خدا کے دین کے مقابلے میں اپنی ذات اور اپنے فتنے کو ترجیح دینے والی

تھی ۔ ذرا سوچئے تو خمینی کی اس بیان کردہ فہمستہ میں وہ کون سی اخلاقی

خرابی باقی رہ گئی ہے جو صحابہ جیسی مقدس جماعت کے سر مشدھی نہیں گئی ہے ۔

خمینی نے یہ نقشہ اس جماعت کا پیش کیا ہے جس نے براہ راست صاحب

خلق عظیم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے زانوئے تلمذ کیے اور جس کی تعلیم و

تربیت اس معلم اخلاق کی زیر نگرانی تکمیل کو پہنچی ہے جو دنیا میں اپنا تشریف آوری

کا مقصد ہی یہ بیان کرتا ہے ۔ بحث کا قسوم کارم الاخلاق : میں اخلاق حسنہ

کی تکمیل کرنے کیلئے بھیجا گیا ہوں۔ کیا تلامذہ کی اس اخلاقی پستی گراوٹ کا الزام (خاکم بدین) خود استاذ کی محترم و معصوم ذات پر نہیں آئیگا؟ کیا پوری جماعت صحابہ کے علم و اخلاق کی زبوں حالی کا یہ لازمی نتیجہ نہ ہوگا کہ ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقصد بعثت کو پورا نہیں کر سکے اور اس دنیا سے ناکام ہو گئے؟ استغفر اللہ۔

حقیقت یہ ہے کہ خمینی اپنی ان ہرزہ سرائیوں کے ذریعہ نہ صرف جماعت صحابہ کو بے وقعت بنانا چاہتے ہیں بلکہ خود قصر رسالت کو منہدم کرنے کے ورپے ہیں تاکہ اس کے بلبر پر خمینیت کی منحوس عمارت کھڑی کر سکیں۔

**حضرت معاویہ اور انکی حکومت پر سیدھا حملہ** | صحابی رسول، کاتب وحی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خمینی عام دنیاوی حکمرانوں کا درجہ دینے کیلئے بھیجیے نہیں ہیں اور نہ ان کی حکومت کو کسی بھی حیثیت سے اسلامی حکومت سمجھتے ہیں چنانچہ ان کی حکومت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

دولت کن حکومت معاویہ	معاویہ کی حکومت اسلامی حکومت کے
تمثل الحكومة الإسلامية	ساتھ نہ قریب کی مشابہت و مماثلت
او تشبہا من قریب ولا من بعید۔ ۱۷	رکھتی تھی اور نہ بعید کی۔

اور خود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

ومعاویة تراؤس قومه اربعین	معاویہ نے اپنی قوم پر چالیس سال
عاما ولکنہ لحر یکسب لنفسه	حکومت کی لیکن اپنے لئے دنیا کی نعمت
سوی لعنة الدنيا وعذاب الآخرة۔ ۱۸	اور آخرت کے عذاب کے سوا کچھ نہ حاصل کیا



خمینی کی یہ جسارت قلم اس صحابی رسول اور کاتب وحی ربانی کی شان میں ہے جس کے واسطے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ہے۔

اللہم علم معاویۃ، الکتاب والحساب ووقم العذاب<sup>۱</sup>۔  
اے اللہ معاویہ کو حساب و کتاب کا علم عطا فرما اور انہیں عذاب کے محفوظ رکھ  
اور جس کی حکومت کے بارے میں خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ فیصلہ ہے۔

ایہا الناس! لا تکرھوا امارۃ معاویۃ، فانکمْ لو فقدتموه  
لا یتوالی من تندر عن کواھلھا کا انھا الحنظل بہ  
اے لوگو معاویہ کی حکومت کو ناپسند مت کرو کیونکہ اگر تم نے انہیں  
کھود یا تو دیکھو گے کہ اپنے شانوں سے اس طرح کٹ کٹ کر گریں گے  
جس طرح حنظل کا پھل اپنے سخت سے ٹوٹ کر گرتا ہے۔

ایرانی فوج کا جذبہ قربانی  
صحابہ سے بڑھا ہوا ہے

خمینی اپنے مجمع کے خطبہ میں ایران، عراق  
جنگ کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ  
: شوق شہادت میں ایرانیوں نے

جتنی قربانیاں پیش کی ہیں اس کی کوئی مثال نہیں ہے عراق کے  
ساتھ لڑائی میں ایرانی افواج نے ایسی بے مثال قربانیاں دی ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے صحابہ نے بھی ایسی قربانی پیش نہیں  
کی کیونکہ کفار کے ساتھ لڑائی میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے  
رنقار کو بلاتے تو وہ جیلے بہانے کرتے تھے جبکہ میری افواج اشارۃً  
ابرو پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار رہتی ہے۔

# خلاصہ کلام

ناظرین کی سہولت کی غرض سے شمینی کی مندرجہ بالا عبارتوں کا خلاصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

① شیخین (صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما) دیدہ و دانستہ قرآن کی مخالفت کرتے تھے، اور یہ ان کے نزدیک ایک معمولی کام تھا۔  
② احکام خداوندی سے کھلواڑ کرتے تھے۔

③ تحلیل و تحریم حرام اور حلال کرنے کا کام کا اختیار اپنے ہاتھوں میں رکھا تھا  
④ یہ دونوں احکام خداوندی سے بھی اچھی طرح واقف نہیں تھے۔

⑤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت جگر فاطمہ زہرا اور ان کی اولاد پر طرح طرح کے ظلم و ستم کے۔

⑥ یہ سچے دل سے ایمان نہیں لائے تھے محض حکومت کی ہوس میں انہوں نے ظاہری طور پر اسلام کو قبول کر لیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے آپ کو چپکار رکھا تھا۔

⑦ اسلامی حکومت پر اپنا تسلط قائم کرنے کی غرض سے یہ شروع ہی سے سازش میں لگے رہتے تھے اور اس مقصد کے لئے ایک الگ سے پارٹی بنا رکھی تھی۔

⑧ بالفرض اگر اللہ تعالیٰ قرآن میں حضرت علی کی خلافت و امامت کی تصریح بھی کر دیتے جب بھی یہ اپنے منصوبہ سے باز نہ آتے اور خدائی فرمان سے بے نیاز ہو کر اپنے مقصد بر آری کے لئے ہر طرح کا داؤ پیچ کام میں لاتے



- ⑨ اگر اپنے مقصد کیلئے انھیں قرآن میں تحریف کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو یہ حرکت بھی کر گزرتے۔
- ⑩ اپنے مقصد کو پورا کرنے کیلئے اگر انھیں حدیث گھڑنے کی ضرورت پڑتی تو یہ بھی کر لیتے چنانچہ حضرت فاطمہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے محروم کرنے کے لئے ابو بکر نے ایسا ہی کیا تھا۔
- ⑪ اگر حضرت علی کی ولایت پر مصراحت کے ساتھ کوئی آیت نازل ہو جاتی تو یہ کہہ دیتے کہ اس آیت کے نازل کرنے میں خدا سے غلطی ہو گئی ہے یا اس کی تفسیر میں جبریل یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چوک گئے ہیں، عمر تو اندر سے زہی تھا و کافر تھے (نعوذ باللہ استغفر اللہ)
- ⑫ شیخین اور ان کی پارٹی کے افراد کو اگر یہ اندازہ ہو جاتا کہ اسلام سے وابستہ رہتے ہوئے اسلامی اقتدار پر ان کا تسلط ممکن نہیں تو اعلانیہ طور پر اسلام سے اپنا رشتہ توڑ دیتے اور اسلام کے مسلمانوں کے خلاف صف آرا ہو جاتے
- ⑬ عثمان غنی تو چار پچی رنڈا ظالم و مجرم (تھے) حکومت معاویہ کا حال بھی یہی ہے
- ⑭ عام صحابہ یا تو شیخین کی خفیہ پارٹی میں شریک تھے یا اس قدر بزدل اور ڈرپوک تھے کہ ان کے خلاف ایک حرف بھی زبان پر نہیں لاسکتے تھے۔
- ⑮ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ تمام صحابہ خدا و رسول کی تعلیمات سے ناواقف، خطا کار، خائن، دروغ پرداز، ظلم پیشہ، مفاد پرست اور خدا و دین خدا کے مقابلے میں اپنے مفاد کو ترجیح دینے والے تھے
- ⑯ امیر معاویہ کا دور حکومت اسلامی حکومت سے دور کا بھی تعلق نہیں رکھتا
- ⑰ امیر معاویہ نے اپنے چالیس سالہ دورِ امارت و حکومت میں دنیا کی لعنت اور آخرت کے عذاب کے سوا کچھ حاصل نہیں کیا۔

①۹ صحابہ کرام کا جذبہ شہادت ایرانی فوج کے جذبہ شہادت قربانی سے بدرجہا کم تھا۔

②۰ صحابہ کفار کے ساتھ جنگ کرنے میں آنی کافی کرتے تھے۔

خمینی کے نزدیک یہ ہے تصویر اس مقدس جماعت کی جس کی تعلیم و تربیت، تزکیہ و تطہیر براہ راست رسول خدا نے فرمائی تھی، جو قرآن و حدیث کی اولین راوی ہے اور جو رسول اور امت کے درمیان پہلی کڑی کی حیثیت رکھتی ہے، اس جماعت کی یہ تصویر جو خمینی اور ان کے مستند علماء پیش کرتے ہیں کیا اسے صحیح تسلیم کر لینے کے بعد قرآن و حدیث کی حقانیت اور سچائی قابل اعتماد رہ سکتی ہے؟ اس لئے امام ابوذر عارلرازی متوفی ۲۶۴ھ فرماتے ہیں

اذا رأيت الرجل ينتقص احد امن اصحاب رسول الله صلى الله

عليه وسلم فاعلم انه زنديق لان الرسول صلى الله عليه وسلم

عندنا حق والقرآن حق وانما ادعى البينا هذا القرآن والسنن

اصحاب رسول الله وانما يريدون ان يحرجوا الله ورسوله ليطولوا

الكتاب والسنة والجرح بطلوا وادعى الزنادقة۔

جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ صحابہ کرام میں سے کسی کی بھی تنقید کر رہا ہے تو سمجھ لو کہ

زندقہ ہے اسلئے کہ قرآن برحق ہے، رسول برحق ہیں اور قرآن و سنت کو ہم تک

پہنچانے والے یہی صحابہ ہیں تو جو لوگ صحابہ کو مجروح کرتے ہیں وہ قرآن و حدیث

کو باطل ٹھہرانا چاہتے ہیں لہذا خود انھیں مجروح کرنا زیادہ مناسب ہے اور یہ لوگ زندقہ ہیں

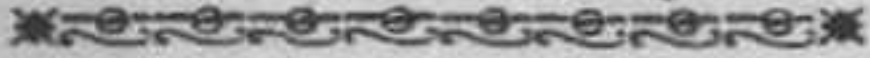
خمینی کی ان ہفتوات کے بعد آئیے دیکھیں کہ اس مقدس جماعت کے بارے میں

خدائے علام الغیوب والسریر اور اس کے پاک رسول کے کیا ارشادات ہیں جس

سے خمینی ازم کی حقیقت منکشف ہو کر سامنے آجائے گی۔



# الصحابۃ فی القرآن



صحابہ جس مقدس جماعت کا نام ہے وہ امت کے عام افراد کی طرح نہیں ہے بلکہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کے درمیان ایک مقدس واسطہ ہونے کی حیثیت سے ایک خاص مقام و مرتبہ کے مالک ہیں اور عام امت سے امتیاز رکھتے ہیں انھیں یہ امتیاز اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے عطا ہوا ہے ذیل میں اس امتیاز و خصوصیت کی تفصیلی سی تفصیل پیش کی جا رہی ہے۔

(۱) السابقون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوانہ واعداء لہم جنت تجری تحتہا الانہار خالدين فیہا ابدا ذلک الفوز العظیم۔

اور جو مہاجرین اور انصار (ایمان لانے میں سب) سابق اور مقدم ہیں (اور بقیہ امت میں) جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو میں اللہ ان سب راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، اللہ نے ان سب کے لیے ایسے باغ ہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اس آیت میں صحابہ کرام کے دو طبقے بیان کئے گئے ہیں ایک سابقین اولین کا اور دوسرا بعد میں آنے والوں کا اور دونوں طبقوں کے متعلق یہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہیں اور ان کیلئے جنت کا مقام دوام ہے، سابقین اولین کون لوگ ہیں اس پر بحث کرتے ہوئے

علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں

ذهب جمهور العلماء الى ان السابقين في قوله تعالى و  
السابقون الاولون من المهاجرين والانصار هو هؤلاء الذين  
انفقوا من قبل الفتنم وقاتلوا واهل بيعة الرضوان كلهم  
منهم وكانوا اكثر من الف واربعائة وقد ذهب بعضهم  
الى ان السابقين الاولين هم من صلى الى القبلتين وهذا ضعيف  
جمهور علماء کے نزدیک سابقین اولین میں وہ صحابہ کرام داخل ہیں جنہوں نے قبل الفتن اپنی  
جہان و مال کے ذریعہ جہاد کیا اور اس صفت سے تمام اہل بیت رضوان متصف ہیں  
جن کی تعداد چودہ صحابہ اور بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ سابقین اولین  
وہ لوگ ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی جانب نماز ادا کی مگر یہ قول ضعیف ہے۔

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت جہاد کرنے والے تمام  
صحابہ سابقین اولین میں داخل ہیں اور صحیح بخاری میں حضرت جابر بن عبد اللہ  
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یدخل النار احد من  
بایع تحت الشجرۃ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ان میں سے کوئی بھی جہنم  
میں نہیں داخل ہوگا۔ اس آیت پاک سے صراحۃً ثابت ہوتا ہے کہ مهاجرین و انصار  
میں سے تمام سابقین اولین اور ان کے بعد صحابیت کا شرف حاصل کرنے والے  
تمام صحابہ کرام دوامی طور پر جنتی ہیں جن میں بلاریب خلفائے اربعہ بھی داخل ہیں۔  
حضرت شاہ جلد لعزیز صاحب اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں یہ شخص  
قرآن پر ایمان رکھتا ہے جب اسکے علم میں یہ بات آگئی کہ اللہ تعالیٰ نے بعض بندوں  
کو دوامی طور پر جنتی فرمایا ہے تو اب ان کے حق میں جتنے بھی اعترافات ہیں سب ساقط



ہو گئے کیونکہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے وہ خوب جانتا ہے فلاں بندہ سے فلاں وقت میں نیکی اور فلاں وقت میں گناہ صادر ہوگا۔ اس کے باوجود جب باری تعالیٰ یہ اطلاع دیتا ہے کہ میں نے اسے جنتی بنادیا تو اسی کے فہم میں اس بات کا اشارہ ہو گیا کہ اس کی تمام لغزشیں معاف کر دی گئیں، لہذا اب کسی شخص کا ان مغفور بندوں کے حق میں لعن و طعن کرنا جناب باری تعالیٰ پر اعتراض کرنے کے مرادف ہوگا اس لئے کہ ان پر اعتراض کرنے والا گویا یہ کہہ رہا ہے کہ یہ بندہ تو گنہ گار ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اسے کیسے جنتی بنادیا اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ پر اعتراض کفر ہے بلکہ

(۲) وَلَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ عَنِ الْكُفْرِ وَالْعِصْيَانِ اُولَٰئِكَ لَنْ يُغْنِيَ عَنْهُمْ اِيْمَانُهُمْ اُولَٰئِكَ لَشَرٌّ عَنِ اللّٰهِ  
لیکن اللہ نے ایمان کو تمہارے لئے محبوب بنادیا اور اس کو تمہارے دلوں میں مزین کر دیا اور کفر و فسق اور نافرمانی کو تمہارے لئے ناپسند کر دیا ایسے ہی لوگ اللہ کے فضل و نعمت سے ہدایت یافتہ ہیں اور اللہ خوب جاننے والا حکمت والا ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ بلا استثناء تمام صحابہ کرامؓ کے دلوں میں ایمان کی محبت اور کفر و فسق اور نافرمانی سے نفرت و کراہیت منجانب اللہ راسخ کر دی گئی تھی اور لفظ الی سے استفادہ ہوتا ہے کہ یہ ایمان کی محبت اور کفر و غیروہ سے کراہیت اتہا و ربجہ کو پہنچی ہوئی تھی کیونکہ "الی" عربی میں انتہا اور غایت کا معنی بیان کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے، نیز اسی آیت پاک سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ سے جو لغزشیں صادر ہوئی ہیں وہ ضعیف ایمان اور فسق و عصیان کو مستحسن سمجھتے ہوئے صادر نہیں ہوئی ہیں بلکہ انکا مصدر

بتقاضائے بشریت ہوا ہے، اس لئے ان زلالت اور لغزشوں کو بنیاد بنا کر ان کی شان میں لعن طعن کرنا اور ان کے بارے میں تنقید و تقیص کا رویہ اختیار کرنا جہالت و زندقہ ہے۔

(۳) وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا  
وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ  
آمَنُوا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ هُمُ  
الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لِلَّهِ مَغْفِرَةٌ  
وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی  
اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں  
نے انہیں جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی  
ہیں سچے مسلمان، ان کے لئے مغفرت  
ہے اور باعزت رزق ہے۔

اسی سورہ کے شروع میں ارشاد خداوندی ہے۔

الَّذِينَ يَقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ  
مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ أُولَئِكَ  
هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لِلَّهِ دَرَجَاتٌ  
عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ  
كَرِيمٌ

وہ لوگ جو نماز کو قائم رکھتے ہیں اور  
بسم نے ان کو جو روزی دے رکھی ہے اس  
میں سے خرچ کرتے ہیں وہی سچے مسلمان  
ہیں ان کے واسطے درجے ہیں ان کے  
رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کا روزی

ان دونوں آیات سے معلوم ہوا کہ حضرات مہاجرین و انصار کے اعمال  
نظام نماز روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد وغیرہ قطعی طور پر نفاق و سرکشی بنا پر نہیں تھے  
ان کا ایمان اللہ کے نزدیک متحقق و ثابت تھا اس لئے حضرات صحابہ بالخصوص  
خلفائے ثلاثہ کی جانب نفاق کی نسبت کرنا خدا کے بزرگ و برتر کیساتھ معاوضہ کرنا ہے

(۴) — مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ  
مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ  
بَيْنَهُمْ تَوَارَهٌ هُمْ وَأَصْحَابُ  
مُحَمَّدٍ

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان  
کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں  
اور آپس میں مہربان ہیں (اسے مخاطب)



تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع میں ہیں اور کبھی  
سجدے میں ڈھونڈتے ہیں اللہ کے فضل  
اور اس کی خوشی کو ان کی نشانی سجدوں  
کے اثر سے ان کے چہرے پر نمایاں ہے  
یہ مثال ہے ان کی تورات میں اور انجیل  
میں ان کی مثال ہے جیسے کھیتی نے نکالا  
پنا پٹھا پھر اس کی کمر مضبوط کی پھر موٹا  
ہوا پھر کھڑا ہو گیا اپنی جڑ پر بجا لگتا ہے  
کھیتی والوں کو تاکہ بھلائے اس سے جی  
کافروں کا وعدہ کیا ہے اللہ نے ان سے  
جو یقین لاتے ہیں اور کہتے ہیں بھلے کام  
معالی کا اور بڑے ثواب کا۔

سجد ایبتغون فضلاً  
من اللہ ورضوا ناسیماہم  
فی وجوہہم من اثر  
السجود ذلک مثلہم  
فی التورۃ و مثلہم فی  
الانجیل کزراع اخرج  
شطاء فاستغلظ  
فاستوی علی وقته  
یحبیب الزراع لیغیظ  
بہم الکفار وعد اللہ  
الذین امنوا و عملوا الصلحت  
منہم مغفرۃ و اجر عظیماً۔

امام قرطبی اور عامر مفسرین کہتے ہیں کہ "والذین معہ" عام ہے اس میں  
تمام صحابہ کرام داخل ہیں۔ اس آیت کریمہ میں تمام صحابہ کی صلاحیت، ان کی پاک بطنی  
اور مدح و ثنا خود مالک کا ثنات نے فرمائی، ابو عروہ زبیری کہتے ہیں کہ ایک دن  
امام مالک کی مجلس میں ایک شخص کے متعلق یہ ذکر آیا کہ وہ صحابہ کرام کو برا کہتا  
ہے، امام مالک نے یہ آیت لیغیظ بہم الکفار تک تلاوت کی اور پھر فرمایا کہ  
جس شخص کے دل میں اصحاب رسول میں سے کسی کے متعلق غیظ ہو وہ اس آیت  
کی زد میں ہے یعنی اس کا ایمان خطروں میں ہے کیونکہ آیت میں کسی صحابی سے غیظ  
کفار کی علامت قرار دی گئی ہے۔

الذین اخرجوا من  
 ديارهم واموالهم  
 يبتغون فضلا من الله  
 ورضوانا وينصرون  
 الله ورسوله اولئك  
 هم الصادقون والذین  
 تبوء الدار والايمان من  
 قبلهم يحبون من هاجر  
 اليهم ولا يجدون في  
 صدورهم حاجة مما اوتوا  
 واولئذ يوشرون على  
 انفسهم ولو كان بهم  
 خصاصة ومن يوق شحم  
 نفسه فاولئك هم المفلحون  
 والذین جاؤا من بعد هو  
 يقولون ربنا اغفر لنا  
 ولاخواننا الذین  
 سبقونا بالايمان  
 ولا تجعل في قلوبنا  
 غلا للذین امنوا  
 انك رؤوف رحيم

کا ہے جو جدا کر دئے گئے ہیں اپنے گھروں  
 سے اور اپنے مالوں سے وہ اللہ کے فضل  
 اور رضا مندی کے طالب ہیں اور وہ اللہ  
 اور اس کے رسول (کے دین) کی مدد کرتے  
 ہیں یہی لوگ (ایمان کے) سچے ہیں اور  
 ان لوگوں کا (بھی حق ہے) جو دارالاسلام میں  
 اور ایمان میں ان مہاجرین سے پہلے قرار  
 پکڑے ہیں جو ان کے پاس ہجرت کر کے  
 آتا ہے اس سے یہ لوگ محبت کرتے ہیں اور  
 مہاجرین کو جو کچھ ملتا ہے اس سے یہ انصار  
 لوگ اپنے دلوں میں کوئی رشک نہیں پاتے  
 اور مہاجرین کو (اپنے سے مقدم رکھتے  
 ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو اور واقعی جو  
 شخص طبعاً محبت کے بغل سے محفوظ رکھا  
 جائے ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں  
 (اور ان لوگوں کا بھی اس مال فقی میں حق  
 ہے) جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب  
 ہکو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں  
 کو (بھی) جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں  
 اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف  
 سے کینہ نہ آنے دیکھے اے ہمارے رب  
 آپ بڑے شفیق و مہربان ہیں۔



ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے عہد رسالت کے تمام موجود اور آئندہ آنے والے مسلمانوں کو تین طبقوں میں تقسیم کر کے ہر طبقہ کا الگ الگ ذکر کیا ہے۔ پہلا مہاجرین کا طبقہ ہے جنہوں نے محض اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہجرت کی کسی دنیوی غرض کے لئے ان کی ہجرت نہیں تھی، جیسا کہ خود باری تعالیٰ ان کی شان میں فرما رہے ہیں (اولئک هم الصادقون۔ یعنی یہ حضرات اپنے قول ایمان اور فعل ہجرت میں سچے ہیں، دوسرا طبقہ حضرات انصار کا ہے جن کے صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ مہاجرین سے محبت رکھتے ہیں اور ان پر حسد نہیں کرتے ہیں، ان صفات کے ذکر کے بعد فرمایا: "فاولئک هم المفلحون"۔ یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں، تیسرا طبقہ ان مؤمنین کا ہے جو مہاجرین و انصار کے بعد قیامت تک آنے والا ہے۔ اس طبقے کے بارے میں فرمایا کہ یہ مہاجرین و انصار کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اس بات کی بھی دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ہمارے دلوں میں ان کی طرف سے عین وعدوت نہ ڈالے، یقیناً آپ مہربان اور رحمت کرنے والے ہیں، لہذا اپنے فضل و رحمت سے ہماری دعا قبول کر لیجئے، ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ فلاح پانے والے وہی لوگ ہیں جو حضرات مہاجرین سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی شان میں طعن و تشنیع نہیں کرتے کیونکہ طعن و تشنیع تقاضائے محبت کے خلاف ہے، جس سے معلوم ہوا کہ خلفائے اربعہ جو مہاجرین اولین میں یقینی طور پر شامل ہیں کی محبت۔ فلاح کی ضامن اور ان سے بغض و عناد و خسران کا سبب ہے، اسی طرح تیسری آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ حضرات صحابہ کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں اور

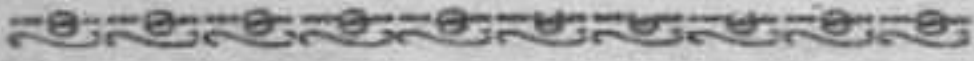
ان سے بعض وعناد کو برا سمجھتے ہوئے اس سے محفوظ رہنے کی بارگاہ  
 خداوندی میں دعا کرتے ہیں، وہی زمرہ مؤمنین میں داخل ہیں اس  
 کے برعکس جو گروہ اس مقدس جماعت سے محبت کے بجائے عداوت  
 رکھتا ہے، اور ان کے حق میں دعائے خیر کے بجائے لعن و طعن کی زبان دراز  
 کرتا ہے وہ اہل اسدہم کے زمرے سے خارج ہے کیونکہ ان آیات میں  
 مستحقین غنیمت کے جن میں طہیقوں کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا یہ لعن و طعن  
 کرنے والے، ان کے خارج ہیں۔

اس موقع پر بغیر اختصار ان پانچ آیات پر اکتفا کیا جا رہا ہے  
 ورنہ قرآن مجید میں حضرات صحابہ کے فضائل و مزیایا سے متعلق سینکڑوں  
 آیات ہیں۔





# الصحابۃ فی الحدیث



آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام بالخصوص حضرات خلفائے ثلاثہ ابو بکر، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب اور مزایا و خصوصیات اس کثرت و شدت اور تواتر و تسلسل کے ساتھ بیان فرمائے ہیں کہ ان سب کو جمع کرنا کوئی کسان کام نہیں ہے اور نہ اس موقع پر اس کی ضرورت ہے، لہذا ان بے شمار احادیث میں سے چند کو یہاں نقل کیا جا رہا ہے، اس سلسلہ میں پہلے ان احادیث کو پیش کیا جائیگا جن سے پوری جماعت صحابہ کی منقبت و فضیلت ثابت ہوتی ہے پھر خلفائے ثلاثہ کے فضائل میں وارد احادیث ذکر کی جائیں گی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرات انبیاء و صلحین کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے میرے اصحاب کو تمام انسانوں و جناتوں پر فضیلت دی ہے۔

(۱) عن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختار اصحابی علی الثقلین سوی النبیین والمرسلین (رواہ البزار بسند رجالہ موثقون)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جمیع حضرات صحابہ اللہ تعالیٰ کے منتخب و برگزیدہ ہیں نبیوں اور رسولوں کے بعد انسانوں اور جناتوں میں سے کوئی بھی ان کے مقام و مرتبہ کو نہیں پاسکتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں میرے صحابہ کا

(۲) عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی فی

امتی کاملہ فی الطعام لا یصلح  
 الطعام الا بالماء۔ (مشکوۃ شریف)  
 اس ارشاد عالیہ کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ  
 کے سامنے صحابہ کرام کی اہمیت ایک مثال کے ذریعہ سے واضح فرمائی ہے، کہ  
 جس طرح لذیذ سے لذیذ تر کھانا بے نمک کے پھیکا اور بے مزہ ہوتا ہے بعینہ  
 یہی حال امت کا ہے کہ اس کی صلاح و فلاح اور اس کا تمام شرف و مجد انھیں صحابہ  
 کی مقدس جماعت کا مرہون منت ہے، اگر اس جماعت کو درمیان سے الگ  
 کر دیا جائے تو امت کے سارے محاسن و فضائل بے حیثیت ہو جائیں گے۔

۳۔ قال النبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم خیر الناس قرنی ثم  
 الذین یلونہم ثم الذین  
 یلونہم فلا درى ذکر  
 قرنین او ثلاثہ۔  
 (بخاری و مسلم وغیرہ)  
 انسانوں میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے  
 پھر ان کا جو اس سے متصل ہیں، پھر  
 ان کا جو اس سے متصل ہیں، راوی  
 حدیث کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا  
 کہ متصل لوگوں کا ذکر دو مرتبہ فرمایا  
 یا تین مرتبہ

اگر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے، ثم الذین یلونہم، کو صرف دو مرتبہ  
 ذکر کیا ہے تو دوسرا قرن (زمانہ) صحابہ کا اور تیسرا تابعین کا ہے اور اگر اس  
 جملہ کو تین بار فرمایا ہے تو چوتھا دور تبع تابعین کا بھی اس میں شامل ہوگا، بہر حال  
 اس ارشاد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے متعین طور پر معلوم ہوتا ہے  
 کہ عبد نبوی کے بعد سب سے بہتر زمانہ صحابہ کرام کا ہے، اصحاب کے مقدمہ میں  
 حافظ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں۔۔۔ وواتر عنہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم الخ جس



سے معلوم ہو گیا کہ محدثین کے نزدیک یہ حدیث متواتر ہے جس سے یقینی علم حاصل ہوتا ہے۔

ان تین حدیثوں کے بعد وہ احادیث نقل کی جارہی ہیں جو خاص طور پر خلفائہ ثلاثہ کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں۔

(۱۱) حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ابوبکر و عمر سید اکھول اہل الجنة من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین (رواہ احمد و الترمذی) حضرت صدیق و فاروق نبیوں اور رسولوں کے علاوہ درمیانی عمر کے تمام اگلے و پچھلے جنتیوں کے سردار ہیں۔

اس حدیث پاک کے صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد صدیق اکبر و فاروق اعظم تمام لوگوں سے افضل ہیں، یہی بات قرآن مجید اور دیگر احادیث نبویہ، آثار صحابہ و تابعین سے بھی ثابت ہے اور اسی پر اہل سنت و الجماعت کا اجماع ہے، اسی بنا پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے تھے: "من فضلتنی علی ابی بکر و عمر جلدتہ حدی المفتری" جو مجھے ابوبکر و عمر پر ترجیح اور فضیلت دے گا میں اس پر افتراء پر داز کی حد (سزا) جاری کروں گا۔ اسی معنی کی ایک اور روایت کتاب الآثار لامام ابی یوسف میں بھی ہے

(۱۲) ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اقتدوا من بعدی ابی بکر و عمر فانہما حبل اللہ ممدود و تمسک بہما فقد تمسک بالعرۃ الوثقی لا انفصام لہا (رواہ الطبرانی)۔ مسیئ بعد ابوبکر و عمر کی اقتدا کرو کیونکہ کیونکہ یہ دونوں اللہ کی دراز شدہ رسی ہیں جس نے ان دونوں کو پکڑ لیا اس نے مضبوط حلقہ تھام لیا۔

جیل اللہ نے مراد دین الہی ہے، چنانچہ قرآن مجید میں "واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً" میں اسی جانب اشارہ کیا گیا ہے، یعنی سب لوگ مل کر اللہ کے دین کو قوت اور مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو، اور "عروۃ الوثقی" سے بھی دین خداوندی ہی مراد ہے چنانچہ قرآن کا ارشاد رہا ہے "فقد استمسک بالعرفۃ الوثقی" اس نے مضبوط حلقہ یعنی دین اسلام کو تھام لیا، اس تفصیل و تحقیق سے معلوم ہو گیا کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کا طریقہ معیار دین ہے اور ان کے طریقے پر چلنا درحقیقت دین اسلام پر چلنا ہے۔

(۳) ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ان اللہ جعل الحق علی لسانہ لاریب کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کے لسان عمرو و قلبہ (رواہ الترمذی) زبان اور دل پر رکھ دیا ہے۔

بعض روایتوں میں "جعل" کے بجائے "وضع" کا لفظ ہے، امام ترمذی نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کی ہے اور امام داؤد اور امام حاکم نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کن لا نبعث ان السکینۃ علی لسان عمرہ ہم صحابہ اس بات کو بعید نہیں سمجھتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان لسان الغیب کی ترجمان ہے، چنانچہ ۲۶ احکام شرعیہ کا آپ کے قول کے مطابق نازل ہونا اس حدیث کی صداقت پر خدائی شہادت ہے۔

(۴) لصاحب نبی رفیق و رفیق فی جنت میں ایک ساتھی ہے فیہا عثمان۔ (رواہ الترمذی) اور میرے جنت کے رفیق عثمان ہیں۔

اس حدیث سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا نہ صرف جنتی ہونا ثابت ہوتا ہے بلکہ ان کی بلندی درجات پر بھی یہ حدیث دلالت کر رہی ہے۔

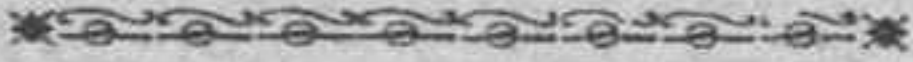


(۵) امام احمد اپنی مسند میں روایت کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شکر کی تیاری اور سامان جنگ کی فراہمی کا کام شروع فرمایا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک ہزار اشرفی لیکر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور آپ کی گود میں ڈال دیا، راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس وقت دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فرط مسترت سے) ان اشرفیوں کو الٹ پلٹ رہے تھے، اور زبان وحی ترجمان پر یہ الفاظ جاری تھے: **مَا ضَرَّ عِثَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَوْتَيْنِ**۔ عثمان آج کے بعد جو کام بھی کریں گے وہ ان کے لئے مغفرت رساں نہیں ہوگا، آپ نے اس جملہ کو بطور تاکید دو مرتبہ فرمایا۔

اس حدیث پاک میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے صدق کی قبولیت کی بشارت کے ساتھ ان محافلین اور ناقدین کے خیالات کی تردید بھی فرمادی گئی ہے جو مفسدین کی افتر پروانوں سے متاثر ہو کر یا اپنی کجروی کے زیر اثر حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کی شان میں طعن و تشنیع کرتے ہیں، جس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ ان تمام اتہامات سے پاک اور بری ہیں جو معاندین ان پر ناحق ٹھوپ رہے ہیں لیکن بالقرین یہ باتیں اگر کسی حد تک ثابت بھی ہو جائیں تو آپ کی عظمت شان اور کثرت طاعات کی بنا پر کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔

اللہ اور رسول کے ان فرمودات میں صحابہ کرام کے ایمان و اخلاص اور فضائل و مناقب کی جو تصویر پیش کی گئی ہے اسے سامنے رکھتے ہوئے ان قدری صفات، ہستیوں کے بارے میں تخمین کی ہرزہ سرائیوں کو ایک بار پھر پڑھ جائیے اسکے بعد خود فیصلہ کیجئے کہ قرآن و حدیث کے علی الرغم جس فرد یا جماعت کے خیالات و عقائد حضرات صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے متعلق اس طرح کے ہوں کیا ایمانی تقاضوں کو باقی رکھتے ہوئے ایک لمحہ کے لئے بھی اسکے ساتھ اتحاد عمل ممکن ہے؟ اور کیا اس کے عسکری اور فوجی غلبہ کو اسلامی انقلاب کہنا درست ہے؟

# صحابہ کی تنقیض کرنے والا علمائے امت کی نظر میں



آیت کریمہ محمد رسول اللہ والذین معہ الخ کی تفسیر کے ذیل میں معلوم ہو چکا ہے کہ امام مالکؒ نے لیغیض بہو الکفار کے پیش نظر فرمایا کہ حضرات صحابہ سے بغض رکھنے والے اس آیت کی زد میں ہیں۔ یعنی کافر ہیں، نیز امام ابو زرہ عراقی اور مسند ہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی رائے بھی گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے اب ذیل میں چند اور علمائے محققین کے اقوال ملاحظہ کیجئے۔

(۱) مسخزی بیان کرتے ہیں کہ مجھے مخاطب کرتے ہوئے امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا۔

یا ابا الحسن اذا قلت احدا یذکر صحاب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم یسوء فاقبلہ علی الاسلام  
لے ابو حسن جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ صحابہ کا ذکر برائی کے ساتھ کرتا ہے تو اسے اسلام کو شلوک سمجھو۔  
(۲) عمدۃ المفہرین محقق ابن کثیر لکھتے ہیں۔

یا دویل من البغض هو اوستہو اوست بعضہم... فاین  
هؤلاء من الایمان بالقرآن اذا سبوا من رضی اللہ عنہم  
مذاب الیم ہے ان لوگوں کیلئے جو حضرات صحابہ سے یا ان میں بعض سے بغض رکھے  
یا انھیں برا بھلا کہے ایسے لوگوں کا ایمان بالقرآن سے کیا واسطہ جو ان حضرات کو  
برا کہتے ہیں جن کا اللہ نے راضی ہونے کا اعلان کر دیا۔

(۳) علامہ ابن تیمیہ اپنی مشہور تصنیف الصارم السلول میں لکھتے ہیں۔



وقال انقاضي ابو يعلى الذي عليه الفقهاء في سب لصوابه  
ان كان مستحلاً لذلك كفر وان لم يكن مستحلاً فسق  
قاضي ابو يعلى نے کہا ہے کہ اس پر تمام فقہاء متفق ہیں کہ جو شخص صحابہ کی برائی کو حلال  
وجائز سمجھتے ہوئے ان کی برائی کرے وہ کافر ہے اور جو حلال نہ سمجھتے ہوئے انہیں  
برا بھلا کہے وہ فاسق ہے

(۴) علامہ ابن ہمام حنفی لکھتے ہیں۔

ان من فضل عليا على الثلاثة فمبتدع وان اسكو  
خلافة الصديق او عمر رضي الله عنهما فهو كافر  
جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خلفائے ثلاثہ (صدیق اکبر فاروق اعظم اور عثمان غنی) پر  
فضیلت دے وہ بدعتی ہے اور جو شخص حضرت ابو بکر یا حضرت عمر کی خلافت کا کر سوا کافر ہے  
(۵) فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

الرافضي اذا كان يسب الشيخين ويلعنهما العياذ بالله  
فهو كافر وان كان يفضل عليا كرم الله وجهه علي  
ابي بكر رضي الله عنه لا يكون كافرا الا انه مبتدع  
رافضي جب شیخین کو برا بھلا اور لعن طعن کرتا ہو تو کافر ہے اور اگر حضرت علی کرم اللہ  
وجہہ کو حضرت ابو بکر پر فضیلت دیتا ہے تو کافر نہیں ہوگا ہاں اس مبتدعین بدعتی قرار پایگا

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ نے متقی صحابہ کے متعلق ایک نہایت  
قیمتی اور قابل قدر نکتہ تحریر فرمایا جو قول فیصل کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے اسی  
نکتہ پر یہ بحث ختم کی جاتی ہے، لکھتے ہیں۔

ورین جاد قیقر باید دانست کہ سب و طعن انبیاء ازین جہت کفر و حرام

ست کہ وجہ سبب یعنی معاصی و کفر دریں بزرگ گناہ یافتہ نمی شود، و موجبات  
تعظیم و توقیر و شایسته بودن موجود دارند و چون جماعہ باشند از مؤمنین  
که اسباب تعظیم داشته باشند و گناہان ایشان را مغفرت و کفیر نفس آن  
ثابت شده باشد یا یقین این ہم در حکم انبیاء خواهند بود و در حرمت سبب و  
تحقیر و اہانت و بدگفتن نہایت کارا آنکہ انبیاء را اسباب تحقیر موجود نیست  
و اینہا را بعد از وجود معدوم شد و معدوم بعد الوجود چون معدوم اصلی  
است درین باب و لہذا نام را بگناہ او تغییر کردن حرام است و عوام امت  
غیر از صحابہ این حق ندارند کہ کفیر سیئات و مغفرت گناہان ایشان ما را  
بالقطع از وحی و تفسیر معلوم شدہ باشد و قبول طاعات و تعلق رفائے  
الہی باعمال ایشان با یقین متیقن شدہ باشد پس فرقہ صحابہ بزرخ  
اند و بیان انبیاء و امتیاء و لہذا سبب منصور ہمیں است کہ غیر از صحابہ چہ  
مسلح و متقی باشد بدرجہ ایشان نمی رسد و این کتب را بالمیت آن در خاطر باید  
داشت کہ بسیار نفیس است لے

اس موقع پر یہ نکتہ سمجھ لینا چاہئے کہ حضرات انبیاء کبار کی اور انکی شان میں معن میں اس  
وجہ سے حرام و کفر ہے کہ معن کا سبب یعنی گناہ اور کفران بزرگوں میں پائے نہیں جاتے  
اور تعظیم و توقیر اور تعریف و توصیف کے اسباب ان حضرات میں پورے طور پر موجود ہیں  
اور جب مسلمانوں میں کوئی ایسی جہت ہو جس کے اندر تعظیم کے اسباب موجود ہوں اور اسکے  
گناہوں کی مغفرت نص قرآنی سے ثابت ہو گئی ہو تو یقینی طور پر اس جہت کی برائی اہانت  
اور تحقیر انبیاء کی اہانت و تحقیر کے حکم میں ہوگی بس صرف فرقہ یہ ہوگا کہ حضرات انبیاء میں  
اسباب تحقیر سرے سے موجود نہیں ہیں اور اس جماعت میں یہ اسباب پائے جانے کے  
بعد ختم ہو گئے گناہوں کے وجود کے بعد ان کا مغفرت و فیرو کے ذریعہ معدوم اور ختم ہوا



معلوم اسی کے حکم میں ہے (یعنی مغفرت کے بعد مغفور ایسا ہو جاتا ہے گویا کہ سرے سے گناہ سرزد ہی نہیں ہو ہے) اسی بنا پر گناہ سے توبہ کر لینے والے کو اس کے سابقہ گناہ پر عائد لانا حرام ہے۔ اور پوری امت میں صرف صحابہ کو یہ مرتبہ حاصل ہے کہ ان کے گناہوں کی مغفرت اور بخشش کا قطعی اور یقینی حکم میں وحی ربانی اور کلام الہی سے معلوم ہو گیا ہے اور ان کی علامت (روحانات) کی قبولیت اور ان کے اعمال کے ساتھ اللہ کی رضا کا تعلق بھی یقین ہو چکا ہے (بندہ حضرت انبیاء کی طرح صحابہ کرام کی تنقیص اہانت اور ان کی بڑائی حرام و کفر ہوگی) جماعت صحابہ انبیاء اور ائمہوں کے درمیان برزخ (پہچ کی گڑھی) میں اسی بناء مذہب منصوص بھی ہے کہ ان کی خواہ کتنا ہی مطیع و متقی کیوں نہ ہو صحابہ کے مقام و مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا، اس نکتہ کو سکی علم و حکمت کیساتھ دل نشین کر لینا چاہئے کہ بہت ہی خوب ہے

علامت امت کی ان تصریحات کے اُسنے میں خمینی اور ان کے ہم نواؤں کو اپنا چہرہ دیکھنا چاہئے، کیا اسلام کے اولین فداکاروں اور محبوب رب العالمین کے جانثاروں کو اعیانہ بالمشرف و مرتد، خائن و غدار کہنے والوں کو یہ زریعہ دیتا ہے کہ شوہر کا اسلامیہ لا شیعہ و کلاسنیہ کا منافقانہ نعرہ بلند کریں، نیز اسلامی جماعت کے ان مشرور کو بھی ان تصریحات کی روشنی میں اپنے زاویہ فکر و فکر کو درست کر لینا یہ بے جوآن بھی کعبۃ اللہ کے تقدس کو پامال کرنے والے خمینیوں کو شہید کی اعزاز می ڈگری دے رہے ہیں۔



# نظریہ ولایت فقیہ



خمینی نے اپنے اس نظریہ کے اثبات و تشریح کے لئے "الحکومتہ الاسلامیہ: (ولایت فقیہ) کے نام سے تقریباً ڈیڑھ سو صفحے کی ایک مستقل کتاب لکھی، اس نظریہ کا حامل مختصر لفظوں میں یہ ہے کہ امام غائب یعنی ہمدی موعود کے زمانہ غیبت میں فقیہ عادل کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ امام غائب کے نائب کی حیثیت سے حکومت کا نظام اپنے ہاتھ میں لینے کی جدوجہد کرے اور جب کوئی باصلاحیت فقیہ اس مقصد کے لئے جدوجہد کا آغاز کر دے تو معاشرے اور حکومت کے جملہ معاملات میں وہ امام، اور رسول کی طرح واجب الاطاعت ہوگا۔ چنانچہ خمینی "الحکومتہ الاسلامیہ" میں لکھتے ہیں۔

و اذ انھض بامر تشکیل  
الحکومتہ فقیہ عالم عادل  
فانہ یلی من امور المجتمع  
ما صان یلیہ النبی  
(من) منہم و وجب علی الناس  
ان یسمعوا لہ و یطیعوا  
و یمثلک هذا من امر  
الادارۃ والرعاۃ والیاستہ

جب کوئی عالم و عادل فقیہ (مجتہد) حکومت کی تشکیل کے لئے اٹھ کھڑا ہو تو وہ معاشرے و اجتماعی معاملات میں ان تمام امور و اختیارات کا مالک ہوگا جو نبی کے زیر اختیار تھے اور تمام لوگوں پر اس کی سب و طاعت واجب ہوگی اور یہ صاحب اقتدار فقیہ حکومتی نظام سماجی مسائل و است کی سیاست کے جملہ معاملات



لِلنَّاسِ مَا كَانَ يُمْكِنُهُ  
الرَّسُولِ (ص)، وَاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ  
ع  
کا اسی طرح مالک و مختار ہوگا جس طرح  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین  
مالک و مختار تھے۔

اسی کتاب میں آگے چل کر اس نظریہ کی تشریح یوں کی ہے۔  
اِنَّ الْفُقَهَاءَ هُمْ اَوْصِيَاءُ  
الرَّسُولِ (ص)، مِنْ بَعْدِ الْاِثْمَةِ  
وَفِيْ حَالِ غَوْلٍ بِالْمَوْذِقِينَ  
يُكَلِّفُوْنَ بِالْقِيَامِ مَا كَلَّفَ الْاِثْمَةُ  
(ع)، بِالْقِيَامِ بِهِ ع  
یقیناً فقہاء (مجتہدین)، ائمہ کی عدم  
موجودگی اور ان کی غیبت کے زمانہ میں  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وہی ہیں  
اور ان تمام امور کی انجام دہی کے مکلف  
ہیں جس کے ائمہ مکلف تھے۔

گذشتہ سطور میں یہ بات لکھی ہے کہ خمینی عقیدہ کے مطابق ان کے ائمہ  
کائنات کے ذرے ذرے پر متصرف ہیں اور پوری دنیا ان کے زیر اقتدار ہے۔  
نیز ائمہ خدا و رسول کی طرح مفترض الطاعت ہیں ہر فرد بشر پر بلا چون و چرا ان  
کی پیروی و فرمانبرداری فرض اور ضروری ہے، اور ولایت فقیہ کے نظریہ سے یہ  
ثابت ہو رہا ہے کہ ائمہ کی عدم موجودگی یا ان کی غیبت کے زمانہ میں فقیہ عالم و  
عادل (مجتہد)، ائمہ کے نائب ہونے کی حیثیت سے ان کے تمام اختیارات کا  
مالک ہوگا، تو اس کا لازمی نتیجہ یہی نکلے گا کہ فقیہ عادل کا اقتدار کائنات کے  
ذرے ذرے پر ہے اور اس کی اطاعت اور پیروی بھی خدا و رسول کی اطاعت  
کی طرح فرض ہے، اور اس کی اطاعت سے روگردانی کرنے والا خدا و رسول کی  
اطاعت سے انحراف کرنے والے کی طرح کافر و فاسق یا کم از کم مفسد ضرور ہوگا  
خمینی نے پہلے تو اپنے ائمہ کو خدا و رسول کے درجے پر پہنچایا تھا اور اب اس

نظریہ ولایت فقیہ کے ذریعہ خود اپنے آپ کو اور ہر فقیہ عالم و عادل یعنی مجتہد کو خدائی اختیارات دے دیا ہے۔

خمینی کی جسارت اور بیباکی ملاحظہ کیجئے کہ اپنے اس خالص کیتھولک مسیحیوں کے نظریہ پاپائیت کو اسلام میں ٹھونسنے کے لئے ایک حدیث سے استدلال کا ڈھونگ بھی رچاتے ہیں تاکہ عوام کا لانا تمام حدیث رسول کا نام سن کر اس یکسر باطل نظریہ کے آگے سر تسلیم جھکا دیں اور انھیں اپنے سیاسی اقتدار عام کا جواز حاصل ہو جائے۔

خمینی کا استدلال | اپنے اس قطعی باطل نظریہ کو بزرگم خویش مدلل کرنے کی غرض سے وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

قال صلى الله عليه وسلم  
اللهو امر احسن خلفاؤ ثلاث  
مرات قيل من خلفاءك؟  
قال: الدينير دون  
احاديثي و سنتي فيعلموا  
الناس من بعدى۔  
نبی علیہ السلام نے تین مرتبہ فرمایا: اے  
اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما آپ سے پوچھا  
گیا آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ فرمایا  
جو لوگ میری احادیث و سنت کی روایت  
کریں گے اور میرے بعد لوگوں کو اسکی  
تعلیم دیں گے۔

خمینی اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں: اس حدیث کے مصداق وہ حضرات ہیں جو اللہ کے احکام کو اس کے بندوں تک پہنچاتے ہیں، انھیں بمعالم دین کی رہنمائی کرتے ہیں، ان کی صحیح اسلامی تربیت کرتے ہیں اور ان امور کی انجام دہی میں یہ حضرات اس مقام پر فائز ہوتے ہیں جن پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے نائبین ائمہ ہدیٰ قائم تھے، یہ حضرات (احکام خداوندی کے نشر و اشاعت) کی غرض سے عباس علیہ کی تشکیل و تنظیم کرتے ہیں جن میں ہزاروں طالبین علم دین



شریک ہوتے ہیں جو پورے عالم میں دعوت اسلامی کو عام کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں  
خمینی کی اس تفصیل کا حاصل یہ ہے کہ حدیث مستدل میں خلفاء سے مراد  
وہ علمائے حدیث ہیں جو حدیث کی تعلیم و تدریس میں مصروف ہیں اور یہ علمائے  
حدیث اپنے درس و افادہ کے ذریعہ رسالت و امامت کے کام کو انجام دیرہے ہیں  
اس کے بعد لکھتے ہیں۔

وہ محدث جس کا مبلغ علم صرف الفاظ حدیث کی روایت ہو، اور درجہ اجتہاد  
پر نہ پہنچا ہو، اصول سے فروع کے استنباط کے اصول و ضوابط سے ناواقف ہو  
نیز صحیح و غیر صحیح حدیث میں امتیاز کرنے سے بھی عاجز ہو۔ وہ بھلا کیونکر دوسروں  
کی رہنمائی کی خدمت انجام دے سکتا ہے، ایسا نرا محدث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی نظر سے ساقط ہے کیونکہ وہ جو سچی اور جھوٹی حدیثوں تک میں تمیز نہ کر سکے  
محض قال رسول اللہ قال رسول اللہ ہے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مبلغ  
نظر قطعاً نہیں ہو سکتا، کیونکہ آپ کا مقصد تو حقیقی حدیثوں کی نشر و اشاعت  
ہے۔ خمینی کی اس عبارت آرائی کا حاصل یہ ہے کہ جو کتاب و سنت کی تعلیم  
و تدریس کی خدمت انجام دیتا ہے وہ اس حدیث کی رو سے رسول خدا اور ائمہ ہدی  
کا خلیفہ اور نائب ہے، لہذا جو اختیارات مناب اور اصل کو حاصل تھے وہ سارے  
اختیارات اس کے نائب کو حاصل ہوں گے۔

**خمینی کے استدلال کا جائزہ** | پورے ذخیرہ حدیث سے خمینی کو اپنے مطلب  
کی جو حدیث ملے وہ یہی ایک حدیث ہے  
اس سلسلے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ اس قدر اہم اور دور رس نتائج کے حامل نظریہ  
و عقیدہ کے ثبوت کے لئے قطعی اور یقینی دلیل کی ضرورت ہے جبکہ یہ خبر واحد

ہے جو صرف مفید ظن ہے اس لئے خمینی کا اپنے نظریہ پر اس حدیث سے استدلال درست نہیں ہے۔ پھر یہ حدیث اس درجہ کی ہے بھی نہیں کہ موقع استدلال میں اسے پیش کیا جاسکے۔ کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی احمد بن عیسیٰ بن عیسیٰ الباشمی ہے جس کے بارے میں دارقطنی کا فیصلہ ہے۔ ہو کذاب۔ یہ راوی جھوٹا ہے۔

ان بیان کردہ عوارض سے قطع نظر جن سے خمینی کا استدلال ہباز منشور اجاتا ہے خود یہ استدلال سرے سے غلط ہے اور مغالطہ و سفسطہ سے زیادہ کی حیثیت نہیں رکھتا کیونکہ خمینی نے بحال چاکرستی رواد حدیث میں سے ادنیٰ اور اعلیٰ کو لے کر اپنے مطلب کے مطابق نتیجہ اخذ کر لیا ہے۔ اور ان درجوں کے درمیان علمائے حدیث کے جو طبقات ہیں انھیں خلاف مطلب سمجھتے ہوئے نظر انداز کر دیا ہے جو سرتکا مغالطہ ہے۔ یہ بات بالکل صحیح ہے کہ وہ راویان حدیث جو نہ حدیث کی حیثیت سے واقف ہیں اور نہ معنی حدیث ہی کو سمجھتے ہیں وہ یقیناً اس حدیث کے مدلول سے خارج ہیں۔ لیکن یہ بات بھی قطعی طور پر غلط ہے کہ اس حدیث کے مدلول صرف وہی علمائے حدیث ہیں جو درجہ اجتہاد کو پہنچے ہوئے ہیں جیسا کہ خمینی کہہ رہے ہیں بلکہ بلاشبہ وہ علمائے حدیث ہیں اس حدیث کے مدلول میں داخل ہیں جو اگرچہ درجہ اجتہاد کو نہیں پہنچے ہیں لیکن حدیث کی صحت و سقم اور اس کے معنی و مفہوم سے اچھی طرح واقف ہیں اور اس صورت میں خمینی کا استدلال پاور ہوا ہو جاتا ہے۔

**ولایت فقیہ شیعہ علماء کی نظر میں** | خمینی اس نظریے میں بالکل منفرد اور یکے ہیں کیونکہ اسلامی فرقوں میں کوئی فرقہ بھی فقیہ و مجتہد کی ولایت عامہ مطلقہ کا قائل نہیں حتیٰ کہ فرقہ امامیہ



جو امامت و ولایت کے مسئلہ میں انتہائی غلو سے کام لیتا ہے وہ بھی فقیہ و مجتہد کی ولایت عامہ اور نیابت مطلقہ کو تسلیم نہیں کرتا، چنانچہ فرقہ امامیہ کے علمائے متقدمین میں امام المحدث العظیمی، مرتب الجامع الکافی، الشیخ الصدوق، الشیخ المشید، اور المفسر الطبرسی وغیرہ اور ان کے علمائے متاخرین میں الشیخ مرتضیٰ الانصاری، العلامة النائینی وغیرہ بیک زبان کہتے ہیں کہ فقیہ عادل جو اجتہاد مطلق کے مرتبہ کو پہنچ جائے وہ صرف ولایت خاصہ کا حامل ہوگا، کیونکہ فقیہ عادل مجتہد کی ولایت پر کوئی ایسی دلیل قطعی موجود نہیں ہے جو ائمہ معصومین کے آثار و روایات سے اخذ و استفاد ہو، علاوہ ازیں فقیہ مجتہد کے لئے اگر ولایت عامہ کو تسلیم کر لیا جائے، تو لازمی طور پر فقیہ عادل مجتہد اور امام معصوم کے مابین برابری بھی انہی پڑے گی۔ اور ان دونوں کے درمیان مساوات اور برابری پر نہ دلیل عقلی موجود ہے اور نہ حجت شرعی ہے۔

پیش نظر ان دو دنیسلوں سے علمائے امامیہ نے پہلے ہی سے مجتہد کے لئے ولایت عامہ کے دروازے کو بند کر دیا تھا، اور خود خمینی کے وہ معاصر علماء جو خمینی سے علم و فضل وغیرہ میں کسی حیثیت سے بھی کم نہیں ہیں مثلاً آیت اللہ العظمیٰ، الامام کاظم الشریعت مداری، الامام الطباطبائی، الاعظمی وغیرہ خمینی کے نظریہ ولایت فقیہ کو دینی ضلال سے تعبیر کرتے ہیں اور اس مخالفت کی وجہ سے ان دونوں علماء کو خمینیوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بھی بننا پڑا پھر بھی یہ دونوں اپنی رائے پر ثابت قدم ہیں اور خمینی کے اس نظریہ کو علمی و شرعی طور پر غلط و گمراہ کن سمجھتے اور کہتے ہیں یہ

فرقہ شیعہ کے ایک زبردست محقق و مجتہد ڈاکٹر موسیٰ الموسوی لکھتے ہیں۔

و موضوع ولایت الفقیہ من البدع التي ابتدها الخميني في الدين  
 الاسلامي واتخذ منه اساسا للاستبدال المطلق باسم الدين  
 ولایت فقیہ کا موضوع خمینی کی ان بدعتوں میں سے ایک بدعت ہے جو انھوں  
 نے دین اسلام میں ایسا دیکھا ہے۔۔۔ اور دین کے نام پر اس موضوع کو  
 استبداد مطلق کے لئے ایک بنیاد بنایا ہے۔  
 ڈاکٹر موسوی اس کے بعد لکھتے ہیں۔

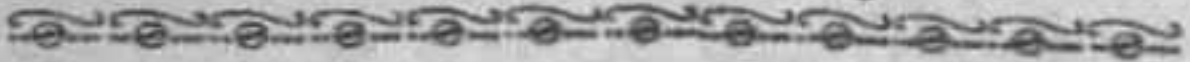
ان من العالم اجمع من مسلمین و غیر مسلمین ان  
 یعرفوا ان فقہاء ایران الکبار والمراجع الدينية  
 العظام فيها عارضوا ولایة الفقیہ معارضة شديدة  
 واعلنوا انهم لا تمت الى الدين بصلة وانها بدعة  
 وضلالة

دنیا کے تمام مسلم و غیر مسلم کو یہ جان لینا ضروری ہے کہ ایران کے علمائے کبار  
 اور عظیم دینی شخصیتوں کا خمینی کے نظریہ ولایت فقیہ سے شدید ترین اختلاف  
 ہے اور ان تمام حضرات نے اعلان کر دیا ہے کہ دین سے اس کا کوئی تعلق نہیں  
 کیونکہ یہ نظریہ بدعت و گمراہی ہے۔

علمائے شیعہ کی ان تصریحات کے بعد خمینی کے اس نقطہ نظر کے خلاف دلائل و شواہد پیش  
 کرنے کی اب کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی اسلئے خمینی اور ان کے ہم نوا و پیروکاروں کے  
 ملاحظہ و توجہ کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل ارشاد پر اس بحث کو ختم کیا جاتا ہے  
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو ردة (بخاری و مسلم)  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: جو ہمارے اس امر (دین اسلام) میں ایسی چیز ایجاد کرے جو ہمیں داخل نہیں  
 و درود ہے (یعنی چیز اسی پر لوٹا دی جائیگی)



# خمینی مذہب کی کچھ اور بدعات و خرافات



خمینی کے نظریہ "ولایت فقیہ" کی بحث میں یہ بات معلوم ہو چکی ہے، ان کا یہ نظریہ سنی و شیعہ دونوں مکتبہ فکر کے خلاف ہے، اور اسلامی عقائد و نظریات سے اس کا دور کا بھی تعلق نہیں ہے، بلکہ خمینی نے اسے عیسائی کیتھولک فرقہ سے اڑایا ہے، اب اسلئے دستور میں خمینی مذہب کی چند مزید بدعات و خرافات کا تذکرہ کیا جا رہا ہے، جن سے اچھی طرح واضح ہوتا ہے کہ خمینی کا حقیقی اسلام سے کئی تعلق نہیں ہے بلکہ وہ دنیا کے سامنے اسلام کا ایک جدید ایڈریشن پیش کرنا چاہتے ہیں اور اپنے جبروت شدہ کے لئے پورے عالم اسلام کو اپنے اسی جدید مذہب کا پابند بنانا چاہتے ہیں۔

اذان میں اپنے نام کا اضافہ | اذان شعار اسلام میں سے ہے جس کے الفاظ شریعت اسلام میں متعین ہیں ان میں اپنی جانب سے کمی یا اضافہ شرعی نقطہ نظر سے درست نہیں ہے، دنیا کے تمام مسلمان خواہ وہ عربی ہوں یا غنمی سب اس کے پابند ہیں کہ وہ اذان میں انھیں الفاظ کو استعمال کریں جو احادیث رسول سے ثابت ہیں اور امت مسلمہ اجماعی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک اسی پر عمل پیرا ہے اس چودہ سو سال کی مدت میں نہ جانے کتنے قوت و شوکت کے مالک حکمران، اور صاحب جاہ و حشمت دینی رہنما پیدا ہوئے مگر کسی کو اس کی جرأت نہیں ہوئی کہ وہ اذان میں اپنے نام کا اضافہ کر دے، لیکن احادیث رسول اور امت

کے توارث کو نظر انداز کر کے خمینی نے اپنے نام کو اذان میں شامل کر دیا ہے اور آج ایران کی تمام مساجد میں اذان یوں دی جاتی ہے اللہ اکبر اللہ اکبر خمینی دھور۔ اشہد ان لا اله الا الله البتہ مشہد رضوی کی۔ جامع گوہر اس بدعت سے پاک ہے کیونکہ شیعہ عالم الامام الطباطبائی کو یہ بات گوارہ نہیں ہوئی کہ جس مسجد میں وہ نماز ادا کرتے ہیں اس میں یہ بدعت جاری کی جائے اس لئے انھوں نے کھل کر اس کی مخالفت کی اور اس سلسلے میں خمینیوں کے ہر ظلم و ستم کو برداشت کیا مگر اپنی مسجد میں یہ بدعت جاری نہ ہوئی خمینی کے نام پر درود و سلام کتاب و سنت کی تعلیمات کے مطابق پوری امت مسلمہ کا یہ عمل ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے نام پر ایک بار درود و سلام کی دعا کرتے ہیں لیکن آج ایران میں خمینی کے نام پر ایک بار کے بجائے تین مرتبہ درود پڑھا جاتا ہے۔

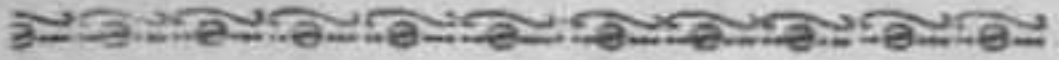
**خمینی کے نام پر تکبیر** | آج ایران کی مجلسوں کا یہ حال ہے کہ جہان میں خمینی کا ذکر آتا ہے تو خمینی کے شیعہ رائے مارے خوش کے ناچنے لگتے ہیں اور نعرہ تکبیر بلند کرتے ہیں لیکن اسی مجلس میں حب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ آتا ہے تو پوری مجلس چپ سا رہ لیتی ہے حتیٰ کہ کسی کی زبان پر درود و سلام کے الفاظ بھی نہیں آتے۔

**خمینی کی شرک آمیز تعظیم** | خمینی مذہب کے پیرو آج خمینی کی تعظیم و تکریم میں اس درجہ انتہا پسندی کا مظاہرہ کر رہے ہیں کہ خمینی سے ملاقات کے وقت انھیں یا ارحم الراحمین سے خطاب کرتے ہیں جبکہ ارحم الراحمین صرف خدائے رحمن و رحیم ہی ہے، علاوہ ازیں آج خمینیوں نے اپنا شعار "اللہ اکبر خمینی رہبر" کو بنا رکھا ہے یعنی خدا کے نام کے ساتھ خمینی کا نام شامل کر دیا گیا ہے۔



# حرمین شریفین

## اور خمینی کے ناپاک عزائم



دین اسلام کے بارے میں خمینی کا نقطہ نظر یہ ہے کہ اسلام دین سیاست ہے جیسا کہ ان کے بیان مورخہ ۲۹/۹/۱۹۷۹ء کے اس جملے سے ظاہر ہے: "انہ دین عبادتہ سیاستہ و سیاستہ عبادتہ"۔ اسلام ایک ایسا دین ہے جس کی عبادت سیاست ہے اور سیاست عبادت ہے۔ اور نماز مجموعہ ان کے نزدیک سیاسی عبادت ہے: "صلوة الجمعة عبادۃ سیاسیة اجتماعية حیث یجتمع الناس کل اسبوع فی اجتماع عظیم لحل مشاکلہم"۔ نماز اجتماعی سیاسی و معاشرتی عبادت ہے کیونکہ ہر ہفتہ لوگ ایک بڑے اجتماع میں اپنی مشکلات و ضروریات کے حل کے لئے جمع ہوتے ہیں۔

خمینی کے نزدیک انبیاء کرام صلوات اللہ علیہم اجمعین اور دنیا میں بھیجے جانے کی اصلی غرض بھی سیاسی ہی ہے، چنانچہ اپنے خطبہ ۹/۹/۱۹۸۱ء میں کہتے ہیں: "فالتدخل بالشئون السياسية مزاحم الامور التي جاء من اجلها الانبياء والمرسلون۔ سیاسی معاملات میں مداخلت ان اہم امور میں سے ہے جس کے لئے انبیاء و رسل دنیا میں تشریف لائے

خمینی اپنے اسی نقطہ نظر کی بنیاد پر مہبط وحی کعبۃ اللہ و مدینۃ الرسول کو

لے امام الخميني دكتور البجراحي من «سنة الامام الخميني دكتور البجراحي من سنة ۱۳۵۷ھ» -

بھی ایک سیاسی مرکز کی حیثیت سے اہمیت دیتے ہیں اور ان مقامات مقدسہ کی عبادتی حیثیت ان کے نزدیک ثانوی و رجحان رکھتی ہے، اور چونکہ خمینی کے دل و رماغ پر سیاسی اقتدار کی ہوس مسلط ہے اور پورے عالم اسلام پر اپنے اقتدار کا سکہ رائج کرنے کا خواب دیکھ رہے ہیں جس کی تعبیر کیلئے حرمین شریفین پر اپنے تسلط کو وہ نہایت ضروری قرار دیتے ہیں، چنانچہ جس زمانہ میں وہ بیرس کے اندر خود ساختہ جلا وطنی کے دن گزار رہے تھے اپنی ایک تقریر میں اپنے اس نقطہ نظر کو اس طرح واضح کیا تھا۔

” دنیا کی اسلامی اور غیر اسلامی طاقتوں میں ہماری قوت اس وقت تک تسلیم

نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ میر پر ہمارا قبضہ نہیں ہو جاتا، چونکہ یہ علاقہ بیضی جی

اور مرکز اسلام ہے اس لئے اس پر ہمارا غلبہ و اقتدار ضروری ہے۔“

اسی تقریر میں خمینی نے اُس کے چاہنے والے انتہائی دلخراش و روح فرسا جملہ بھی استعمال کیا ہے

” نہ جب فاتح بن کر مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں داخل ہوں گا تو سب پہلایہ کام ہوگا

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں پڑے ہوئے دو بتوں کو نکال باہر کروں گا۔“

قارئین اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ نبی کریم کے روضہ اقدس میں پڑے دو بتوں سے خمینی کی کیا مراد ہے۔ (معاذ اللہ، استغفر اللہ)

چنانچہ انقلاب ایران کے بعد ہی سے خمینی اپنے اس ناپاک منصوبہ کو بروئے کار لانے کیلئے مفسد پرواز پاسداران انقلاب کی ایک اچھی خاصی فوج ہر سال موسم حج میں مکہ معظمہ میں حج کے مقدس نام سے بھیجتے رہتے ہیں اور یہ مفسد پرواز یہاں آکر ایسی ایسی حیا سوز حرکتیں کرتے ہیں کہ شیطان اکبر ابلیس بھی کچھ دیر کے لئے شرماتا ہے۔

ایرانی انقلاب سے پہلے حج کی عبادت پورے اطمینان و سکون سے انجام



پاتی تھی مگر اس انقلاب کے بعد سے خمینی مفسدہ پردازوں کے ہاتھوں اس مقدس و محترم اور مرکز امن و امان کی ساری امن و سلامتی غارت ہو گئی ہے یہ مفسدہ پرداز غول و درغول ہاتھوں میں خمینی کی تصویروں کا سینرا اٹھائے اور تکسیر و تہلیل کے بجائے اللہ اکبر خمینی رہبر کا نعروں لگاتے ہوئے حج اور حرم کے تقدس کو جس طرح پامال کرتے ہیں ایک مسلمان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اور حد تو یہ ہے کہ گزشتہ سال (۱۳۸۶ء) احرام میں ملبوس حج کے نام پر آنے والے پاسداران انقلاب اپنے یکسوں میں دھماکہ خیز و آتشگیر مادہ لیکر آئے تھے، لیکن خیریت یہ ہوئی کہ سعودی حکومت کو کسی طرح اس کی اطلاع ہو گئی اور انھیں جلدہ ایرپورٹ پر روک لیا گیا، اور جب ان کے سامانوں کی تلاشی لی گئی تو وہ آتشگیر مادے وافر مقدار میں برآمد ہوئے۔ آتشگیر مادے اس قدر تباہ کن تھے کہ ان کی نصف کلو مقدار بڑی سے بڑی عمارت کو خاک میں مٹی کیلے کافی تھے۔

سوال یہ ہے کہ آخر اس انتہائی خطرناک آتشگیر مادے کی حج میں کیا ضرورت تھی اور اسے کس غرض سے لایا جا رہا تھا کیا خمینی اور ان کے حمایتی اس کا صحیح قابل قبول جواب دے سکتے ہیں؟

اس سال حج کے نام پر آنے والے ایرانی مفسدوں کی تعداد ایک لاکھ پچاس ہزار سے متجاوز تھی اور ان میں پچھتر فی صد فوجی تربیت یافتہ اور فوجی تنظیموں کے رضا کار تھے، اس تربیت یافتہ مفسدوں کی بھیڑ نے حرم، اہل حرم اور مہمانان حرم کے ساتھ کیا سلوک کیا اس کی تفصیل سے دنیا واقف ہو چکی ہے اور ایران جسے اپنے پروپیگنڈے پر ناز ہے وہ بھی ان حقائق کو چھپا نہیں سکا۔

سوال یہ ہے کہ حج جیسی اہم ترین عبادت جس میں حاجی احرام باندھ کر زبان حال سے اللہ کی کبریائی اور ترک شہوت کا اظہار کرتا ہے، پھر طلبیہ واللہم لبیک

اللہم لبیک) کے ذریعہ اسی کی شہادت دیتا ہے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی سے عشق الہی میں اپنی دانستگی کا حال بیان کرتا ہے پھر عرفات میں پہنچ کر ذکر الہی سے اپنے سوز و دروں اور خشیت خداوندی کے جذبے کو قوی کرتا ہے جس کا اظہار گریہ و زاری اور ابتہاج و ابتہال سے ہوتا ہے، اسکے بعد رمی جمار کے اس بات کا ثبوت دیتا ہے کہ شر و فتن کی گندگی سے اس کا دل پاک ہو چکا ہے اور ان برائیوں کو وہ اچھی طرح پہچان گیا ہے، اسی لئے انھیں سنگسار کرنے ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے، غرض کہ حج کے ایک ایک عمل سے اللہ کی کبریائی اور اس کی محبت و عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔

لیکن ایرانی زائرین خدا کے حرم میں خدا کے نام کے بجائے خمینی کا نام بلند کرتے ہیں جتنا بدمعاش و فسوق و جدال ہی نہیں کرتے بلکہ مظاہرہ و فساد کر کے عامۃ الناس کی ایذا رسانی کا سامان فراہم کرتے ہیں، شجاعت اللہ کی تعظیم اور عبادت الحج کی حرمت کے بجائے توہین حرم کا ارتکاب کرتے ہیں اور ان ساری فتنہ پردازیوں کا واحد مقصد یہ ہے کہ اس مرکز اسلام کے امن و امان کو ختم کر کے اس پر اپنے قبضے اور تسلط کی راہ ہموار کی جائے۔

کیا خمینی اور ان کے حمایتی خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسل رسالہ کی زونے محفوظ رہ سکتے ہیں؟ بر گز نہیں۔

ابغض الناس الى الله ثلاثة ملحد في الحرم ومبتغ في الاسلام سنة الجاهلية ومطلب دم امري مسلم  
بغير حق ليهرق دمه (رواه البخاري)





## حاصل بحث

اب تک کی بیان کردہ تفصیلات سے یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ خیمین  
اور ان کی جماعت وحدانیت رسالت، اور صحابہ کرام کے متعلق جن  
عقائد و نظریات کی پابند رہے وہ قرآن عظیم احادیث نبویہ اور جمہور امت  
کے جو وہ سو سالہ متواتر عقیدے کے بالکل متضاد اور مخالف ہیں، نیز جس  
قسم کی بدعات و خرافات پر وہ عمل پیرا رہے ان کا دین اسلام سے کوئی تعلق  
نہیں ہے۔

اس لئے بصورتِ موجودہ عام امت کا ان سے اتحاد کسی بھی طرح  
ممکن نہیں بلکہ اس کے برعکس علمائے اسلام کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ خیمین  
اور ان کی جماعت کے اسلام مخالف عقائد و نظریات سے امت مسلمہ کو واقفیت  
بہم پہنچائیں اور ان کے باطل عقائد کی بنیاد پر شریعت کا ان کے بارے میں  
جو فیصلہ ہے، اس کا پوری وضاحت کے ساتھ اظہار فرادیں تاکہ ملت  
اسلامیہ ان کے پُر فریب پروپیگنڈوں سے متاثر ہو کر اسلام کی سیدھی راہ  
سے ہٹ کر خیمینیت کی بھول بھلیوں میں نہ پھنس جائے۔

(للهما الحق حقا وارزقنا اتباعه)

وارزقنا الباطل باطلا وارزقنا

اجتنابہ، وصلى الله على

سیدنا ومولانا محمد

والہ واصحابہ

جمعین

## حوالے کے کتابیں

ڈاکٹر موسیٰ الموسوی (محقق و مجتہد شیعہ عالم)

روح الشہخینہ

"

(شہخینہ کی ان تقریروں کا مجموعہ)

" (جو موسم حج میں کی گئیں)

مجلس علمی

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

علامہ ابن تیمیہ

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

"

مولانا مفتی محمد شفیع دہلوی

محقق ابن ہمام

مجلس علمی

۱۔ الثورۃ البائسۃ

۲۔ کشف الاسرار

۳۔ الحکومتہ الاسلامیہ

۴۔ الجہاد الاکبر

۵۔ الامام الشہخینہ و مؤثر الحج العالمی

۶۔ نہج شہخینہ

۷۔ الموسوی شرح موطاء

۸۔ مستدام احمد بن حنبل

۹۔ منہاج السنہ

۱۰۔ الصائم المسلم

۱۱۔ فضائل صحابہ و اہل بیت

۱۲۔ تحفہ برائے عشری

۱۳۔ مقام صحابہ

۱۴۔ فتح القدر

۱۵۔ قنادی عالمگیری

۱۶۔ نہج البلاغہ

## اخبار و رسائل

۲۱ / ۶ / ۱۹۸۰ء

۹ / ۱۹۸۳ء

۴ اپریل ۱۹۸۳ء

۱۷۔ الراۃ العالم - کویت

۱۸۔ ہفت روزہ ایشیا لاہور

۱۹۔ نئی دنیا دہلی



# انجمن سپاہ صحابہ کی مطبوعات کا مطالعہ کیجیے

تعینات

علامہ ضیاء الرحمن فاروقی

فقیرانہ العصر حضرت مفتی

رشید احمد صاحب لدھیانوی

مولانا محمد اعظم طارق



○ خمینی ازم اور اسلام

○ سیدنا امیر معاویہؓ

○ حقیقت شیعہ

○ لمحہ فکریہ پاکستانی رشیدیوں

کا محاسبہ کیجیے

○ خمینی اپنی تحریرات کے

آئینہ میں فیصلہ آپ کریں



(نوٹ) انجمن سپاہ صحابہ کے ترجمان ماہنامہ خلافت راشدہ کے مستقل خریدار بنیے۔ انجمن سپاہ صحابہ کا تمام ادبی بچہ، اشتہارات، اشیکریج، کی رنگ، وغیرہ کے حصول کے لیے مندرجہ ذیل ایڈریس پر رجوع فرمائیے

مولانا محمد اعظم طارق خطیب جامعہ مدینہ اکبر متصل مسجد ناگن چورنگی نار توکر اچھر

# شہید جھنگوی

نشانِ صحابہ کی عظمتوں کا شہید جھنگوی شہید جھنگوی - بیاںِ شرافت کی حکمتوں کا شہید جھنگوی شہید جھنگوی

نہاٹے حق کمدار ہی ہر لمحے پیامِ نصرت سنا رہی ہے

وقارِ فطرت کے ولولوں میں کرنِ نئی جگہ گار رہا ہے

اجیلٹے دین کی صداقتوں کا شہید جھنگوی شہید جھنگوی

سپاہِ صحابہ کے نوجوانوں کی جھنگوی کے رازِ راز

ضیاءِ الرکن کی قیادت میں پھیل جاؤ صحابہ کے پاس

پیامِ دو گلی کی نکہتوں کا شہید جھنگوی شہید جھنگوی

موت کی اندازِ بیکار کی رافتریت کا مکر و فن اب نہیں چلے گا

خود کا ہے عالم میں چار و سول اب سپاہِ صحابہ کا مڑے گا

ستم کدو کی نواکتوں کا شہید جھنگوی شہید جھنگوی :

شہید نامہ میں مصطفیٰ کا جنازہ منزل کو جاتا ہے

روحانی دنیا میں شورِ خلافت آ رہا ہے وہ آ رہا ہے

خدا کے بزرگِ مہقول کا شہید جھنگوی شہید جھنگوی

علم کو جاتے ہوئے بدن سے لپکتی ہری رواں دواں کی

وہ دیکھو چشمِ فلک کے آنسو میں آہ و زاری کی زبانیں

عجب نظارہ کے جلوہ کا شہید جھنگوی شہید جھنگوی

کفن کا ہر تہِ خوئی میں لت پت فضا دل سنا رہا ہے

حیاتِ ابدی کا لاکھ جیلو بھی ہے محفل وہ جا رہا ہے

قیامتِ علم کی ضیاءِ فتوح کا شہید جھنگوی شہید جھنگوی

ستیزہ گاہِ جہاں میں ساحلِ نوائے حق تو بند رہے گی

ستم کے طوفان میں حق پرستوں کی ہر گاہ سُرِ بند رہے گی

وہ انقلابی صلاحیتوں کا شہید جھنگوی شہید جھنگوی

محمد ایاز ماہرہ جنرل سیکریٹری

انجمن سپاہِ صحابہ یونٹ ماہرہ تحسین و تبلیغ

منظف گڑھ



پاکستان میں سنی نوجوانوں کی سب سے مؤثر اور فعال تنظیم

## انجمن سپاہ صحابہ پاکستان

زیر انتظام

مولانا علامہ البرکات حسین الرحمن نثار دہلوی صاحب

شہید ہائوس سپاہ صحابہ مولانا قزوینی کا پیغام

دنیا بھر کے اہلسنت کے اہل ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے استقبال اور انکار کے فروغ کے لئے تمام اختلافات بھلا کر انجمن سپاہ صحابہ کا ساتھ دیں۔ اس کا نصب العین اور منشور عام کریں اور گھر گھر شہادت کو بے نقاب کرنے کا عزم کریں۔

ایسے انجمن سپاہ صحابہ میں شامل ہو کر تحریک اور مہمیت کے مکروہ چہرے سے پردہ ہٹانے اور خلفائے راشدینؑ کے کارناموں کو اجاگر کرنے میں ہمارا ساتھ دیجئے۔

مرکزی شعبہ نشر و اشاعت انجمن سپاہ صحابہ پاکستان جنگ